اهل الذكر ان كنتم

فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں ۔ نحل ۴۳

# فتاویٰ مظہریہ

جلد اول و دوم و سوم

[illegible]

[illegible]

[illegible] محمد مسعود احمد

ادارہ مسعودیہ [illegible] ناظم آباد، کراچی

[illegible] پاکستان [illegible]

جملہ حقوق طباعت بحق مصنف محفوظ


| | |
|---|---|
| کتاب | فتاویٰ مظہریہ |
| مصنف | پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد |
| کاتب | محمد عبدالباقی بلوچ |
| ناظم | حاجی محمد الیاس |
| ناشر | ادارہ مسعودیہ - کراچی |
| مطبع | شاہکار پریس - کراچی |
| طباعت | ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء |
| تعداد | گیارہ سو |
| قیمت | ۲۵۰ روپے |

ملنے کے پتے

۱۔ ادارۂ مسعودیہ، ۲/۲، ۵۔ ای، ناظم آباد، کراچی
۲۔ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، ۲۵۔ جاپان مینشن، ریگل، صدر، کراچی
۳۔ مکتبہ غوثیہ، سبزی منڈی، کراچی
۴۔ مکتبہ رضویہ، آرام باغ، کراچی
۵۔ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، گنج بخش روڈ، لاہور
۶۔ [illegible]، دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ، لاہور
۷۔ مکتبہ ضیائیہ، بوہڑ بازار، راولپنڈی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# انتساب

[illegible] قدوۃ السالکین اعلیٰ حضرت شاہ محمد مسعود رحمۃ اللہ
[illegible] حضرت مفتی اعظم قدس سرہٗ کے نام نامی جن کی بدولت
[illegible] سے مسجد جامع فتحپوری دہلی سرچشمۂ علم و حکمت بنی
[illegible] طالبان شریعت و طریقت فیض یاب ہوئے

تیری نگاہ ناز سے دونوں مراد پا گئے
عقل غیاب و جستجو عشق حضور و اضطراب

صلى الله عليه وسلم

يا سيد السادات جئتك قاصدا

أرجو رضاك وأحتمي بحماك

أنت الذي لولاك ما خلق امرؤ

كلا ولا خلق الورى لولاك

أنا طامع بالجود منك ولم يكن

لأبي حنيفة في الأنام سواك

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# اظہار تشکر

[illegible] کا بے حد شکر ہے کہ اس نے اس بے مایہ پریشاں کی شیرازہ بندی کے لئے بہت سے وقت [illegible]، ان محسنین و مشفقین اور مخلص محسنین کا بھی ممنون ہوں جن کے دلی تعاون سے راقم کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

مولانا [illegible] احمد [illegible] (کراچی)، مولانا [illegible] ظفیر [illegible] (کراچی)، [illegible] (کراچی)، جناب مفتی [illegible] (کراچی)، جناب حکیم محمد [illegible] (کراچی)، جناب [illegible] احمد (کراچی)، حضرت مولانا مفتی محمد [illegible] (حیدرآباد)، جناب [illegible] (حیدرآباد)، مولانا [illegible] فاروقی (ٹنڈو [illegible])، مولانا محمد اسحاق [illegible]، [illegible] مولانا [illegible] حسین (لاہور)، [illegible] قریشی (لاہور)، جناب [illegible] (لاہور)، مولانا [illegible] (گجرات)، مولانا [illegible] (راولپنڈی)، مفتی [illegible] حسن (کراچی)، مولانا [illegible] (کراچی)، ڈاکٹر محمد [illegible] (دہلی)، مولانا محمد آصف [illegible] (دہلی)، مولانا [illegible] (دہلی)، مولانا [illegible] (ہندوستان)، ڈاکٹر محمد [illegible] (پیرس)، اور ڈاکٹر [illegible] (لندن)۔

احقر محمد مسعود احمد

کراچی

وما أرسلناك إلا رحمة للعالمين

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# حرفِ آغاز

تقریباً تیرہ سال قبل [illegible] حضرۃ الاستاذ مفتی محمود صاحب دامت برکاتہم العالی [illegible] آبادی نے فتاویٰ [illegible] کی تدوین کی طرف راقم کو متوجہ فرمایا، چنانچہ جب اسی زمانے میں راقم [illegible] حاضر ہوا تو [illegible] برادر [illegible] مولانا حافظ قاری محمد آصف صاحب [illegible] حضرت مولانا مفتی [illegible] احمد صاحب [illegible] [illegible] کی [illegible] حضرت علیہ الرحمہ کے فتاویٰ کی نقول محفوظ کی [illegible] موصوف [illegible] فتووں کی نقول جمع کرلی [illegible] [illegible] تک [illegible] دس سال [illegible] کے بعض فتوے محفوظ [illegible] حضرت علیہ الرحمہ کے بعض فتووں کی نقول [illegible] صاحب [illegible] صاحب [illegible] بھی محفوظ کی تھیں، اس کے علاوہ [illegible] اس کے بعض فتووں کے مبیضات و مسودات برادر [illegible] ڈاکٹر محمد سعید احمد (دہلی) کی تحویل میں تھے — حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کی وفات کے بعد فروری [illegible] میں جب راقم دہلی حاضر ہوا تو یہ سارا علمی سرمایہ [illegible] خود لیتا آیا۔

حضرت [illegible] رحمۃ اللہ علیہ کے ابتدائی زمانے (تقریباً پچاس سال قبل) کے بعض فتووں کی نقول ایک کتاب میں محفوظ کی گئی تھیں جو کتب خانہ [illegible] (دہلی) میں موجود ہے لیکن چونکہ دہلی میں راقم کا [illegible] بہت مختصر [illegible] اس لئے یہ مجموعہ حاصل نہ کیا جا سکا، ان شاء اللہ تیسری جلد کی تدوین میں اس سے استفادہ کیا جائے گا۔

بہر کیف مذکورہ بالا مآخذ کے علاوہ بعض دوسرے مآخذ سے بھی استفادہ کیا ہے، [illegible] تمام مآخذ کی تفصیل یہ ہے:

(۱) حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کے [illegible] مبیضات و مسودات۔

(۲) حضرت علیہ الرحمہ کے مکاتیب گرامی۔

(۳) مختلف حضرات کے [illegible] مثلاً صوفی [illegible] احمد (کراچی)، حاجی [illegible] (حیدر آباد)، ڈاکٹر محمد سعید احمد (دہلی)، مولانا محمد آصف [illegible] (دہلی)، مولانا محمد کرم احمد (دہلی) وغیرہ وغیرہ۔

(۴) نقول فتاویٰ کے متعدد مجموعے۔

(۵) مطبوعہ فتاویٰ مثلاً کشف الحجاب، تحقیق الحق [illegible] [illegible] [illegible] وغیرہ

(۳) رسائل و اخبارات اور ماہنامہ جات مثلاً ماہنامہ الرشید دہلی، ماہنامہ آستانہ دہلی، ماہنامہ الامان کراچی، اخبار وقوت دہلی، اخبار خطیب [illegible] دہلی، وغیرہ وغیرہ۔

ان تمام ماخذ کو جمع کرکے تدوین کے دوسرے مرحلے میں فتووں کا بالاستیعاب مطالعہ کرکے ابواب متعین کیا، تیسرے مرحلے میں فتووں کا انتخاب کرکے ہر باب کے تحت جمع کئے، چوتھے مرحلے میں ابواب کے ذیل میں جو فتوے جمع کئے گئے تھے ان کی داخلی ترتیب کو درست کیا۔ اس شیرازہ بندی کے بعد پانچویں مرحلے میں تمام مسودے صاف کرنے شروع کئے اور بفضلہ تعالیٰ سات ماہ (مئی ۱۹۶۰ء تا نومبر ۱۹۶۰ء) کی مسلسل [illegible] کے بعد کوئٹہ (مغربی پاکستان) میں جلد [illegible] تیار کر لیا گیا۔ چھٹے مرحلے میں [illegible] کتابت شروع کی اور مسلسل جدوجہد (جنوری ۱۹۶۱ء تا جولائی ۱۹۶۱ء) کے بعد کوئٹہ ہی میں کتابت کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ [illegible] احسانہ [illegible]۔

جس طرح حضرت مفتی اعظم رحمہ اللہ کے [illegible] مکاتیب وسیع تھا اسی طرح فتاویٰ کا دائرہ بھی بہت وسیع تھا۔ پاک و ہند میں مشرق سے لے کر مغرب تک اور جنوب سے لے کر شمال تک پھیلا ہوا تھا۔ لیکن مکاتیب حضرت نے [illegible] بہت سی جان سے [illegible] کر رکھے (چنانچہ مکاتیب [illegible] کی پہلی جلد تو [illegible] کر دی گئی ہے)، مگر فتوے اس طرح محفوظ نہ رکھے جا سکے اس کی بڑی وجہ یہ بھی تھی کہ [illegible] سے [illegible] کے تحت فتوے [illegible] گئے اور جب ضرورت باقی نہ رہی تو ان کی [illegible] کا اہتمام نہ کیا۔ [illegible] ناظم جمعیۃ علماء ہند [illegible] مولانا [illegible] صاحب [illegible] اسی حقیقت کو بیان کرتے ہوئے ایک مکتوب میں تحریر کرتے ہیں:

> حضرت مفتی صاحب [illegible] کمالات شخص تھے۔ ان کا علمی تبحر اور فتویٰ نویسی [illegible] مسلم و زبان زد تھیں۔ بیشتر مسائل میں حضرت مفتی اعظم مولانا کفایت اللہ صاحب حضرت [illegible] صاحب کے فتاویٰ سے اتفاق فرماتے تھے۔ احقر [illegible] فتاویٰ حضرت مفتی صاحب [illegible] ضرورت [illegible] کے [illegible] افسوس کہ ان کے محفوظ [illegible] کا اہتمام نہ ہو سکا۔
>
> [illegible]

بس قیاس سے اندازہ ہوگا کہ حضرت [illegible] کے بیشمار فتاویٰ [illegible] ضائع ہو گئے [illegible] لیکن بعض حضرات ایسے بھی تھے جنہوں نے فتووں کا کافی ذخیرہ جمع کیا تھا مگر افسوس تقسیم ہند کے [illegible] وہ بھی بکھر گیا [illegible] کی طرف رجوع کیا گیا۔

[illegible]

[illegible]

کیونکہ یہی جو برسوں کی [illegible] یہاں تک کا تجربہ ہے، قومی مزاج کی [illegible] کرتے ہوئے [illegible] کے مشہور صحافی اور سیاست داں [illegible] احمد [illegible] نے یہ لکھا ہے:

"ہمارا یہ عشق کہ ہم اپنے بزرگوں میں اب تک باقی دنیا سے بہتر سمجھتے ہیں، یہ بات کہ پہلے ہی [illegible] حیثیت سے زیادہ [illegible] بن گئی ہے، جب تک قومی [illegible] ترقی کی امید [illegible] فقط [illegible] علمی [illegible] کے لئے تیار [illegible] قوم ہے کہ [illegible] مگر ان [illegible] کی مدت قوم میں [illegible] ہے [illegible] بزرگوں کی عادت [illegible] تحریر سمجھا [illegible] ہیں۔"

(اخبار جنگ کراچی [illegible] ستمبر [illegible])

اس حال کا شعر [illegible] ہے کہ [illegible] گزشتہ [illegible] [illegible] کی حالت [illegible] معلوم [illegible] ہو جاتے ہیں

میری تمام سرگزشت کھوئے ہوؤں کی جستجو

حضرت علیہ الرحمہ کے فتاوے آج [illegible] کی عدالتوں میں بھی تسلیم کئے جاتے ہیں [illegible] کہ [illegible] فتوے عدالتوں کے [illegible] میں محفوظ ہوں گے، [illegible] سیاسی تحریکوں کی جانب سے بہت سے فتوے [illegible] گئے خصوصاً مسلم لیگ کی حمایت [illegible] بھی [illegible] کے [illegible] [illegible] کراچی [illegible] ہندوستان کے [illegible] کے ساتھ [illegible] تحریک سے متعلق [illegible] سب [illegible] فتووں کا ایک عظیم ذخیرہ ہے [illegible] استفادہ کرنا چاہا لیکن [illegible] میں ہے [illegible] سے [illegible] استفادہ نہ کیا جا سکا۔ علاوہ ازیں [illegible] لندن [illegible] سے متعلق [illegible] معلوم ہوا [illegible] میں [illegible] متعلق [illegible] انڈیا آفس لائبریری، لندن میں محفوظ کتاب ہے جس میں [illegible] مطبوعہ اور غیر مطبوعہ فتاوے بھی ہیں [illegible] ممکن ہے کہ اس ذخیرے میں بھی حضرت علیہ الرحمہ کے فتاوے ہوں [illegible] اس سلسلے میں [illegible] کے فاضل ڈاکٹر [illegible] کوشاں [illegible] ہیں [illegible] اگر [illegible] دستیاب ہوئے تو ان شاء اللہ تیسری جلد میں شامل کئے جائیں گے۔

اہل علم ناظرین کرام کے سامنے جو مجموعۂ فتاوے پیش کیا جا رہا ہے اس میں صرف [illegible] فتوے شامل کئے گئے ہیں۔ بعض فتووں کے سوالات بہت طویل تھے اس لئے [illegible] کو مختصر کر کے لکھا گیا اور اس کا خاص خیال رکھا گیا کہ سوال کی اصل [illegible] باقی رہے۔ لیکن [illegible] کرام کہیں حضرت مفتی [illegible] علیہ الرحمہ کے جوابات کو سوالات کے مطابق نہ پائیں تو اس کو راقم کے [illegible] پر محمول کرتے ہوئے

سوانح [illegible] ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت علیہ الرحمہ کے فتاویٰ کے اس سرمایہ کو مجموعی سرمایہ سے کوئی نسبت نہیں۔ حضرت علیہ الرحمہ نے تقریباً ساٹھ سال فتویٰ نویسی کے فرائض انجام دیئے اور روزانہ دن کا تقریباً نصف حصہ فتویٰ نویسی میں صرف ہوتا تھا۔ اس طرح اوسطاً پانچ فتوے روزانہ تحریر فرماتے اس حساب سے ساٹھ سال کے دوران [illegible] ۱۰۹۵۰۰ (ایک لاکھ نو ہزار پانچ سو) فتوے تحریر فرمائے۔ اگر یہ سب [illegible] جمع کیا جاتا تو [illegible] ۔۔ صفحات کی ضخامت کی ۳۶۹ مجلدات مرتب ہو سکتی [illegible] تھا [illegible] مگر افسوس صد افسوس یہ [illegible] ہماری غفلت سے [illegible] ضائع ہوگیا۔ [illegible] آج [illegible]

[illegible] مجموعوں [illegible] ترتیب [illegible]
سوالات کی [illegible] ترتیب بھی عام مجموعوں سے قدرے مختلف ہے۔ اس مجموعے [illegible]
کیا گیا ہے۔ جلد اول [illegible] ابواب پر مشتمل ہے اور جلد ثانی [illegible] ابواب [illegible]
متعلق [illegible] مخصوص [illegible]
سے بعض [illegible] توضیحات کردی گئی ہیں۔ لیکن [illegible] علماء [illegible]
میں [illegible] محسوس کریں [illegible] نیک نیتی کے ساتھ [illegible] کیا۔ [illegible]
معذرت خواہ ہیں۔

ان مجلدات کے تقریباً نصف فتاویٰ [illegible] کے درمیان [illegible]
[illegible] کے اندر اندر قریب آئے۔ بعض فتووں کے آخر میں تاریخ [illegible]
[illegible] فتاویٰ [illegible] موجود ہیں۔ لیکن جن فتاوے پر تاریخ درج نہیں ان کے زمانے کا تعین
حضرت مفتی محمود علیہ الرحمہ کے دستخطوں سے ہو جاتا ہے جن کو موجود [illegible] کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔
[illegible] دستخطوں سے [illegible] مختلف ہیں ان کا [illegible] تقسیم [illegible] پانچ برس قبل سے لے کر تقریباً
[illegible] کے درمیان ہے۔ باقی [illegible] اور ۱۳۶۰ھ کے درمیان عرصہ میں آئے۔

قارئین کرام کی سہولت کے لئے سوالات کے مضامین کی ایک علاحدہ فہرست [illegible] شامل کردی گئی ہے ہر
باب کے اندر سوالات کی ترتیب کے علاوہ ان کے موضوعات کو بیان کردیا گیا ہے۔ سوالات کے نمبرات
[illegible] ہر باب میں مسلسل [illegible] مجموعہ [illegible] سوال [illegible] آسانی
[illegible] فہرست میں قاری کو تلاش صفحات سے بے نیاز کردیا ہے۔

حضرت مفتی محمود علیہ الرحمہ کی مختصر سوانح بھی شامل کردی گئی ہے۔ لیکن اس اجمال سے سوانح کے
[illegible] حضرت [illegible] کی مفصل جامع سوانح [illegible]

ادبیہ پبلشنگ کمپنی کراچی، [illegible] عطا فرمائیں۔

مقدمہ میں حضرت کے تعلق تحقیق بتاریخ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
اس مسئلے میں اہم ذاکر [illegible] [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ انہوں [illegible] [illegible]
[illegible] سے بعض باتیں [illegible] فرما کر جیسی جو شکریہ کے ساتھ [illegible] کی گئیں [illegible]
نقل کی گئی ہے، کہیں ان کا مفہوم بیان کر دیا گیا ہے [illegible]
ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اقتباسات پیش کر کے [illegible] [illegible] صفحات [illegible]

[illegible] حیثیت [illegible] تحقیق [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] سے استفادہ [illegible] پیش کرتے وقت [illegible]

[illegible] کہ حضرت [illegible] کی مثال [illegible] ہوئے مصنف

[illegible] اشارہ کر دیا گیا ہے [illegible] ماخذ و مراجع [illegible] [illegible] مشکل ہو گیا [illegible]

[illegible] اساتذہ سے مصنفین اور ان کی تصانیف کے متعلق معلومات حاصل کی گئیں [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] بعض حوالوں کے متعلق [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] اہم [illegible] اقتباسات [illegible] [illegible] کے بعد [illegible] کی بیات کی ضرورت

[illegible] اور [illegible] طباعت [illegible] [illegible] [illegible] کی [illegible]

[illegible] سے استفادہ کیا ہے اس سے [illegible] [illegible]

کیا گیا: [illegible] بیانات میں [illegible] سے زیادہ [illegible]

[illegible] کے سنین وفات درج کئے گئے ہیں، اس سے تصنیف [illegible] کے [illegible]

ماخذ و مراجع کے بعد راقم سنہ ——— ان کتابوں کی فہرست بھی شامل کر دی ہے

جن سے [illegible] تعلیقات و حواشی میں استفادہ کیا گیا

حکیم محمد تقی صاحب [illegible] [illegible] کراچی [illegible] سے قبل [illegible]

کتابیں چھپ چکی ہیں یعنی مظہر الاخلاق، ارکان دین، تذکرۂ مظہر مسعود، اور مکاتیب مظہری۔ اب یہ پانچویں کتاب فتاوی مظہری نہایت اہتمام کے ساتھ چھپ رہی ہے۔ مولی تعالیٰ ان کو اجر عظیم عطا فرمائے کہ انہوں نے ایک جلیل القدر عالم دین اور ولی کامل کے تعارف اور ان کی تعلیمات کی اشاعت سے خدمت دین کا حق ادا کیا

احقر محمد مسعود احمد
(گورنمنٹ سندھ، پاکستان)

۱۸ صفر ۱۳۸۹ھ
۶ مئی ۱۹۶۹ء

# مشمولات

تو همی دانی که آئین تو چیست ؟

زیر گردوں سر تمکین تو چیست ؟

آں کتاب زندہ، قرآن حکیم ؟

حکمت او لایزال است و قدیم

حرف او را ریب نے تبدیل نے

آیہ‌اش شرمندۂ تاویل نے

نوع انساں را پیام آخریں

حامل او رحمۃ للعالمین

اقبال

# فتاویٰ مظہری
## جلد اول


## حیات مظہری ———— پروفیسر محمد مسعود احمد ۲۷

خاندانی حالات ۱، تعلیم و تربیت ۲، بیعت و ارشاد ۳، اجازت و خلافت ۴، خطابت و صحبت ۵، عشق و محبت ۶، شریعت و طریقت ۷، زیارت حرمین شریفین ۸، پاکستان میں تشریف آوری ۹، بیعت و صحبت ۱۰، وصال حق ۱۱، تاریخ وفات ۱۲، مناقب ۱۳، اولاد و احفاد ۱۴، خلفاء و مستفیدین ۱۵، تصانیف و تراجم ۱۶، خراج عقیدت ۱۷۔

## افتتاحیہ ۰۵
— ڈاکٹر محمد مسعود احمد
— پروفیسر محمد مسعود احمد

(و) تقدیس الفتویٰ ۲۷
افتاء، استفتاء، فتویٰ اور مفتی کی لغوی تحقیق ۱، آیات قرآنی سے استشہاد ۲۔

(ب) تاریخ الفتاویٰ ۳۰
عہد نبوی اور فتاوے ۱، دور صحابہ ۲، منصب خلافت راشدہ ۳، کتب فتاوے عہد صحابہ و تابعین ۴، تیسری صدی ہجری سے گیارہویں صدی ہجری تک کے بعض عربی و فارسی کتب فتاوے پر ایک طائرانہ نظر ۵، پاک و ہند میں فتویٰ نویسی کا آغاز ۶، پاک و ہند میں کتب فتاوی ۷، اردو میں کتب فتاوے کے سرمایہ کا اجمالی جائزہ ۸، پاک و ہند کے بعض مفتی ۹۔

(ج) خصائص الفتاویٰ ۱
اسلامی قانون کی تشکیل ۱، اسلامی قانون اور مسلم دنیا ۲، اسلامی قانون سے مسلمانوں کا ربط خاطر ۳ —— فتاویٰ کی ادبی اہمیت ۴، فنی اہمیت ۵، لسانی اہمیت ۶، تدریسی اہمیت ۷، نفسیاتی اہمیت ۸، تاریخی و ثقافتی اہمیت ۹، سوانحی اہمیت ۱۰، نظریاتی و عقائدی اہمیت ۱۱، سیاسی اہمیت ۱۲۔

اقتصادی و حاشی اہمیت ۱۱۔

(۵) آداب المفتی ۶۵

مفتی کی حیثیت، اس کے خصائص، اس کی ذمہ داریاں، عصل فقہی زریں کی اہمیت
۱، مفتی کے فنی آداب ۲، معاشرے کے صحت مند ارتقاء میں مفتی کا کردار ۳،
مفتی کی شخصی صفات —— شارع اسلام سے محبت و عشق ۴، دیانت
و صیانت ۵، بیباکی و آزادی ۶، اخلاص عمل ۷، حق گوئی و حق شناسی ۸، حیثیت
۹، حضرت مفتی اعظم کی مرجعیت پسندی ۱۰، صداقت شعاری ۱۱، اظہار صداقت
۱۲، اظہار صداقت کے مفہوم و حیثیت ۱۳، حضرت مفتی اعظم اور اظہار صداقت
۱۴، ثبات و وقار ۱۵، مسلکیت ۱۶۔

باب ۱

(۱) عبادات ۸۲

قبلہ ۱، سمت قبلہ، اوقات ۲، اذان عشاء کا صحیح وقت ۳، عصر، عشاء
کا صحیح وقت ۴، نحوی گمنسری بنصف النہار شرعی —— اذان ۵،
اذان فجر کا صحیح وقت ۶، اذان جمعہ کا مقام ۷، وقت ختم ہونے کے
قریب بعد اذان اور نماز فجر ۸، اذان خطبہ کے بعد ۹ —— اقامت
۹، سنۃ قد قامت الصلوۃ پر ۱۶، بعض مقتدیوں کا کھڑا ہونا —
اقامت ۱۰، جماعت دوسری مسجد کا حکم ۱۱، علماء کی تحقیر کرنے والے
امام کا حکم ۱۲، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر سمجھنے والے امام کا
حکم ۱۳، ضاد کی جگہ ظاء پڑھنے والے امام کا حکم ۱۴، امام کا سورۃ
فاتحہ کے بعد ایک چھوٹی آیت پڑھنا ۱۵، امام کا عمامہ نہ باندھنا
۱۶، امام کا حاضر کو بدعتی کہنا ۱۷، امام کا نماز ظہر سے قبل چار رکعت
سنت پڑھے بغیر نماز پڑھانا ۱۸، وست برید امام کا حکم ۱۹، بہرے
امام کا حکم ۲۰، امام کا تحمہ ۲۱، نوتی بر امیر کہ امین ہو کا حکم
۲۲، تارک امام کا حکم —— قرأت ۲۳، نماز عشاء، عصر و فجر
میں طول قرأت ۲۴، قرأت خلف الامام ۲۵، تنہا مقتدی کا فاتحہ
پڑھنا ۲۶، نیز نماز میں فاتحہ کا سورۃ اخلاص کو تین بار تسمیہ کے ساتھ
پڑھنا —— مقتدی ۲۷، مقتدی کا قعدہ اولیٰ میں شریک ہونا ۲۸۔

التحیات تک ہاتھ باندھنا (٢٨) مقتدی کو چوتھی رکعت میں فاتحہ وغیرہ کا پڑھنا (٢٩) جماعت کے وقت سنتیں پڑھنا (٣٠) نماز جوتوں سمیت پڑھنا (٣١) سلام پھیرنے میں مقتدی کا امام سے سبقت کرنا (٣٢) مقتدی کا امام سے پہلے سجدہ (٣٣) مقتدی کا امام کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر ... وتر میں تکبیر کہہ کر پڑھنے والے امام کی اقتدا کا حکم — قضا نماز (٣٤) مسجد میں جماعت ثانیہ کرنا (٣٥) مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا (٣٦) مسجد کی چھت پر نماز جمعہ پڑھنا (٣٧) اور تعلقات نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال (٣٨) الفاظ تکبیر ... (٣٩) اذان میں ترتیب قائم رکھنے کا حکم (٤٠) فجر کے بعد نماز پڑھنے کا حکم (٤١) شب کا پچھلا حصہ ... جمعہ کا حکم (٤٢) ... میں دو بار وتر پڑھنا (٤٣) جنازہ کا حکم (٤٤) میت کی تدفین سے قبل دو مرتبہ جنازہ کے بعد نماز پڑھنا۔

## باب ٢ (ب) عبادات ٢٩

رؤیت (٤٤) ریڈیو وغیرہ آلات جدید سے رؤیت ہلال کے اعلان کا حکم (٤٥) رؤیت ہلال کے بارے میں جمعیۃ العلماء ہند کے فیصلے کی مراد (٤٦) مارکونی ریڈیو کے ذریعہ ثبوت رؤیت تسلیم نہ کرنا (٤٧) آل انڈیا ریڈیو سے اعلان رؤیت قابل اعتبار نہیں — روزہ (٤٨) حالت سفر میں روزہ رکھنے کا حکم (٤٩) رجب کے روزے کا حکم (٥٠) غیر مسلم کے مال سے روزہ افطار کرنے کا حکم — حج (٥١) زر مبادلہ کی کمی کی وجہ سے حکومت اسلامیہ کا عازمین حج کو حج سے باز رکھنا (٥٢) حج کے پورا ہونے کی صورت (٥٣) ضعیفہ معذور خاتون کا حج بدل کرانے کا حکم — قربانی (٥٤) جس شخص کا عقیقہ نہ ہوا ہو اس پر قربانی کا حکم (٥٥) ایک شہر کے باشندے کی طرف سے دوسرے شہر کے باشندوں کا قربانی کرنے کا حکم (٥٦) مدارس اسلامیہ میں زکوٰۃ اور کھالوں کی قیمت دینے کا حکم (٥٧) قربانی کی کھالوں کو امام یا مؤذن وغیرہ کو دینا (٥٨) قربانی کی کھالوں کے مستحقین، قربانی کی کھالوں کی رقم تبلیغی جماعتوں کو دینے کا حکم (٥٩) خودکشی کرے اس کی قربانی کرنے کا حکم ١٠٠

قربانی کے جانور خریدنے کا طریقہ (٦١) بعد میں بکرا خرید کر قربانی کرنے کا
حکم —— زکوٰۃ (٦٢) ادھار رقم پر زکوٰۃ کا حکم (٦٣) بطور وظیفہ
زکوٰۃ دینے کا حکم (٦٤) ماہ بماہ زکوٰۃ دینا اور وقت سے پہلے زکوٰۃ نکال کر
وقت پر محسوب کرنے کا حکم (٦٥) مال حرام اور مال زکوٰۃ کے مجموعی منافع کو
غرباء وغیرہ کو دے کر زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم —— صدقات (٦٦)
دولت مندوں کو صدقہ دینا (٦٧) نجی بیت المالوں میں اموال زکوٰۃ دینے
کا حکم —— قسم (٦٨) کفارۂ قسم۔

باب ٣ معاملات (مسائل ازدواجیت) ٢٥

(٦٩) تزویج شمس و قمر —— نکاح (٧٠) [illegible] (٧١)
رضاعی بہن سے نکاح کا حکم (٧٢) خود غیر شادی شدہ عورت کا غیر مرد
کے ساتھ نکاح کرنا (٧٣) آپس کی رشتہ داریوں میں باہمی مناکحت
کا حل (٧٤) خاوند کے لاپتہ ہونے کی صورت میں عورت کو دوسری شادی کرنا
(٧٥) سوتیلے دادا کی بیوہ سے نکاح کا حکم (٧٦) [illegible] میں لڑکی
اور لڑکے کے والدین کا نکاح کر دینا اور بلوغ کے بعد ان کا نکاح کیا جانا
(٧٧) نامرد خاوند کا حکم (٧٨) دو بہنوں کی اولاد میں نکاح کی حیثیت (٧٩)
جبراً نکاح کا حکم (٨٠) مطلقہ عورت کا [illegible] نکاح [illegible] (٨١)
سنی عورت کا شیعہ مرد کے ساتھ نکاح کا حکم (٨٢) شیعہ عورت اور سنی مذہب
[illegible] شادی میں شرکت کا حکم (٨٣) مسلمان زانی اور زانیہ کے نکاح کا
حکم (٨٤) [illegible] کی ولایت کا حکم (٨٥)
مطلقہ عورت کے نکاح ثانی کرنے کا حکم (٨٦) شادی شدہ عورت سے
نکاح کا حکم (٨٧) مفقود الخبر خاوند کی بیوی کے نکاح ثانی کا حکم (٨٨)
لڑکی کا اپنی رضا سے والدین کی رضا و خوشنودی کے خلاف شادی کرنا
(٨٩) نکاح کے [illegible] کا حکم (٩٠) مطلقہ عورت کے نکاح ثانی
کا حکم (٩١) [illegible] عورت کے [illegible] کا حکم (٩٢) خلوت صحیحہ
[illegible] صورت میں [illegible] (٩٣) فسخ نکاح کے
بعد [illegible] (٩٤) [illegible] سے نکاح کا

حکم —— طلاق و رضاعت (۹۵) زینب کا قول کہ حرمتِ رضاعت
کا حکم (۹۶) زینب کا اپنے لڑکے کو دودھ پلانا تسلیم نہ کرنا —— حالت حیض میں
طلاق کا حکم (۹۷) استفتاء ہجرت کر کے شوہر کی نافرمانی
بیوی کے خلع و طلاق کا حکم (۹۸) حالت حیض اور حمل میں طلاق کا حکم (۹۹)
بیوی کو بہن کہنے کا حکم (۱۰۰) مبہم الفاظ کی بنا پر طلاق کا حکم
(۱۰۱) طلاق مغلظہ کا حکم (۱۰۲) اقرار نامہ کی بنا پر طلاق کا حکم (۱۰۳)
باپ کا بہو کے ساتھ بوس و کنار کرنا (۱۰۴) شوہر کے نامرد ہونے پر
کا حکم معلوم ہونا (۱۰۵) باپ کا بہو کے ساتھ زنا کرنا (۱۰۶) [illegible]
[illegible] کہنے کا حکم (۱۰۷) حالت غصہ میں طلاق (۱۰۸) طلاق
مغلظہ کا حکم (۱۰۹) طلاق بائن کی ایک صورت (۱۱۰) طلاق مغلظہ کی
صورت (۱۱۱) طلاق بائن کی ایک صورت (۱۱۲) طلاق [illegible]
طلاق مغلظہ کی ایک صورت (۱۱۳) حالت نشہ میں طلاق دینا (۱۱۴) عدت میں
نان و نفقہ کا حکم (۱۱۵) بالغہ لڑکیوں کی عدت کا حکم (۱۱۶)
مساجد کے بعد عدت میں مرد سے نکاح کرنا (۱۱۷) [illegible]
کی صورت (۱۱۸) مفقود الخبر شوہر کی بیوی کے لئے حکم (۱۱۹) [illegible]
میں طلاق کا حکم —— نان نفقہ (۱۲۰) مطلقہ عورت کے نان
نفقہ کی ذمہ داری کا حکم (۱۲۱) حقوق زوجیت ادا کرنے والے مرد کا
حکم (۱۲۲) طلاق مغلظہ کا حکم (۱۲۳) شادی شدہ عورت کے باپ کا
کی صورت میں اس کے نان نفقہ کی ذمہ داری کا حکم (۱۲۴) طلاق کے بعد
بچوں کے نان نفقہ کی ذمہ داری کا حکم (۱۲۵) غیر محرموں کے ساتھ
پھرنے والی عورت کے نان نفقہ کا حکم (۱۲۶) منگنی توڑنے کے بعد
جانبین کو ایک دوسرے کے سامان وغیرہ واپس کرنے کا حکم —— مہر
(۱۲۷) طلاق کے بعد لڑکی والوں کی طرف سے لڑکے کو دی ہوئی
اشیاء کی واپسی کا حکم (۱۲۸) خلع طلب مہر کا حکم (۱۲۹) مہر کی
جگہ ادا نام کرنے کا حکم (۱۳۰) میکے میں بیٹھ کر عورت کا مطالبہ مہر کرنا
(۱۳۱) بیٹے کے لئے مہر والوں کے مہر طلب کرنے کا حکم (۱۳۲) مہر کو
ادا نہ کرنے کا حکم (۱۳۳) اسقاط حمل کا حکم۔

باب ۲ معاملات (بین المسلمین) ۲۰۱

وراثت (۱۳۴) متوفی کے والدین بیٹے اور بیوی کے مابین تقسیم
ترکہ (۱۳۵) تین لڑکے، تین لڑکیاں، حقیقی بھائی اور ماں کے مابین
تقسیم ترکہ (۱۳۶) فرزند متبنی کا حکم (۱۳۷) ترکہ سے قرض کی ادائیگی
کا حکم (۱۳۸) تین لڑکوں اور دو حقیقی بھائیوں میں تقسیم ترکہ (۱۳۹) ایک
بیوی، ایک بھتیجی، تین بھانجے، دو چچا زاد بھائیوں کے درمیان تقسیم ترکہ (۱۴۰)
ورثاء میں لڑکی، اس کی اولاد، والدہ اور بیوی ہوں تو تقسیم ترکہ کے لئے
وصیت کی صورت (۱۴۱) تین چچا زاد بھائیوں، چچا زاد بہنوں اور دو
خالہ زاد بھائیوں کے درمیان تقسیم ترکہ (۱۴۲) متوفی کی دو بیویاں [illegible]
موجود ہیں [illegible] بیٹے کی اولاد کو حصہ دینے کا حکم جو متوفی کے سامنے
فوت ہو چکا تھا (۱۴۳) خاوند، باپ، چار حقیقی بھائیوں [illegible]
کے درمیان تقسیم ترکہ (۱۴۴) زندگی جائداد میں تقسیم ترکہ کے بعد [illegible]
ایک بیٹے کے مرنے کی صورت میں اس کے ترکہ کی تقسیم کا حکم (۱۴۵)
خاوند، دو لڑکیاں، ایک لڑکا اور والدین میں تقسیم ترکہ (۱۴۶) دو سگے
بھائیوں کے یکے بعد دیگرے مرنے کی صورت میں ان کے ورثاء کے
درمیان تقسیم ترکہ (۱۴۷) بیوی، [illegible] [illegible] بھتیجوں میں
تقسیم ترکہ (۱۴۸) زوجہ اول، اس کی دو لڑکیاں اور زوجہ ثانی اور
ایک بھائی کے مابین تقسیم ترکہ (۱۴۹) بھتیجی کا ترکہ میں حصہ (۱۵۰)
متوفی کے ورثاء میں بیوی، دو لڑکے، [illegible] لڑکیوں کے یکے بعد دیگرے
فوت ہونے کی صورت میں ان کے [illegible] پر تقسیم ترکہ [illegible] کا حکم (۱۵۱)
[illegible] وراثت [illegible] [illegible] کی صورت میں [illegible]
کے درمیان [illegible] تقسیم ترکہ (۱۵۲) [illegible] دو [illegible]
وغیرہ میں تقسیم ترکہ (۱۵۳) متوفی سے تین بیٹے [illegible] اور [illegible]
[illegible] کے فوت ہو جانے کی صورت میں [illegible] تقسیم ترکہ (۱۵۴)
[illegible] [illegible] دو بیٹوں اور [illegible]
[illegible] وغیرہ [illegible] (۱۵۵) [illegible] اور چار لڑکیوں کے

[illegible] تقسیم ترکہ (۱۵۶) [illegible] بہائی اور ایک [illegible] تقسیم ترکہ (۱۵۷)
[illegible] بیٹیاں اور ماں کی اولاد میں تقسیم ترکہ (۱۵۸) [illegible] ایک [illegible]
اور چھ ان کی اولاد میں تقسیم ترکہ (۱۵۹) [illegible]
اور چھ ان کی اولاد میں تقسیم ترکہ (۱۶۰) [illegible]
میں تقسیم ترکہ (۱۶۱) [illegible] بیٹیاں [illegible]
تقسیم ترکہ (۱۶۲) [illegible] (۱۶۳) [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] (۱۶۵) [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
(۱۷۳) [illegible] کی صورت (۱۷۴) [illegible]
[illegible] کا حکم —— قرض [illegible]
مقروض کے ساتھ آخرت میں معاملہ —— رہن (۱۷۶) [illegible]
حکم (۱۷۷) روپے کے عوض زمین رہن رکھنے کی صورت —— ہبہ
(۱۷۸) زمین کو ہبہ کرنے کی ایک صورت —— ملازمت [illegible]
جمعہ کی اجازت نہ دینے والے مالک کارخانہ کی ملازمت کا حکم (۱۸۰)
ترک ملازمت کے بعد آئندہ ماہ کی تنخواہ لینے کا حکم (۱۸۱) تخریب [illegible]
رسائل کے اداروں میں ملازمت کا حکم (۱۸۲) سالانہ [illegible] تنخواہ
زائد لینے کا حکم (۱۸۳) [illegible] ملازم کے [illegible]
کے بعد اس کے ورثاء کو پچھلی تنخواہیں [illegible] لینے کا حکم ——
بیع و شراء (۱۸۴) کمیشن ایجنٹ [illegible] پر سودا دینے کا حکم (۱۸۵)
دکان پر گاہک سے گھڑی دیکھتے ہوئے ٹوٹ جانے کی صورت میں اس
سے ضمان لینے کا حکم (۱۸۶) [illegible] کا حکم (۱۸۷) [illegible]

کر اشیاء کم داموں پر جبراً فروخت کرنے یا اصرار کی صورت میں جب کہ
دونوں کی مشترکہ تجارت ہے بیع کا حکم (۱۸۸) بکریوں کے لین دین
کی ایک صورت (۱۸۹) خریدی ہوئی زمین پر قبریں ہونے کی صورت میں کا
حکم (۱۹۰) مشترکہ تجارت کی ایک صورت ۔

باب ۵ اوقاف ۲۴۹

(۱۹۱) پرانی مسجد کو شہید کرکے اس کی جگہ جدید مسجد بنانا (۱۹۲) مسجد اور شخصی
ملکیت (۱۹۳) اسٹیشن وقف (۱۹۴) مسجد کی جگہ دوکانیں بنانا (۱۹۵)
[illegible] مسجد کی دیوار پر مکان کی دیوار اٹھانا (۱۹۶) ایک مسجد کی اشیاء کو
دوسری مسجد میں لگانا (۱۹۷) ایک مسجد کی [illegible] (۱۹۸)
مسلمانوں پر مساجد و مقابر کی حفاظت کی ذمہ داری (۱۹۹) متولی کا مسجد کے
مکانوں کو تصرف میں لانا (۲۰۰) غیر آباد مساجد کو رہائش کے لئے کرایہ پر دینا
(۲۰۱) کافر کا چندہ تعمیر مسجد میں لگانا (۲۰۲) طوائف کے موہوبہ مکانوں کو
مسجد کے نام پر وقف کرنا (۲۰۳) طوائف کے موقوفہ مکان کی آمدنی مسجد
میں لگانا (۲۰۴) دینی مجلس اوقاف کی تولیت غیر عقیدہ رکھنے والے کو
کر دینا (۲۰۵) وقف [illegible] امام [illegible] کو مقرر کرنا (۲۰۶)
[illegible] دہلی کی تولیت (۲۰۷) مسجد یا اس کی ملحقہ جائداد کو
کرایہ پر دینا یا ملحقہ عمارات کو ڈھا کر اس کی زمین فروخت کرنا (۲۰۸) شاہ
جہاں پور کی ایک مسجد کی تولیت (۲۰۹) جس زمین پر قبریں ہوں اس کی
بیع و شراء (۲۱۰) قبرستان کی زمین کو فروخت کرنے کا حکم ۔

باب ۶ احکام ۲۷۵

(۲۱۱) سنی [illegible] کا حکم (۲۱۲) تصویر کھنچوانے کا حکم (۲۱۳)
[illegible] کا حکم (۲۱۴) [illegible] کا حکم (۲۱۵) [illegible]
(۲۱۶) طوائف کے [illegible] (۲۱۷) سود کا روپیہ غرباء کو
دینے کا حکم (۲۱۸) بینک وغیرہ کے [illegible] حکم (۲۱۹) سود کے مصارف
(۲۲۰) [illegible] کا حکم (۲۲۱) [illegible] کا حکم

(۲۲۲) گیلا ذرئی کے ساتھ تجارت کرنے کی سزا (۲۲۳) بطور دوا مینڈک کھانے کا حکم (۲۲۴) بطور دوا مچھلی کھانے ــــ کا حکم (۲۲۵) قوالی کرنے یا کروانے کا حکم۔

باب ب سیاسیات ۲۹۹

(۲۲۶) کتاب [illegible] امت میں پہلا جواب (۲۲۷) [illegible] (۲۲۸) کتب مذکور سے بارے [illegible] (۲۲۹) [illegible] کی سزا (۲۳۰) [illegible] متعلق [illegible] حکومت [illegible] کا حکم (۲۳۳) [illegible] (۲۳۴) [illegible] (۲۳۵) [illegible] سلطنت میں [illegible] (۲۳۶) [illegible] (۲۳۷) [illegible] (۲۳۸) [illegible] (۲۳۹) [illegible] کے ساتھ سیاسی اشتراک [illegible]

# فتاویٰ مظہری

جلد دوم

## سخن ہائے گفتنی ــــــــــــــ پروفیسر محمد مسعود احمد ۳۳۰

باب ۱ معتقدات ۳۶۵

(۲۴۰) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ناظر کہنے کا حکم (۲۴۱) حقیقت محمدیہ [illegible] اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر نہ کہنے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر کہنے کا حکم (۲۴۲) اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر کہنے والے کا [illegible]

۲ طلاق، ثابت الٰہی لاسو بورڈ (۲۴۳) عشق کو سند نا فرمانے کا حکم (۲۴۴)
صحت کرکے درود شریف پڑھنے کا حکم (۲۴۵) حسین میں شہدائے اسلام کے برابر
بنانا کا حکم (۲۴۶) آیتِ وابتغوا الیہ الوسیلۃ کے معنی (۲۴۷)
موجودین علمائے دیوبند کا حکم (۲۴۸) منکرین مبادیات کی تاویلات کرنے والوں
کا حکم (۲۴۹) دیوبندی حضرات کے پیچھے نماز پڑھنے اور ان کو کافر کہنے
کا حکم (۲۵۰) موجودین علمائے دیوبند کو کافر کہنے والے کا حکم (۲۵۱) کفریہ
عبارات کی تاویلات کرنے والوں کا حکم (۲۵۲) مسلک دیوبند اور مسلک
بریلوی میں کون صراط مستقیم پر ہے (۲۵۳) دنیا میں جماعت حق کہاں ہے

## باب ۲ آداب ۲۰۱

(۲۵۴) مسلمانوں کے لئے خاص لقب کے استعمال کا حکم (۲۵۵)
بزرگوں کو خاص القاب سے یاد کرنا (۲۵۶) بزرگوں کے سامنے با ادب
دوزانو بیٹھنا (۲۵۷) قدم مبارک بجانب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم پھیلانا (۲۵۸)
بانت نمبر پر اشارہ کا حکم (۲۵۹) جھنڈا (۲۶۰) دست بوسی میں شرکت اور
کے علاوہ میاں خشک ماتب (۲۶۱) مسجد میں طلبہ کا آواز بلند سے سبق پڑھنے
کا حکم (۲۶۲) نماز کے وقت مسجد میں آواز بلند باتیں کرنا (۲۶۳) مسجد میں
فیلو کرنا یا روشنی اختیار کرنا (۲۶۴) بہشتی زیور کی شان میں گستاخ ۔
الفاظ کہنے والے کا حکم، علمائے دیوبند کی نماز میں کربلا مسجد حضرت آدم
سے غلط روایت منسوب کرنا، تبلیغی جماعت کی کارگزاریاں وغیرہ (۲۶۵)
سلام و نعت خوانی کا حکم ۔

## باب ۳ رسوم ۲۱۱

(۲۶۶) مقابر پر قبے وغیرہ تعمیر کرنے کا حکم (۲۶۷) قیام فی المولود
(۲۶۸) تعیین یوم کے ساتھ قرآن خوانی کا حکم (۲۶۹) ماہ ربیع الاول کو
جلوس نکالنا (۲۷۰) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر بنانا یا محمد
کہنا (۲۷۱) تعیین یوم کے ساتھ ایصال ثواب کرنا (۲۷۲) سبیل شربت
... علیہ ... کا حکم (۲۷۳) ... کے وقت ... شیرینی بانٹنا

میت کی نماز کے بعد دعا کرنا (۲۷۳) ایصال ثواب جائز ہے (۲۷۴) غائب پر ایصال
ثواب کرنا (۲۷۵) بزرگوں سے تبرکات (۲۷۶) زیارت قبور (۲۷۷) روح پر ایصال ثواب
(جائز ہے) (۲۷۸) مسافر کے راستے میں جگہ (۲۷۹) کا بات نہیں ہے ایصال
ثواب سے قرآن خوانی جائز ہے (۲۸۰) مومن کو دوسرے کا ثواب پہنچتا ہے
(۲۸۱) مرحوم کا ... جائز ہے (۲۸۲) ... (۲۸۳) ...
(۲۸۴) میت کو قبر میں ... (۲۸۵) ...
(۲۸۶) ... کی ... کے انتقال کے بعد ...
... کا خیال (۲۸۷) ان کے ... (۲۸۸) ...
کے ... (۲۸۹) ... کا حکم ... کرنے
کرنے کی رسم۔

## باب ۴ متفرقات

۲۹۳

(۲۹۰) مرنے کے بعد انسانی روح کی کیفیت (۲۹۱) ... میں
... (۲۹۲) ... کے ذریعے بیعت کا حکم (۲۹۳) ... 
(۲۹۴) جو کسی کا مرید ہو اس سے مرید ہونے کا حکم (۲۹۵) ... کا
حکم (۲۹۶) ... کے مشاہدہ کی تعبیرات ... (۲۹۷)
... کی ایک جماعت کی تشریح ... (۲۹۸) ...
کرنا (۲۹۹) ... کا حکم ... کی سزا (۲۹۷) ... کے ...
... (۲۹۸) ... کے بال کا حکم (۲۹۹) ... کی کھال کا حکم
(۳۰۰) ... کے پھول ... سے ... کا حکم (۳۰۱) میت کو جاری پانی پر
... سے ... کی ... کا حکم۔

(الف) ماخذ و مراجع ——— (مصنف) ۳۹۱

(ب) ماخذ و مراجع ——— (مرتب) ۳۸۹

# حیاتِ مظہری

از

پروفیسر محمد مسعود احمد

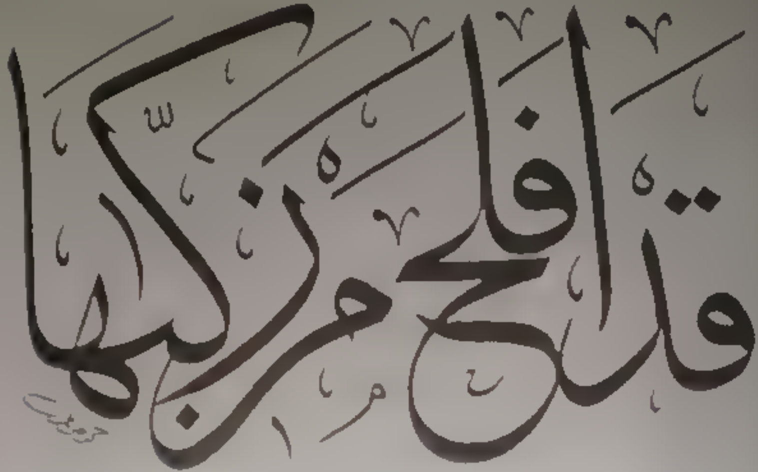
قد أفلح من زكاها

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# حیاتِ مظہری

شمس علی قطب الکمال صفتہ    بدر علی فلک العلی سیماتہ

①

حضرت [illegible] شاہ [illegible] دہلی [illegible] حضرت شاہ [illegible] رحمۃ اللہ علیہ [illegible] مولانا [illegible] حضرت [illegible] رحمۃ اللہ علیہ [illegible] حضرت مولانا عبد المجید رحمۃ اللہ علیہ [illegible] حضرت [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] حب حبیبہ

②

حضرت علامہ [illegible] حفظ قرآن کریم کے بعد معاصرین علماء سے علوم عقلیہ نقلیہ کی تحصیل کی اور [illegible]

---

۱ حضرت جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ شعر حضرت کے اسم گرامی کا آئینہ دار ہے —

چون در ازل نظر بدرگاہ شد    جان جان مظہر اللہ شد

۲ آپ کے تفصیلی حالات کے لئے مندرجہ ذیل ماخذ کا مطالعہ کیا جائے:

(۱) [illegible] لاہور، نومبر ۱۹۶۶ء (مقالہ از [illegible] شاہ محمد مسعود رحمۃ اللہ علیہ)

(۲) تذکرہ مظہر مسعود، حصہ اول، مطبوعہ کراچی، [illegible]

۳ شاہ محمد مسعود: نور العرفان، قلمی ص [illegible] لیکن آپ کی ایک تصنیف [illegible] فی القرآن الصغیر [illegible] سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ صدیقی ہیں۔

۴ [illegible] حضرت علیہ الرحمہ کے تفصیلی حالات کے لئے ملاحظہ کریں، (۱) تذکرہ مظہر مسعود [illegible] کراچی [illegible]

زمانہ مدرسے سے وہ کمال حاصل کیا کہ باید و شاید۔ فقہ، اصول فقہ، علم الفرائض اور علم المواقیت میں مہارت تامہ حاصل تھی۔ دیگر علوم مثلاً تجوید و قراءت، تفسیر، اصول تفسیر، عقائد و تصوف، منطق و فلسفہ، صرف و نحو، عروض، شاعری، خطاطی اور عملیات وغیرہ میں بڑی دستگاہ تھی، ہر مسلک فکر کے علماء آپ کے وسعت مطالعہ اور تبحر علمی کے قائل اور معترف تھے۔

(۲)

حضرت علیہ الرحمہ نے تیرہ سال کی عمر میں مشرقی پنجاب (بھارت) کے مشہور و معروف بزرگ حضرت سید امام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ[۱] (م ۱۲۸۲ھ / ۱۸۶۵ء) کے صاحبزادے حضرت سید صادق علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۰۷ھ / ۱۸۹۹ء) سے سلسلۂ نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت ہوئے۔ حضرت سید صاحب علیہ الرحمہ کا مزار مبارک مکان شریف (رتڑ چھتر) ضلع گورداسپور (مشرقی پنجاب، بھارت) میں واقع ہے۔ سرحد پاکستان سے مقبرہ شریف کا منظر بڑا دل فزا معلوم ہوتا ہے۔ آپ حضرت شاہ محمد مسعود رحمۃ اللہ علیہ کے تلمیذ رشید تھے اور حضرت مسعود آپ کے والد ماجد علیہ الرحمہ کے اجلۂ خلفاء میں سے تھے۔

ہوا یوں کہ بیعت کے دوسرے ہی سال حضرت صادق علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہو گیا تھا اس لئے بعد میں حضرت علیہ الرحمہ کی روحانی تربیت آپ کے جد امجد علیہ الرحمہ کے خلیفہ اور مشہور صوفی حضرت شاہ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ[۲] (م ۱۳۵۵ھ / ۱۹۳۶ء) نے فرمائی۔ اور موصوف ہی نے تمام سلاسل میں اجازت مرحمت فرما کر خلافت سے نوازا۔ حضرت شاہ صاحب، صاحب تصنیف بزرگ تھے۔ آپ کی تصنیف رسالہ رکن دین تو بقائے دوام حاصل کر چکی ہے۔ آپ کا مزار مبارک الور (راجستھان، بھارت) میں واقع ہے۔

علوم ظاہری و باطنی کی تکمیل کے بعد حضرت علیہ الرحمہ نے سلسلۂ بیعت و ارشاد کا آغاز فرمایا اور بیشمار لوگ آپ کے دست مبارک پر بیعت ہوئے۔ آپ کے مریدین و معتقدین پاک و ہند میں پھیلے ہوئے ہیں بلکہ بلاد اسلامیہ میں بھی موجود ہیں ؎

---

۱ـ آپ کے تفصیلی حالات کے لئے مندرجہ ذیل کتب مطالعہ کی جائیں :-
۱۔ تذکرہ مظہر مسعود، مطبوعہ کراچی ۱۹۶۹ء (مؤلفہ راقم)
ب۔ صوفی عبدالرحیم : خزینۂ معرفت، ۱۹۳۱ء، ص ۱۱۴
ج۔ محمد دین فوق : اولیاء نقشبند، مطبوعہ لاہور ۱۹۳۰ء، ص ۱۵۷
۲ـ آپ کے تفصیلی حالات کے لئے مندرجہ ذیل کتابیں مطالعہ کی جائیں :-
۱۔ مفتی محمد : مسالک السالکین فی احوال رکن الملۃ والدین، مطبوعہ دہلی ۱۳۳۲ھ
ب۔ محمد مسعود : تذکرہ مظہر مسعود، مطبوعہ کراچی، ۱۹۶۹ء

حبذا الجمال فضل بہ بہار صورۃ
فیہا وکم ارادی العطاش سرابہا

حضرت علیہ الرحمہ کے مریدوں و خلفاء کی تعداد بھی کافی ہے اور یہ بھی پاک و ہند کے مختلف شہروں میں موجود ہیں، حضرت کے دست حق پرست پر بے شمار غیر مسلم مشرف باسلام ہوئے۔ حیرت ہوتی ہے کہ [illegible] دیکھ کر جناب کوثر صدیقی (لاہور) آپ کی مدح میں فرماتے ہیں:

نگاہ پیر فیض کا چشمہ ہے انوار ربانی
بُرے انسان کو بھی بہتر سے بہتر کر دیا جس نے

(۴)

مسجد فتح پوری[1] دہلی کی امامت و خطابت کا سلسلہ آبائی ہے اور عرصہ سے حضرت کے خاندان میں چلا آرہا تھا چنانچہ آپ کے جد امجد علیہ الرحمہ بہادر شاہ ظفر کے عہد حکومت میں منصب امامت وخطابت پر فائز ہوئے۔ آپ کے وصال کے بعد آپ کے دوسرے صاحبزادے حضرت مولانا سید [illegible] اللہ علیہ (م ۱۳۱۱ھ) آپ کے جانشین ہوئے، اور ان کے وصال کے بعد چوتھے صاحبزادے حضرت مولانا عبدالرشید رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۶۶ھ/۱۹۴۶ء) جانشین ہوئے۔ جب حضرت [illegible] ہو گئے تو یہ منصب امامت خطابت آپ کو تفویض کر دیا گیا اور حضرت مولانا عبدالرشید صاحب کے [illegible] ہو گئے۔ حضرت علیہ الرحمہ تقریباً ستر سال اس منصب پر فائز رہے۔ آپ کی ذات گرامی سے مسجد فتحپوری کی عظمت وشوکت دوبالا ہو گئی۔ اور علوم ظاہری و باطنی کا ایک ایسا مرکز بن گئی جو اپنی نظیر آپ تھی۔ محمد زاہد [illegible] الکی آپ کی مدح میں کہتا ہے ؎

امام کامل یدعی بحق — محمد مظہر اللہ الامینا
امام المسجد المشہور قدما — فتحپوری تمام الذاکرینا

---

[1] یہ مسجد ۱۰۶۰ھ/۱۶۵۰ء میں شاہجہاں بادشاہ کی اہلیہ فتحپوری بیگم نے تعمیر کرائی تھی، مرشد روحانیت کا مرکز ہے۔ تحریک آزادی ہند کے زمانے میں اس مسجد کو مرکزیت حاصل رہی ہے ۔۔۔ تفصیلات کے لئے مندرجہ ذیل مآخذ مطالعہ کریں:

ا۔ سرسید احمد خان: آثار الصنادید، مطبوعہ دہلی، ۱۹۶۵ء، ص ۵۶
ب۔ بشیرالدین احمد: واقعات دارالحکومت دہلی، مطبوعہ آگرہ، ۱۹۱۹ء، ص ۲۲۲
ج۔ منشی ابالی داس: منتخب مسرت، مطبوعہ دہلی، ۱۸۹۶ء
د۔ مرزا حیرت دہلوی: چراغ دہلی، مطبوعہ دہلی، ۱۳۲۳ھ، ص ۲۰۳-۲۵۱

حضرت ضیاء القادری بدایونی نے بھی حضرت علیہ الرحمہ کی منقبت میں ——— امامت
وخطابت و وعظ سے شہرت کا اس طرح ذکر کیا ہے ؎

خطیب جامع مسجد فتحپوری بھی ہیں
ایشیاء میں آپ کی عزت ہے یکساں

(۵)

حضرت جید اور فقیہ مفتی تھے۔ فتویٰ نویسی میں ید طولیٰ حاصل تھا گو کہ مسجد فتحپوری دارالافتاء ایک مستند و مرجع فتاویٰ مرکز تھا، دور دراز علاقوں سے فتوے آتے تھے۔ اپنے اور بیگانے سب آپ کے فتویٰ اور تفقہ فی الدین کے معترف تھے اور قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ چنانچہ اسی حقیقت کو حضرت ضیاء القادری بدایونی اس طرح بیان فرماتے ہیں ؎

آپ کے ہیں معترف سب کاملین ایک
آپ کی خدمت کے قائل ہیں سب پیر و جواں

مقدمہ میں فتویٰ نویسی میں حضرت کی بعض خصوصیات کو ذکر کیا ہے جس سے فقاہت علمی کے تبحر علمی کا صحیح اندازہ ہو سکے گا۔

(۶)

حضرت کی ذات گرامی پر عشق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم محیط تھا۔ اسی عشق نے اتباع سنت کی معراج پر پہنچا دیا تھا۔ آپ کا اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، کھانا پینا، ہنسنا بولنا، غرض کوئی ادا ایسی نہ تھی جو ادائے سنت حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہو۔ مختلف شعراء نے آپ کی اس صفت خاص کو ذکر کیا ہے چنانچہ حضرت ضیاء القادری فرماتے ہیں ؎

شریعت کا جو حامل ہے، طریقت میں جو کامل ہے
سوا اللہ کی محبت جس کی منزل ہے

اور جناب محمد صدیقی فرماتے ہیں ؎

گل شریعت کے جس میں کھلتے تھے
وہ گلستان تھے مظہر اللہ شاہ

آپ کا معمول تھا کہ پورے سال کی مدت سے کبھی نماز تہجد ترک نہیں فرمائی۔ گویا [illegible] سے [illegible] تک تقریباً ستر سال مداومت کے ساتھ نماز شب ادا فرمائی، جب سن کی [illegible] تو پھر [illegible] کی پابندی کا یہ عالم ہوگا۔

[illegible] مطالب الاربعین [illegible] الرحمن [illegible] کل حال

حظوا بالحسنات الادرسان (؟) نعاطہ شانہ مصطفیٰ جلال

اخلاق میں حضرت، اخلاقِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مظہر کامل تھے۔ دشمن تو دوست دشمن سبھی آپ کی عنایات و نوازشات سے محروم نہ تھے۔ آپ اکثر یہ فرماتے تھے ان کی بات تو بہت مسرور ہوگئے۔ جناب گل زار وحید نے حضرت کی اسی مذہب مشرب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ہے ؎

اپنے تو ہیں اپنے ہی اپنوں کا ذکر کیا
جلاد کی زباں پہ ہمیشہ دعا رہی

[illegible] تھی سب کے ساتھ مساویانہ برتاؤ فرماتے [illegible] [illegible] بیٹھ جاتے [illegible]
گیا

میں [illegible] ہوں اور [illegible] سمجھتا ہوں کہ [illegible]
میں کوئی فرمان [illegible] نے جب [illegible] بیٹھے رہ گئے۔

استاذ زمان [illegible] کراچی، ماہنامہ [illegible]

یہی مقصود فطرت ہے یہی رمز مسلمانی
اخوت کی جہانگیری محبت کی فراوانی

کوئی [illegible] بھی وحشت و تنگی کی محفل سے خالی ہو، خصوصاً وہ مجالس جو جمعہ کے دن مسجد [illegible] بعد نماز مغرب حجرہ شریف میں منعقد ہوتی تھیں اور ساری مجلس پاک کی توجہ سالانہ ہوتی جو [illegible] کی شب کو ہر سال مسجد منصوری میں منعقد ہوا کرتی تھی، محفل کیا ہوتی عشق سراپا ہوتی

[illegible] لا تمس الحدیث بجمعہ
قصر الصلاۃ لمن نزل قرآنہ

محفل مبارک کی [illegible] میں نعت خوانی اور قرأت کے دوران عجب رقت انگیز عالم ہوتا اور جب حضرت نگاہ التفات گرامی سے نوازتے تھے تو ایک ایک فرد قلب و جگر کے پار ہوتا تھا ؎

دل سے تری نگاہ جگر تک اتر گئی
دونوں کو اک ادا میں رضامند کر گئی

(۷)

حضرت علیہ الرحمہ [illegible] ہجری میں حج بیت اللہ شریف کے لیے تشریف لے گئے، عشق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کشاں کشاں پہلے مدینہ منورہ لے گیا، دیار حبیب میں ایک ماہ قیام فرمایا، پھر مکہ معظمہ تشریف لے گئے جہاں [illegible] استغراق و محویت کا عجب عالم نظر آتا ہے نہ کبھی دیکھا اور نہ سنا ؎

صاحب قلبی فقط شیئاً غیرکم
ولیس سواکم مطلوبہ

ان سفروں میں جو حضرت کے ساتھ رہتے وہ جانتے تھے کہ حضرت کے روح دل سے اور تو اور اولاد تک کے نام محو ہو چکے تھے۔ چنانچہ جب حضرت شاہ صاحب اردگان کے لئے چھوڑ کر آیا اور حضرت نے سنات کے لئے نام دریافت کئے تو حضرت شاہ صاحب اردگان میں سے کسی ایک کا نام نہ بتا سکے۔

وفی المحب فوائد محبوبہ
بشر ... بیا بشر ... دا مطلوبہ

(۸)

پاکستان میں حضرت کے کثرت مریدین و معتقدین ہیں چنانچہ ۱۹۵۲ء میں حضرت پہلی بار پاکستان تشریف لائے۔ کراچی، حیدر آباد، لاہور غرض ہر جگہ شاندار استقبال کیا گیا۔ اور [illegible] مستفیض ہوئے۔ محبین نے جب پاکستان میں مستقل سکونت کے لئے درخواست کی تو آپ نے فرمایا۔
دہلی کے بیکس اور غریب مسلمانوں کو فقیر کی ضرورت ہے:
شاعر مشرق نے خوب کہا ہے ؎

خدا کے بندے تو ہیں ہزاروں بنوں میں پھرتے ہیں مارے مارے
میں اس کا بندہ بنوں گا جس کو خدا کے بندوں سے پیار ہوگا

بیشک یہی وہ نفوس قدسیہ ہیں جو اپنی ہر آسائش و راحت کو دوسروں کے لئے قربان کردیتے ہیں
۱۹۶۰ء [illegible] ۱۳۸۰ھ میں حضرت دوسری بار پاکستان تشریف لائے۔ یہ حضرت کا آخری سفر تھا۔ ایک عزیز کو الوداع کہتے وقت خود فرمایا۔

اب انشاء اللہ جنت میں ملاقات ہوگی۔

اس مرتبہ درشت باوجود نقاہت کے بندہ کے محبین و مخلصین کی دلداری میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ اور پاکستان کے مختلف شہروں میں تشریف لے گئے مثلاً کراچی، حیدر آباد، میر پور خاص، بہاولپور، ملتان، خانیوال، ساہیوال، لاہور، شیخوپورہ، راولپنڈی، مردان وغیرہ۔ آخر وہ وقت آیا جب حضرت لاہور کے فضائی مستقر سے دہلی تشریف لے جارہے تھے۔ عجیب رقت انگیز سماں تھا۔ سب عشاق و عقیدتمند حضرت کے تصور بیار ہے تھے۔ واقعہ کہ سب توں سے جا رہے تھے، وہ ان نصیب کی حرماں نصیبی تھی ؎

وہ صحبت ساقی سے تہی شرم خانہ ہے

(۹)

حضرت ... کی سنت مبارکہ کا عمل ... بیت اللہ سند ... میں نظر آتا ہے۔ حضرت کی حیات طیبہ

ایسے مجاہرے [illegible] نقاہت پیش کئے جاتے [illegible]

۵ نواب [illegible] مرحوم [illegible] [illegible]

کرایا [illegible] ان ساحلے میں خواجہ حسن [illegible] [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] [illegible]

[illegible] نہیں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

۵ [illegible] دہلی [illegible] فسادات کے زمانے میں جب کہ [illegible] مسلمانوں کو [illegible]

[illegible] جیسی مضبوط [illegible] طرف سے دشمن کے نرغے میں تھی [illegible]

[illegible] حضرت جی کی استقامت کو دیکھتے ہوئے بند [illegible] زمین [illegible]

ہوئے تھے مگر جیسے ہوتے تھے [illegible] رات کے [illegible] ایک ایک وقت [illegible] زندگی [illegible]

[illegible] ہر شخص [illegible] موت کا منتظر تھا لیکن [illegible] [illegible]

کو [illegible] میں [illegible] سکون قلب کے ساتھ اپنے علمی مشاغل میں مصروف پایا ——— معلوم ہوتا

تھا کہ [illegible] سے بلند ہوتے [illegible] صدائے ازلی لاتخزن [illegible] معنا [illegible]

ہے [illegible] احساس ہو تو [illegible] کمال کا ——— [illegible]

مرحوم [illegible] پارلیمنٹ [illegible] آپ [illegible] فوج کی [illegible] میں سعد کے مکیں [illegible] کو [illegible]

پر پہنچا دیا جاتے مگر جب [illegible] نے حضرت علیہ الرحمہ کی خدمت میں [illegible]

[illegible] کرامات [illegible] جانتے [illegible]

[illegible] [illegible]

زمانہ کو سب ۔۔۔ گر تیرے سپرد کیا تھا تو اس کو کس کے
سپرد کیوں چھوڑ کر جا رہا تھا، تو خبر کیا جواب دے گا؟
۔۔۔ بس اس کے بعد ہمارا پوچھنا کیا۔

بہرحال حضرت شریف نہیں لے گئے اور مسجد فتحپوری میں رہ کر تمام شدائد و مصائب کا استقامت و پامردی کے ساتھ مقابلہ فرمایا اور مسجد پر آنچ نہ آنے دی۔ حق جل مجدہٗ کی طرف سے بھی اس وفاشعاری اور عزیمت پسندی کا وہ صلہ ملا کہ قیامت تک کے لئے خانۂ خدا کی مہمانی کے شرف سے نوازا گیا:-

ثم یجزاہ الجزاء الاوفیٰ وان الی ربک المنتہیٰ

(١٠)

حضرت مدظلہ کا وصال ۴ر شعبان المعظم ۱۳۸۵ھ مطابق ۸ر نومبر ۱۹۶۵ء بروز پیر شام ۵ بج کر بیس منٹ بدہلی میں ہوا۔ جب آل انڈیا ریڈیو سے یہ جانکاہ خبر سنائی گئی تو پاک و ہند میں حضرت کے دینی حلقوں میں صف ماتم بچھ گئی۔ اکثر مقامات پر فاتحہ خوانی کا اہتمام کیا گیا، اخبارات [illegible] نے خراج عقیدت پیش کیا۔ جیسا کہ اخباری اطلاعات سے معلوم ہوا حضرت کے جلوس جنازہ [illegible] تقریباً پچاس ہزار سوگوار شریک تھے۔ جلوس جنازہ مسجد فتحپوری سے روانہ ہوا اور جامع مسجد شاہجہانی میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ دہلی کے مشہور و معروف عالم اور صوفی حضرت شاہ ابوالحسن صاحب زید مجدہم نے امامت فرمائی۔ نماز کے بعد جلوس جنازہ دوسرے راستہ سے واپس مسجد فتحپوری آیا اور یہاں اس پیکر قدسی کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آغوش رحمت میں لٹا دیا گیا۔

آستانے پہ ترے سر ہو اجل آئی ہو — پھر تجھے جان جہاں تو بھی تماشائی ہو

حضرت کا مزار مبارک صحن مسجد میں شمالی مغربی سمت درگاہ حضرت میراں شاہ نانو رحمۃ اللہ علیہ کے وسط میں [illegible] مدفون ہے۔

قطعات تاریخ وصال

حضرت مولانا رحمہ کے سانحۂ وصال پر پاک و ہند کے بعض اخبارات و رسائل میں مناقب و قصائد اور قطعات تاریخ وفات شائع ہوئے تھے۔ مثلاً قمر سنبھلی کے دو قطعات:-

(۱)

خدا کو ہو [illegible] — ہوا یہ ہر شخص غم باش ہے آج
[illegible] — [illegible] ہے آج

١٣٨٥ھ

(۲)

[illegible] — [illegible] ہو گیا [illegible]

تذکرۂ قمر صبوحی میں سال وصال [illegible] نے شب [illegible]
[illegible] ۱۹۶۶ء

جناب مختار [illegible] (اسسٹنٹ ڈائرکٹر شعبہ السنہ مشرقی پنجاب یونیورسٹی) نے حضرت [illegible]
شان میں یہ فارسی منقبت تحریر فرمائی ہے :-

مظہر ذات کبریائی توئی	مرکز [illegible] مصطفائی توئی
رہنمائے [illegible] پاکستان	[illegible] توئی
[illegible] کشائے [illegible]	[illegible] توئی
[illegible] نقشبندی [illegible]	[illegible] توئی
[illegible] خدا	[illegible] توئی
[illegible]	[illegible] توئی
[illegible]	[illegible] خدا توئی
[illegible]	[illegible] توئی
[illegible]	[illegible] توئی

[illegible] حمایت ما
[illegible] توئی

[illegible] دہلی کے [illegible] اختر [illegible] ۱۳۰۹ھ [illegible] جناب [illegible] شان [illegible]
[illegible] :

[illegible] جو دوستی کے پھول	[illegible] کے پھول
قسمت [illegible] رشک [illegible]	[illegible] آپ کی [illegible] کے پھول
اے سرزمین [illegible] نصیب	ہیں [illegible] کے پھول
جو گل کھلے مدینے میں خوشبو ہے ہند میں	ہیں [illegible] کے پھول
[illegible] بھی	[illegible] کے پھول

[illegible] شان محمدی
[illegible] شان [illegible] کے پھول

حضرت کی مدح میں جو مناقب و قصائد وغیرہ شائع ہوئے یا قلمی صورت میں دستیاب ہو سکے، بعض
تذکرۂ مظہر مسعود، مطبوعہ کراچی، ۱۹۶۹ء / ۱۳۸۹ھ کے حصہ دوم میں مناقب کے باب میں شامل کر دیئے گئے ہیں

(۱۱)

حضرت علیہ الرحمہ کے ہاں سات صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں تولد ہوئیں جن میں سے پانچ صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں بقید حیات ہیں اور سب صاحب اولاد ہیں۔ صاحبزادگان میں سب سے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا مفتی حافظ قاری محمد مظفر احمد صاحب ہیں، آپ حکمت اور فن فتوی نویسی میں ید طولی رکھتے ہیں ۱۹۵۶ء سے قبل مسجد فتحپوری دہلی میں تقریباً ۱۵ سال نیابت فتوی نویسی کے فرائض انجام دے چکے ہیں کراچی میں مقیم ہیں۔ دوسرے صاحبزادے حضرت مولانا الحاج حافظ قاری محمد مشرف احمد صاحب ہیں آپ بھی حکمت اور فن فتوی نویسی میں پوری مہارت رکھتے ہیں۔ مسجد فتحپوری میں نائب مفتی کی حیثیت سے ایک عرصہ خدمات انجام دیں، حضرت علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد سے فتوی نویسی کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ تیسرے صاحبزادے حضرت مولانا الحاج حافظ قاری محمد احمد صاحب ہیں [illegible] ہیں، فنی معلومات کے ساتھ ساتھ آپ نے بھی مسجد فتحپوری میں ۳ سال نیابت [illegible] تھے جب حضرت علیہ الرحمہ بہت ہی ضعیف و نحیف ہو گئے تو امامت کے فرائض [illegible] آپ [illegible] علیہ الرحمہ کے وصال سے چند یوم قبل دہلی وقف بورڈ نے آپ کو امامت کے فرائض تفویض کر دیئے جس کی توثیق عدالت عالیہ نے بھی کر دی، چوتھے صاحبزادے مولانا مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ اور [illegible] مولانا منظور احمد رحمۃ اللہ علیہ وصال فرما چکے ہیں اول الذکر کا مزار دہلی میں اور ثانی الذکر کا مزار [illegible] مغربی پاکستان میں ہے۔ دونوں بڑے نیک متقی اور عبادت گزار تھے۔ چھٹے صاحبزادے راقم الحروف ہے، آج کل گورنمنٹ ڈگری کالج کوئٹہ (مغربی پاکستان) میں بحیثیت پروفیسر [illegible] ہے۔ ساتویں صاحبزادے ڈاکٹر محمد سعید احمد صاحب ہیں جو آج کل دہلی میں پریکٹس کر رہے ہیں۔

(۱۲)

حضرت علیہ الرحمہ کے خلفاء و مستفیدین پاک و ہند میں پھیلے ہوئے ہیں، جن حضرات کے اسمائے گرامی معلوم ہو سکے وہ یہ ہیں :-

## خلفاء

### پاکستان

(۱) حضرت مولانا مفتی حافظ قاری محمد مظفر احمد صاحب (کراچی)

(۲) حضرت الحاج حافظ قاری سید حفیظ الدین صاحب (بہاولپور)

(۳) جناب مولانا ابوالخیر محمد زبیر صاحب (حیدرآباد)

### ہندوستان

(۱) حضرت مولانا مفتی حافظ قاری محمد مشرف احمد صاحب (دہلی)

(۲) حضرت مولانا عبدالکریم [illegible] رحمۃ اللہ علیہ — [illegible]

(۳) حضرت مولانا مفتی مقبول الرحمن صاحب سیوہاروی رحمۃ اللہ علیہ — سیوہارہ

(۴) جناب [illegible] — [illegible]

(۵) جناب محمد عثمان صاحب — [illegible]

# سفراء

## پاکستان

۱۔ [illegible] رحمۃ اللہ علیہ [illegible] ۲۔ [illegible] رحمۃ اللہ علیہ [illegible]

۳۔ [illegible] صاحب [illegible] ۴۔ جناب [illegible] صاحب [illegible]

۵۔ [illegible] صاحب [illegible] ۶۔ جناب [illegible] صاحب [illegible]

۷۔ [illegible] صاحب [illegible] ۸۔ جناب [illegible] صدیقی [illegible]

۹۔ [illegible] صاحب قریشی [illegible]

## ہندوستان

۱۔ جناب [illegible] صاحب [illegible]

۲۔ [illegible]

---

[illegible]

[illegible] میں یہ قطعہ لکھ کر [illegible]

[illegible] | [illegible]
فروری [illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

[illegible] مقبول [illegible]

مبارک [illegible]

(نوٹ) [illegible] شعر میں ایک خواب کی طرف اشارہ ہے جو [illegible] صاحب نے دیکھا تھا کہ مفتی صاحب [illegible] کو [illegible] آسمان کی طرف پرواز کر رہے ہیں۔

(۱۳)

حضرت علیہ الرحمہ کی تصانیف میں ترجمہ و تفسیر قرآن، بعض کتابیں اور چند ہی رسائل ہیں۔ تلاش و جستجو کے بعد چند تصانیف کا علم ہو سکا جو یہ ہیں:۔

| | | |
|---|---|---|
| (۱) ارکان دین[1] | مطبوعہ ہلالی پریس، دہلی | سنہ ۱۹۱۲ء / سنہ ۱۳۳۱ھ |
| (۲) منظر المناظرہ | " " | " " |
| (۳) منظر الاخلاق[2] | " " | " " |
| (۴) کشف الحجاب عن مسئلۃ الغناء والحجاب | مطبوعہ دہلی | سنہ ۱۹۲۵ء / [illegible] |
| (۵) تحقیق الحق | مطبوعہ دہلی | سنہ ۱۹۲۸ء / [illegible] |
| (۶) رسالہ موسوم توقیت[3] (قلمی) | تالیف | سنہ ۱۹۲۱ء / [illegible] |
| (۷) ترجمہ تفسیر قرآن[4] | مطبوعہ دہلی | [illegible] / [illegible] |

---

[1] یہ رسالہ مدینہ پبلشنگ کمپنی، کراچی نے دوسری بار ۱۹۷۶ء میں شائع کر دیا ہے

[2] یہ رسالہ بھی مدینہ پبلشنگ کمپنی، کراچی نے دوسری بار ۱۹۷۶ء میں شائع کر دیا ہے

[3] علم توقیت میں حضرت کی ایک دلپذیر [illegible] تصنیف ہے۔ یہ حضرت کے بھتیجے صاحبزادہ [illegible] قاری سید احمد صاحب کے پاس قلمی نسخہ میں محفوظ ہے۔

[4] [illegible] میں مخدوم سید [illegible] صاحب [illegible] سے معلوم ہوا کہ ان کے والد مخدوم سید محمد [illegible] صاحب نے ایک ترجمہ و حاشیہ قرآن کا طبع کرایا تھا جس میں ترجمہ اور تفسیر [illegible] حضرت علیہ الرحمہ نے [illegible] فرمایا تھا لیکن ساتھ ہی ہدایت فرما دی تھی کہ یہ خدمت محض رضائے الٰہی کے لئے ادا کی ہے اس لئے کسی جگہ نام ظاہر نہ کیا جائے۔ چنانچہ اس قرآن کریم میں نہ مترجم کا نام ہے اور نہ مفسر و محشی کا۔ حضرت کا یہی کارنامہ جو مخفی تھا، راقم نے [illegible] صاحب کا ممنون ہے کہ انہوں نے اس راز کو افشا کر دیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

یہ قرآن کریم مع ترجمہ و تفسیر و حواشی، [illegible] مرحوم [illegible] کے اہتمام سے [illegible] پریس دہلی میں نہایت اہتمام سے ماہ رمضان المبارک [illegible] میں چھپا تھا۔ اس کا سائز [illegible] اور کل صفحات [illegible] ہیں۔ ابتداء میں قرآن کریم کی سورتوں کی فہرست، فہرست مضامین قرآن [illegible] اور [illegible] [illegible] صدی [illegible] تفسیر [illegible] معجزات قرآنی وغیرہ کا بیان ہے اس [illegible] شروع ہوتا ہے

[illegible] تحفۃ [illegible] ترجمہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے

| | | | |
|---|---|---|---|
| (۱) خزینۃ المعجزات | مطبوعہ دہلی | [illegible] | [illegible] |
| (۲) [illegible] الکمال فی [illegible] | " " | [illegible] | [illegible] |
| (۳) خطبہ [illegible] | " " | [illegible] | [illegible] |
| (۴) [illegible] | مطبوعہ [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| (۵) قانون [illegible] | " " | [illegible] | [illegible] |
| (۶) مواعظ [illegible] | " " | " | " |

(۵)

[illegible]

[illegible] تفسیر [illegible] تفسیر ابن کثیر، تفسیر [illegible]، تفسیر حسینی، تفسیر موضح القرآن، تفسیر [illegible] تفسیر حقانی وغیرہ وغیرہ —— تفسیر کے ساتھ ساتھ آیات کا شان نزول بھی بیان کیا گیا ہے اور محکم متشابہ، ناسخ و منسوخ، مکی و مدنی آیات کا ذکر بھی کیا گیا ہے [illegible] قرآن کے ساتھ ساتھ [illegible] [illegible] ہزار صفحات [illegible] [illegible] تمام [illegible] لکھا جائے تو ایک ہزار صفحات سے کم نہ ہوں گے [illegible] ایک مستقل تصنیف کی صورت میں پیش کیا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے [illegible] تفسیر [illegible] کر کے پیش کی جائے گی۔

(مرتب)

# ترے نقش قدم تو آج بھی راہ ہدایت ہیں

## حضرت مفتی اعظم کی یاد میں

۶ نومبر کو دہلی میں حضرت قبلہ مفتی اعظم الحاج علامہ مفتی محمد مظہر اللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا دوسرا سالانہ عرس مبارک منایا جا رہا ہے۔ حضرت قبلہ کی ذات گرامی پر کسی قسم کا تبصرہ کرنا سورج کے مقابلے میں ایک چراغ روشن کرنے کی سعی ناکام کوشش کرنا ہے۔ علم تصوف کے اس حقیقی شہنشاہ نے دولت و ثروت، نام و نمود، شہرت و اقتدار جیسی ظاہری طاقتوں پر لات مار کر معبود حقیقی کی رضا و خوشنودی کے لئے جامہ فقیری میں مخلوق خدا کی جس طرح رہنمائی فرمائی، بھٹکے ہوئے انسانوں کو راہ راست پر لانے کے لئے جدوجہد اور بدعقیدگی کی سنت کے خلاف جو ناقابل فراموش جدوجہد کی، اس کی مثال ملنا مشکل ہے۔ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ خدا کے اس شیر نے ہر اس موقعہ پر جب کہ مسلمانوں پر یا ان کے دین پاک پر کسی بھی قسم کا ناپاک حملہ ہوا ہو ـــــ اوقاف کی آڑ میں یا مسلم پرسنل لاء کے بہانے سے یا کسی بھی چور دروازے سے ـــــ جب بھی اسلامی قوانین کے خلاف ریشہ دوانی کرنے کے ناپاک ارادے کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے بڑے بڑے ابن الوقت اور کھدر پوش طالع میدان میں نکلے تو خدا کے اس شیر نے تن تنہا سینہ سپر ہو کر ان کو للکارا اور حق بات کہنے سے گریز نہیں کیا بلکہ حق کا ڈنکا پیٹنے کی ہر ممکن کوشش کی حضرت کی یہی ایک صفت تھی جس کی بنا پر بڑے بڑے فرعون صفت لوگوں کو بھی حضرت کے مقابلے میں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا، اور یہی وجہ تھی کہ ہند و پاکستان میں جب بھی شریعت اسلام کے تحفظ اور احکام شریعت کی حرمت کو برقرار رکھنے اور اس کی تقدیس کا لوہا منوانے کا نازک مسئلہ کھڑا ہوا تو اس وقت بڑے بڑے علماء کرام و مشایخان عظام حضرت کی ظاہری و باطنی مدد لینے پر مجبور ہوتے اور حضرت کی ذات گرامی کو ہمیشہ سے یہ امتیازی مقام حاصل رہا کہ مخالف کے بڑے بڑے رہنماؤں کو حضرت کے عظیم الشان فتووں کی تصدیق کرنے پر مجبور ہونا پڑا۔ علم و عمل کے اس پیکر مجسم نے اپنی ۸۰ سالہ مقدس زندگی میں شریعت و طریقت کے مقدس میدانوں میں جو عظیم الشان فتوحات حاصل کی ہیں وقت آنے پر وہ تاریخ کا سنہری باب بنیں گی۔ کون نہیں جانتا کہ مسجد فتحپوری کے حجرے کو اس بوریہ نشین فقیر کی بدولت ہند و پاکستان میں اسلام و سنیت کا مرکز تصور کیا جاتا تھا اور ہر نازک موقعہ پر یہ حجرہ کروڑوں مسلمانوں کی امیدوں کا مرکز بنا رہتا تھا بلکہ اگر یوں کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ حضرت کی عملی زندگی نے اس حجرہ کو ہندوستان کے مسلمانوں پر اپنی حکومت کا مرکز بنا رکھا تھا۔ اس درویش کی یاد آتے ہی آنکھیں نم ہونے لگتی ہیں جب ظالم موت نے ہم سے شریعت و طریقت کے اس آفتاب کو چھین کر

آغوشِ رحمت میں سُلا یا تھا۔

آج جب کہ حضرت قبلہ ظاہری طور پر ہمارے درمیان نہیں ہیں۔ ان کی مقدس زندگی ہمارے لئے نشانِ راہ ہے۔ آج جب کہ ہم حضرت قبلہ کا دوسرا سالانہ عرس مبارک منا رہے ہیں اس موقع پر سب سے بڑا نذرانۂ عقیدت یہی ہو سکتا ہے کہ ہم سب ان کے نقشِ قدم پر چلیں اور ان کی تعلیمات پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ آمین۔

(پندرہ روزہ غریب نواز دہلی جشن نمبر، ... ص ۲۰۔)

۷ صفر ۱۳۸۵ھ
۲۴ اپریل ۱۹۶۵ء

حضرت محمد احمد
(مغربی پاکستان)

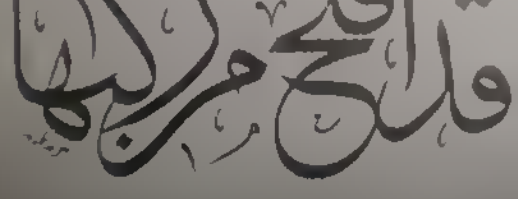

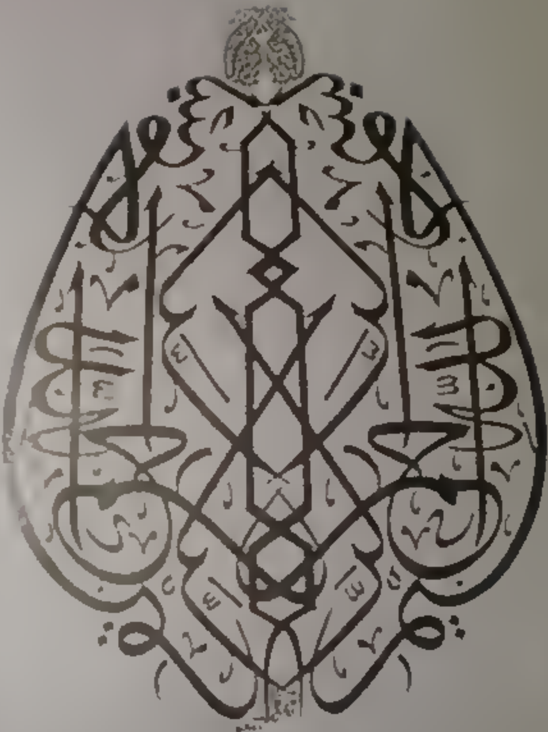

# افتتاحیہ

ڈاکٹر محمد حمید اللہ

و

پروفیسر محمد مسعود احمد

ومن يتق الله يجعل له من أمره يسرا

# افتتاحیہ

## تحقیق الفتوی

(۱)

فقہ اسلامی میں افتاء، استفتاء، فتویٰ اور مفتی کی اصطلاحیں بہت قدیم ہیں۔ [illegible] مادہ [illegible] جاتا ہے۔ [illegible] فتی اور فتوت کے الفاظ میں [illegible] جاتے ہیں [illegible] معنی [illegible] ہونے کے [illegible] اور [illegible] جیسا کہ [illegible] [illegible] فتوۃ کے معنی کرم و سخا، دلیری اور شباب کے بھی لکھے ہیں اور اس ذیل میں لکھا ہے۔

الفتوی: تعالوا الی العالم: تحاکموا الیہ فی الفتوی

(آؤ شرعی فیصلہ کرلیں) (شرعی فیصلے کے لئے اس کی طرف رجوع کرو)

اس [illegible] کی مختلف صورتیں قریب کی ہیں:

(۱) افتی، افتاءً، فلانا فی المسئلۃ: ابان الحکم فیہا واخرج لہ فیہا فتوی

(فتویٰ دیا، (مثلاً) فلاں شخص کو مسئلہ میں شرعی فیصلہ دیا، (مسئلے کے بارے میں حکم کی وضاحت کی اور شرعی فیصلہ صادر کیا)

(۲) استفتی استفتاءً العالم المسئلۃ: سألہ ان یفتیہ فیہا

(فتویٰ طلب کیا، فتویٰ طلب کیا، (مثلاً) مسئلہ کے بارے میں شرعی فیصلہ طلب کیا، (عالم سے درخواست کی کہ وہ اس مسئلے کے متعلق شرعی فیصلہ صادر کرے)

(۳) الفتوی والفتوی والفتیا: اسم من افتی العالم اذا بین الحکم

(شرعی فیصلہ) (جب عالم کوئی شرعی حکم بیان کرتا ہے تو اس کو فتویٰ کہا جاتا ہے)

(ج) الفتاوی والفتاوی

(۴) المفتی: الفقیہ الذی یتولی الفتوی ویجیب عما یلقی علیہ من المسائل المتعلقۃ

(وہ دانا عالم جس کے سامنے شریعت سے متعلق مسائل پیش کئے جاتے ہیں تو وہ ان کے جواب دیتا ہے اور شرعی فیصلہ صادر کرتا ہے)

ابو القاسم الحسین بن محمد المعروف بالراغب اصفہانی (م [illegible]) نے اپنی تالیف المفردات فی غریب القرآن میں فتویٰ اور فتیا کے ذیل میں لکھا ہے:

---

۱؎ لویس معلوف: المنجد، مطبوعہ بیروت [illegible]، ص [illegible]

مشکل حکم کا جواب۔ "استفتیتہ فافتانی" جس نے حکم پوچھا اس نے حکم دکھایا دیا۔[۱]

(۲)

یہ لفظ قرآن کریم میں متعدد معانی میں استعمال ہوا ہے مثلاً مندرجہ ذیل آیات میں ان معانی میں استعمال ہوا ہے۔ حکم دینا، تحقیق چاہنا، خواب کی تعبیر بتانا، جواب طلب کرنا، مشورہ دینا وغیرہ وغیرہ۔

ا۔ ویستفتونك فی النساء قل الله یفتیکم فیهن الآیة[۲]
اور لوگ آپ سے عورتوں کے بارے میں حکم دریافت کرتے ہیں، آپ فرما دیجئے اللہ ان کے بارے میں حکم دیتے ہیں۔

ب۔ یستفتونك قل الله یفتیکم فی الکلالة الآیة[۳]
لوگ آپ سے حکم دریافت کرتے ہیں، آپ فرما دیجئے کہ اللہ تم کو کلالہ کے بارے میں حکم دیتا ہے۔

ج۔ قضی الامر الذی فیه تستفتیان[۴]
فیصلہ ہو چکا وہ کام جس کی تحقیق تم چاہتے تھے۔

د۔ یا ایها الملأ افتونی فی رءیای[۵]
اے دربار والو! میرے اس خواب کے بارے میں تعبیر بتاؤ۔

ہ۔ یوسف ایها الصدیق افتنا[۶]
اے یوسف، اے صدق مجسم! آپ ہم لوگوں کو اس کا جواب دیجئے۔

و۔ قالت یا ایها الملؤا افتونی فی امری[۷]
کہنے لگی اے دربار والو! مشورہ دو مجھ کو میرے کام میں۔

# تاریخ الفتاوی

(۱)

تاریخ فتاوی کا اگر بنظر تعمق مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کا آغاز عہد نبوی سے ہو گیا تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کس نے کس امر کے متعلق سب سے پہلا فتویٰ پوچھا، اس کے

---

۱؎ امام راغب اصفہانی، المفردات فی غریب القرآن، ترجمہ اردو، مطبوعہ لاہور، ۱۹۷۱ء، ص ۳۲۰
۲؎ القرآن الحکیم، سورۂ نساء، آیت ۱۲۷ ۳؎ القرآن الحکیم، سورۂ نساء، آیت ۱۷۶
۴؎ القرآن الحکیم، سورۂ یوسف، آیت ۴۱ ۵؎ القرآن الحکیم، سورۂ یوسف، آیت ۴۳
۶؎ القرآن الحکیم، سورۂ یوسف، آیت ۴۶ ۷؎ القرآن الحکیم، سورۂ نمل، آیت ۳۲

[illegible] جب کبھی [illegible] بھی [illegible]
[illegible] عورتیں بھی حضرت [illegible] ان میں [illegible]
[illegible] فتویٰ [illegible]
[illegible] جوابات [illegible]
[illegible] جب [illegible] پوچھتے [illegible]
[illegible]

[illegible] سے کچھ پوچھتے [illegible]
[illegible] ازواج مطہرات امہات المومنین [illegible]
[illegible] طرح فرمایا ہے

واذکرن ما یتلی فی بیوتکن من آیات اللہ والحکمۃ۔[1]

اور تمہارے گھروں میں اللہ کی آیتوں اور حکمت کا جو بیان ہوتا ہے اسے بیان کیا کرو

ان [illegible] میں شامل [illegible] کے مستحق ہیں۔ [illegible]
[illegible] امہات المومنین [illegible]
[illegible] حضرت [illegible] کہ ان [illegible]
[illegible] خلافت [illegible]
میں امہات المومنین سے اکثر مشورہ فرمایا کرتے تھے۔

اختصار یا مجموعہ فتاویٰ تو قرآن کریم ہے جیسا کہ اس آیت کریمہ سے مترشح ہوتا ہے۔

ولا یأتونک بمثل الا جئنٰک بالحق واحسن تفسیرا۔[2]

اور یہ لوگ کیسا ہی عجیب سوال آپ کے سامنے پیش کریں مگر ہم ٹھیک جواب اور وضاحت میں
بڑھا ہوا عنایت کر دیتے ہیں۔

قرآن کریم کے بعد احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] فقہیہ [illegible] مسائل
پر محتوی ہے اس لئے جزوی طور پر فتاویٰ کا ذکر ملتا ہے۔ بعد میں رفتہ رفتہ فتویٰ نویسی نے ایک فن
کی حیثیت اختیار کر لی اور بکثرت کتب فتاویٰ منظر عام پر آئیں۔

---

[1] القرآن الحکیم، سورۂ احزاب، آیت ۳۴
[2] القرآن الحکیم، سورۂ فرقان، آیت ۳۳

(۳)

چونکہ فقہ سے کا تعلق براہ راست علم فقہ سے ہے اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس کے مختلف ادوار کا تذکرہ کر دیا جائے۔ علامہ محمد الخضری نے اپنی تالیف تاریخ التشریع الاسلامی میں فقہ اسلامی کے چھ ادوار قائم کیے ہیں:

(۱) فقہ عہد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم

(۲) فقہ عہد صحابہ کبار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

(۳) فقہ عہد صغار صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم

(یہ عہد پہلی صدی ہجری اور اس کے کچھ دنوں بعد ختم ہو جاتا ہے)

(۴) وہ عہد جب فقہ نے مستقل علم کی حیثیت اختیار کر لی

(یہ دور دوسری صدی کے اوائل سے شروع ہو کر تیسری صدی [illegible])

(۵) وہ عہد جس میں ائمہ فقہاء کے مابین مسائل فقہیہ پر بحثیں ہوئیں اور [illegible] پیدا ہوئے۔

(یہ دور خلافت عباسیہ کے زوال اور تاتاری غارت گری کے بعد ختم ہوتا ہے)

(۶) فقہ دور تقلید۔ (یہ دور پانچویں دور کے بعد شروع ہوا اور آج تک قائم ہے)

(۴)

مدینہ منورہ میں بکثرت مفتیوں کا پتا چلتا ہے۔ طبقات [illegible] جہاں عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور [illegible] بعد کے مفتیوں کا ذکر کرتے ہیں تاکہ [illegible] کی اولیت واضح ہو جائے۔

## مفتیان مدینہ منورہ

(۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (م [illegible]) (۲) حضرت عبداللہ ابن عمر (م [illegible])

(۳) حضرت ابو ہریرہ (م [illegible]) (۴) حضرت سعید بن المسیب المخزومی (م [illegible])

(۵) حضرت عروہ بن الزبیر بن العوام الاسدی (م [illegible]) (۶) حضرت ابو بکر بن عبدالرحمن (م [illegible])

(۷) حضرت علی بن الحسین (م [illegible]) (۸) حضرت عبیداللہ بن عبداللہ (م [illegible])

[illegible]

مفتیانِ مکہ معظمہ

۱. حضرت [illegible] ۲. حضرت [illegible]
۳. حضرت [illegible] ۴. حضرت [illegible]

مفتیانِ کوفہ

۱. [illegible]
۳. [illegible]
۵. [illegible]

مفتیانِ شام

۱. [illegible]

مفتیانِ مصر

۱. [illegible]

مفتیانِ یمن

حضرت طاؤس بن کیسان الجندی [illegible] ۲. حضرت وہب بن منبہ الصنعانی [illegible]

(۲)

پہلی صدی ہجری کے بعد [illegible]
[illegible] کتب فقہ [illegible] کتب فتاویٰ [illegible]

---

۱. جن صحابہ صغار و کبار نے بحیثیت مفتی اپنے فرائض انجام دیے ان کی تفصیل [illegible]
میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

۱. علامہ ابن [illegible] م [illegible] : [illegible]
۲. علامہ ذہبی۔ تذکرۃ [illegible]
۳. [illegible]

(۵)

[illegible]

## [illegible]

[illegible]

## [illegible]

[illegible] فتاویٰ [illegible]

## [illegible]

[illegible] فتاویٰ [illegible] فتاویٰ [illegible]

## ساتویں صدی ہجری

[illegible] فتاویٰ [illegible] فتاویٰ ابن [illegible] (۳) فتاویٰ [illegible]
فتاویٰ [illegible] (۴) فتاویٰ ابن مالک (۶) فتاویٰ صوفیہ (۷) فتاویٰ [illegible]
(۸) فتاویٰ [illegible] (۹) فتاویٰ الولوالجی۔

## آٹھویں صدی ہجری

(۱) فتاویٰ [illegible] (۲) فتاویٰ [illegible] (۳) فتاویٰ [illegible] [illegible]
[illegible] (۵) فتاویٰ [illegible] فتاویٰ [illegible] فتاویٰ [illegible]

نویں صدی ہجری

(۱) فتاویٰ ابن ابی شریف (۲) فتاویٰ حنبلی زادہ (۳) فتاویٰ قاسمیہ۔

دسویں صدی ہجری

(۱) فتاویٰ ابن الشلبی (۲) فتاویٰ ابی سعود (۳) فتاویٰ زینیہ (۴) فتاویٰ الشبلی
(۵) فتاویٰ عدلیہ۔

بارہویں صدی ہجری

(۱) فتاویٰ رضائی (۲) فتاویٰ شیخ الاسلام (۳) مجمع الانہر[ف] وغیرہ وغیرہ
بعض دیگر کتب فتاویٰ کا بھی پتا چلتا ہے، مثلاً
(۱) جواہر الفتاویٰ (۲) فتاویٰ عبداللہ ابن عباس (۳) فتاویٰ مہدیہ (۴) فتاویٰ خیریہ لنفع البریہ (۵) معین المستفتی من سوال المفتی (۶) العقود الدریہ فی تنقیح فتاویٰ حامدیہ (تالیف ۱۲۳۹ھ) (۷) فتاویٰ ابن تیمیہ (۸) فتاویٰ بزنیہ[ک]

(۶)

پاک و ہند میں کتب فتاویٰ کی تاریخ بہت قدیم ہے۔ اس برّ عظیم پر مسلمان خلیفۂ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک ہی میں پہنچ چکے تھے۔ اس کے بعد حجاج بن یوسف کے زمانے میں کچھ خاندان ہندوستان کے جنوبی سواحل پر آباد ہو گئے۔ بعد میں تجارت کے فروغ سے یہاں عرب تاجروں کی مستقل آبادیاں بن گئیں۔ ادھر سندھ میں عربوں کی فاتحانہ پیش قدمی نے یہاں انقلاب پیدا کر دیا۔ اسلامی ریاست میں پنجاب اور سندھ شامل ہو کر ملتان تک چوتھی صدی ہجری تک رہا۔ بہرکیف جب اس برّ عظیم میں آزاد سلطنتیں قائم ہوئیں تو فتوحات کا سلسلہ بھی شروع ہوا۔ جگہ جگہ مدارس و مساجد میں علمائے کرام موجود تھے جو فتوے دیا کرتے تھے۔ مسلمان تو مسلمان غیر مسلموں نے بھی شریعت اسلامیہ کے بارے میں استفسارات کئے، چنانچہ اس قسم کے استفسارات کا حال

---

سہ حاجی خلیفہ: کشف الظنون، جلد دوم، ص ۱۲۱۰ تا ۱۲۳۰۔

ف مجمع الانہر فی شرح ملتقی الابحر، عبدالرحمٰن بن شیخ محمد بن سلیمان المعروف بہ شیخ زادہ کی تالیف ہے۔ جلد اول و دوم ۱۵ جمادی الآخر ۱۰۷۷ھ میں مکمل ہوئی۔ ۱۳۱۹ھ میں ترکی میں شائع ہوئی۔ پاک و ہند میں کتب فتاویٰ کے کتب خانوں میں پائی جاتی ہے۔

ک فتاویٰ بزنیہ ابن بزنانی کی تالیف ہے۔ اس کا دوسرا ایڈیشن ۱۲۷۲ھ میں نول کشور پریس لکھنؤ سے چھپا تھا، نایاب ہے۔ ۔۔۔ کتاب ہندوستان میں پائی جاتی ہے۔

بزرگ بن شہریار کی کتاب عجائب الہند سے معلوم ہوتا ہے [illegible]
[illegible] نامی کی زبانی تیسری صدی ہجری کے [illegible] ہے۔
میں ۲۷۰ھ میں منصورہ میں تھا، وہاں [illegible]
تھے جو ہندوستان کا بڑا راجہ تھا اور جس کی حکومت [illegible]
اور جس کا نام مہروگ بن رائق تھا۔ ۲۷۰ھ میں منصورہ [illegible]
کی شریعت کو [illegible] زبان [illegible] کر دیں[5]
بتایا جاتا ہے کہ ایک عراقی الاصل سندھی عالم نے [illegible]

(۳)

پاک و ہند کے مسلمان بادشاہ [illegible]
اس فن میں تصانیف [illegible] مسائل فقہ [illegible]
یہ کتاب التعریف فی الفروع [illegible]
[illegible] مسائل بیان کئے گئے ہیں [illegible]
سلطان [illegible] اس کو نقل کرایا تھا۔ اسی طرح ظہیر الدین بابر بادشاہ نے بھی [illegible]
ایک کتاب لکھی تھی، خود بابر نے بادشاہ [illegible]
کتاب لکھی تھی۔

پاک و ہند میں جو ممتاز کتب فتاویٰ نظر آتی ہیں وہ بھی مسلمان بادشاہوں [illegible]
سے منسوب ہیں۔ تاریخ کے مطالعہ سے ان کتب فتاویٰ کا پتا چلتا ہے:

| | | | |
|---|---|---|---|
| (۱) | فتاویٰ فیروز شاہی | (۲) | فتاویٰ ابراہیم شاہی |
| (۳) | فتاویٰ اکبر شاہی | (۴) | فتاویٰ [illegible] |
| (۵) | فتاویٰ تاتار خانی | (۶) | فتاویٰ عالمگیری۔ وغیرہ وغیرہ |

---

۵ بزرگ شہریار: عجائب الہند، مطبوعہ لیڈن ۱۸۸۶ء بحوالہ ہند و پاک [illegible]
اعظم گڑھ [illegible]، ص ۲۳-۲۴۔
۶ (۱) الجواہر المضیئۃ، جلد دوم، ص ۱۵۷
(ب) نزہۃ الخواطر، جلد اول، ص ۹۵
۷ سید [illegible]: مسلمانان ہند و پاکستان کی تاریخ تعلیم، مطبوعہ کراچی [illegible] ص ۲۰
۸ ابوالفضل: اکبر نامہ، ص ۲۷۰

[illegible] شاہ بادشاہ کو گذشتہ سلاطین سے بڑی دلچسپی تھی [illegible] حکومت [illegible] کے [illegible] ہیں جو اس کے [illegible] مرتب [illegible] کے قلمی نسخے [illegible] موجود ہیں۔ مثلاً

(۱) انڈیا آفس لائبریری، لندن
(۲) ایشیاٹک سوسائٹی، بنگال، کلکتہ
(۳) مولانا آزاد لائبریری، علی گڑھ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

---

[illegible]

کی کتاب بھی اکثر ایران سے یہاں آ رہے تھے۔ [illegible] علما [illegible]
کے حضرت علما کرام بھی تھے۔ [illegible] اس کام کے لئے مختلف تھے
حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب [illegible] ان کی تدوین
میں کام کے علاوہ ان تھے لیکن [illegible] کی وجہ سے علیحدہ ہو گئے[1]

فتاویٰ عالمگیری اصل عربی میں لکھی گئی ہے۔ اس کے بعد خود عالمگیر نے [illegible]
[illegible] میں ترجمہ کرایا [illegible] موصوف [illegible]
[illegible] آپ [illegible] ۔۔۔۔ [illegible]
[illegible] شائع ہوئے ہیں۔ ہندوستان میں [illegible]
[illegible] اردو ترجمہ کیا ہے جو فتاویٰ ہندیہ کے نام سے مشہور ہے۔

[illegible] کی کتابیں ہیں۔ خود شیعہ [illegible] کے فقہی فتووں کے مجموعے بھی [illegible]
گئے کیونکہ فتاویٰ عالمگیری کی ضرورت [illegible] مقام پر ہوئی جہاں [illegible] ہو ۔۔۔۔
[illegible] فرانسیسی میں [illegible] افغانستان میں آج کل
[illegible] شاہ احمد شاہ [illegible] وہاں کے اسلامی [illegible]
الاسلامیہ [illegible]

⑨

ہند کے مسلمان دو حکومت میں [illegible]
[illegible] شامل کرتی تھی اس لئے فقہی فتووں کے زیادہ تر مجموعے اس وقت [illegible]
[illegible] جاری میں داخل ہوئے۔ چنانچہ [illegible] سے کچھ قبل اور بعد مختلف [illegible]
[illegible] قسم کے مجموعوں کا پتا چلتا ہے۔ چنانچہ [illegible]
[illegible] کتب فتاویٰ کی ایک خاص فہرست دی ہے [illegible]
[illegible] فتاویٰ کا ذکر کرتے ہیں جس سے قارئین کرام کو اندازہ ہوگا کہ [illegible]
سرمایہ موجود ہے۔

---

[1] [illegible] : عالمگیر نامہ ص ۱۰۸۰
[2] صباح الدین : بزم تیموریہ ص ۲۳۸
[3] شاہ ولی اللہ : انفاس العارفین ص [illegible]
[4] [illegible] : معاشرتی و علمی تاریخ ص [illegible]

(۹)

# کتب فتاویٰ (اردو)

(۱) [illegible] خاں : فتاویٰ [illegible] مطبوعہ [illegible] (۲) احمد رضا خاں مولینا : [illegible] فی الفتاوی الرضویہ [illegible] مطبوعہ [illegible] (۳) احمد رضا خاں مولینا [illegible] شریعت [illegible] ایضاً : عرفان شریعت [illegible] خاں مفتی : فتاویٰ [illegible] فتاوی [illegible] مطبوعہ [illegible] اشرف علی [illegible] امداد الفتاویٰ، مطبوعہ [illegible] فتاویٰ [illegible] عزیز الفتاویٰ [illegible] مولینا : فتاویٰ [illegible] الفتاوی مطبوعہ [illegible] فتاویٰ [illegible] فتاوی [illegible] ترجمہ [illegible] برکت [illegible] ترجمہ [illegible] فتاویٰ [illegible] مطبوعہ [illegible] فتاوی [illegible] مطبوعہ [illegible] مولینا : فتاویٰ [illegible] مطبوعہ [illegible] مجموعۂ فتاویٰ مطبوعہ [illegible] مجموعۃ الفتاوی [illegible] مطبوعہ [illegible] فتاویٰ [illegible] مطبوعہ [illegible] مجموعہ فتاوی [illegible] فتاوی [illegible] مطبوعہ [illegible]

---

[illegible] مولینا احمد رضا خاں صاحب [illegible] کتب فتاویٰ کے علاوہ [illegible] حالات کے [illegible]

[illegible] الفتاوی کے [illegible] ہے۔

(٩)

پاک و ہند کے بکثرت علماء ایسے بھی ہیں جنہوں نے بے شمار فتاوے دئے مگر یا تو وہ جمع نہ ہوسکے یا وہ دوسرے عوام میں نہیں ہیں۔ ان علماء کرام کی فہرست بھی بڑی طویل ہے۔ چند اسماء گرامی یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

پاکستان

(١) حضرت مولینا مفتی محمد مظہر اللہ صاحب (فرزند ارجمند صاحب فتاوی مظہری) ، کراچی
(٢) حضرت مولینا مفتی محمد عمر نعیمی رحمۃ اللہ علیہ ، کراچی
(٣) حضرت علامہ مفتی محمد صاحبداد صاحب رحمۃ اللہ علیہ ، کراچی
(٤) حضرت مولینا مفتی مرشد علی صاحب ، کراچی
(٥) حضرت مولینا مفتی شجاعت علی صاحب ، کراچی
(٦) حضرت مولینا مفتی ظفر احمد عثمانی ، کراچی
(٧) حضرت مولینا مفتی محمد محمود صاحب ، حیدرآباد
(٨) حضرت مولینا مفتی مسعود علی صاحب ، ملتان
(٩) حضرت مولینا ابوالبرکات سید احمد صاحب ، لاہور
(١٠) حضرت مولینا مفتی احمد یار خاں صاحب ، گجرات
(١١) حضرت مولینا مفتی محمود حسن صاحب وغیرہ وغیرہ ، کوئٹہ

ہندوستان

(١) حضرت مولینا مفتی مصطفیٰ رضا خاں صاحب ، بریلی
(٢) حضرت مولینا مفتی محمد مکرم احمد صاحب (فرزند ارجمند صاحب فتاوی مظہری) ، دہلی
(٣) حضرت مولینا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب ، دہلی
(٤) حضرت مولینا حشمت علی صاحب ، بمبئی
(٥) حضرت مولینا مفتی محمد اجمل صاحب ، سنبھل
(٦) حضرت مولینا مفتی محمد نعیم الدین وغیرہ وغیرہ ، مرادآباد

# خصائص الفتاوی

(١)

[illegible] بحث [illegible] بیت [illegible] بحث کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ قانون وراثت
[illegible] بیت کے متعلق [illegible] کر دیا جائے۔

مسلمانوں کو اس قانون سازی کا ... یا زیر غور ہے جیسے کہ ترکستان میں ... [illegible]
سازی کی آزادی، آج کل پاکستان میں حکومت نے ... کے علاوہ دوسری قانون ... [illegible]
کی بجائے گروہی پر سرکار حکومت یا وزارت ہی کو دخل رہتا ہے، ... [illegible]
تو وہ اپنے پیشرو حکمرانوں کے بنائے ہوئے قانون کو منسوخ کرنا چاہتے ہیں۔ ... [illegible]
اسلامی روایات یہ ہیں کہ قانون سازی ایک غیر سرکاری اور غیر سیاسی عمل ہے ... [illegible]
فقہ کی تعلیم کی تکمیل کی ہے۔ اس میں آزاد ہو کر اسلامی قانون کا قریب ... [illegible]
سرکاری ملازمتیں، خانہ نشینی، خدا ترسی اہل علم کی غیر سرکاری کا نتیجہ ہے، اس کے معنی ... [illegible]
حکمرانوں کو بھی اسلام میں یہ حق نہیں کہ جو قانون چاہیں بنا لیں یا جس قانون کو چاہیں ... [illegible]
رائے میں اختلاف ہو سکتا ہے اور ہوتا رہتا ہے۔ ان کے مختلف آراء ... [illegible]
بھی پرائیویٹ علماء کا کام رہا ہے، چاہے قانون سلطان کے متعلق ہو یا ... رعایا ... [illegible]
سیاسیات کا کبھی دخل نہیں ہوتا اور اسلامی قانون میں ... [illegible]
قانون کے بدل نہ سکنے کا یقین رہتا ہے علاوہ فقہی اصول میں ممکن ہے ... [illegible]
میں جہاں تعامل پرانا ہو جائے تو وہ صریح قانون کو بھی منسوخ کر دیتا ہے ... [illegible]

اسلامی معاشرت کو یہ اقتدار بھی حاصل ہے کہ ... قانون ... کی دوسری ... [illegible]
عام فقہ کا یہ مسئلہ ہے کہ کس قانون سے اور اقلیت کا ... [illegible]
معمول بہ ہوتی ہے جب کہ موقع معلومات کی فراہمی کے لئے ... [illegible]
عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر آج تک مسلم معاشرت ... [illegible]
و مدارس دینیہ میں علماء و مفتیان انجام دیتے رہے ہیں۔

یہ بات بھی نظر انداز کرنے کے قابل نہیں کہ مسلم معاشرے کے افراد خواہ وہ مسلم حکمرانوں کے
ہوں یا غیر مسلم حکمرانوں کی ... میں قانون شرعیہ کی بالادستی تو ... [illegible]
اکثر و بیشتر قرآن و حدیث کی روشنی میں اپنے مسائل کا حل تلاش کرتے ہیں۔ حکومت وقت سے ... [illegible]
قانون ... کسی معاشرے میں نہیں ... کسی حکومت ... [illegible]
و ... قانون کی ... نہیں ... کے لئے قانون شریعت یا قانون ... [illegible]
فتاویٰ کا وجود خود ... اس خیال کی تائید کرتا ہے۔ غیر منقسم ہندوستان ... [illegible]
متعدد ... جج صاحبان بھی تھے جو برطانوی قانون سے ... [illegible]
... [illegible]
و بیشتر استفسار فرمایا کرتے تھے خصوصاً ... معاملات کے فیصلوں میں ... [illegible]

ہدایات مندمات تمام کس طرح [illegible] کرنے کے قابل ہیں ۔ قرآن کریم کی آیت مسلمانوں کو حکومت آسمانی اور دنیوی میں مشتمل [illegible] ہے ۔[1]

فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا في
انفسهم حرجا مما قضيت ويسلموا تسليما ۔

سو قسم ہے تیرے رب کی وہ مومن نہ ہوں گے یہاں تک کہ تجھ کو ہی منصف جانیں اس
جھگڑے میں جو ان میں اٹھے پھر نہ پاویں اپنے جی میں تنگی تیرے فیصلہ سے اور قبول
کریں خوشی سے ۔

(۲)

اور فتاوے کے [illegible] کیا [illegible] بیانات [illegible]
ہو تے ہیں [illegible] لسانی حیثیت سے فتاوے [illegible] اہمیت [illegible]
[illegible] مسائل [illegible] کی [illegible] زبان اردو کی وسعت [illegible]
[illegible] منطق کی کمال [illegible] کی آئینہ دار ہے ۔ علماء [illegible]
نے بڑی کامیابی کے ساتھ [illegible] فرماتے ہیں ۔ مگر ان [illegible]
حضرت مفتی [illegible] بالکل ممتاز نظر آتے ہیں [illegible]
وسعت نظر [illegible] بحیثیت [illegible] فتاوے [illegible]
امتیازی درجہ رکھتے ہیں

[illegible] فتاوے [illegible] موضوع [illegible] کے [illegible] ہوتا ہے جس سے [illegible]
مختلف مطبوعہ غیر مطبوعہ تصنیفات استفادہ کرتا ہے اس [illegible] ذریعہ سے ان کتابوں [illegible]
اور اخبارات کے متعلق بھی معلومات حاصل کر سکتے ہیں جو [illegible] یا تو معدوم ہو چکے
یا مفقود [illegible] اس طرح قاموس الکتب کی تدوین اور صحافتی ادب کی تاریخ میں فتووں سے مدد لی
جا سکتی ہے ۔

(۳)

فتاوے کو [illegible] لحاظ سے [illegible] صرف تحقیقی حالات اور
[illegible] تاریخی [illegible] ہوتا ہے [illegible]
[illegible] حاصل ہوتے ہیں [illegible] الفرق [illegible]

---

۱۔ سورۂ [illegible] آیت ۶۵

[illegible] کتب [illegible] کیا جا سکتا ہے۔ [illegible] ہیں [illegible]

④

[illegible] اہمیت [illegible] ہے۔ [illegible]

⑤

[illegible]

⑥

[illegible] قرآن کریم میں ارشاد ہے:

[illegible] حتیٰ یغیّروا ما بانفسہم۔

[illegible] قوم کی حالت [illegible] نہیں بدلتا [illegible]

[illegible] قوم کے [illegible] نفسیاتی تجزیہ ( [illegible] ) [illegible]

⑦

[illegible] اہمیت رکھتے ہیں [illegible] کسی قوم کے [illegible] احوال کی جزئیات پیش کرتے ہیں [illegible]

---

[illegible]

سوسائٹی پر بہت سی ہیں جو [illegible] سکتے ہیں کسی ملک یا کسی عہد کے سماجی معاملات، قومی ذہنیت اور اسی طرح کی تاریخی معلومات کو معلوم کرنے کا ایک بہت بڑا ماخذ کتب فتاویٰ ہیں۔ ان میں ایسی ایسی تفصیلیں ملتی ہیں کہ تاریخ کی عام کتابوں میں ان کا کوئی اشارہ تک نہیں ہوتا۔ اس ماخذ معلومات سے مورخوں نے اب تک کم ہی استفادہ کیا ہے۔

انسانی روح کی طرح قوم کی بھی ایک روح ہوتی ہے اور وہ اس کے مخصوص اخلاق و عوامل میں جلوہ گر ہوتی ہے۔ حقیقت اس قوم کے حرکات ترقی و تنزل کے محور یہی ہیں۔ جیسا کہ فلسفی ڈاکٹر [illegible] کے نزدیک صرف نظام اخلاق ہی ہر قسم کے تاریخی انقلابات پیدا کرتا ہے۔ جہاں جہاں [illegible] افراد قوم کے خیالات تغیرات کی صحت ان کے اخلاق و روحانیت کے اصلاح ہی کو [illegible] اس حقیقت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم فتاویٰ کی روشنی میں ملت مسلمہ کی ترقی و [illegible] کی داستان لکھ سکتے ہیں۔

فتاوے کے ذریعہ ہم کسی زمانے کے مسلمانوں کے رسم و رواج کے متعلق بھی بہت سی معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ وہ رسم و رواج جو حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ [illegible] فتاوے کی روشنی میں ہم تہذیبی و تمدنی معلومات بھی فراہم کر سکتے ہیں۔

(۸)

سوانحی مواد میں فن سوانح نگاری کے ماہرین نے فتاوے کا ذکر نہیں کیا ہے بلکہ حقیقت [illegible] کہ [illegible] کے [illegible] کی تدوین میں [illegible] سے زیادہ فتاوے [illegible] شخصیت اور ذہن کے مختلف گوشوں کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ صاحب [illegible] کی سوانح [illegible] مستور ہیں، [illegible] ذکر [illegible] اس خدمت میں اس خامی کو دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے ——— اگر [illegible] مرتب کیا جائے تو فتووں کے ذریعہ ایسے علماء کا پتا چل سکتا ہے جن کے ناموں سے بھی اب کوئی واقف نہ ہوگا، خصوصاً وہ علماء جنھوں نے فتاوے کے علاوہ کوئی علمی یادگار نہیں چھوڑی۔

(۹)

علاقائی اور مسلکی میدان میں [illegible] متوسط اور دور مابعد میں فتووں کی بڑی گرما گرمی نظر آتی ہے۔ [illegible] فرقوں نے [illegible] غیرت مذہبی یا [illegible] ردعمل کے طور پر ایک دوسرے کے خلاف [illegible] لکھے ہیں اور بسا اوقات اس قسم کے فتوے مرتبین کو تشفیہ کا سامان بھی بن گئے ہیں

ش [illegible] وحشت تری شہرت ہی سہی

موقع [illegible] کہ ان فتووں سے کسی خاص علاقے کے مسلمانوں کی نظریاتی کشمکش کی تاریخ مرتب کی جا سکتی

ہے وہ مختلف ذریعہ سے [illegible] کے [illegible] جزئیات [illegible] جا سکتی ہیں۔

(٢)

اسلامی اور غیر اسلامی ممالک میں علماء [illegible] مسئلہ [illegible] ایک اہم [illegible] بنا لیا گیا ہے [illegible] فتووں [illegible] دوسری طرف [illegible] خلاف [illegible] تھا [illegible] [illegible] قبول [illegible] [illegible] [illegible] ہے۔

(١)

[illegible] جدید میں فتویٰ [illegible] حیثیت [illegible] کر لی ہے۔ [illegible] مختلف ملکوں میں [illegible] مطالعہ کی ضرورت [illegible] فتووں [illegible] نظریہ [illegible] [illegible] اقتصادی [illegible] [illegible] ملازمت کے [illegible] [illegible] فتووں [illegible] یہ بات مزاحیہ معلوم ہوتی ہے مگر ایک حقیقت ہے —— دوسری [illegible] دولت و ثروت کے [illegible] صورت نظر آتی ہے حق [illegible] جیسی [illegible] چیزوں کو فروغ دینے کا آلہ بنا لیا گیا ہے فتووں میں اقتصادی [illegible] [illegible] کی تکمیل کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں جہاں جہاں کمپنیوں کے نمائندے [illegible] مفتیوں کے فتوے پیش کرتے نظر آتے ہیں۔

# آداب المفتی

(١)

دورِ حاضر میں مفتی کی حیثیت اس کے [illegible] ہے، جس کی ذمہ داری اور فتویٰ نویسی کی ماہیت و حقیقت پر صاحبِ فتاویٰ مظہری حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ نے ایک مختصر نوٹ تحریر فرمایا تھا جو کسی سوال کا جواب ہے اور آخری دور کی یادگار ہے۔ اس میں حضرت تحریر فرماتے ہیں:

فتویٰ دینا حقیقۃً مجتہد کا کام ہے اور وہ [illegible] اس زمانے میں مفقود ہے۔ اب علماء کا کام صرف مجتہدین کے اقوال کا نقل کر دینا ہے تو حقیقۃً فتویٰ دینا نہ ہوا۔ اب مفتی [illegible]

سب کو معتبر کتاب سے [illegible] کرکے جیسا اپنی رائے [illegible] عمل کرے۔ لیکن اب [illegible] [illegible] اپنی رائے کو دخل [illegible] ہرگز حق نہیں کہ [illegible] علما کا ہرگز فتوی قابل اعتبار نہیں ہوگا، عام لوگوں کو چاہیے کہ ایسے علماء [illegible] کے فتوے پر عمل کریں — ہر عالم فتوی دے سکتا ہے جب کہ [illegible] عمل کرے اور اپنی رائے کو دخل نہ دے [illegible] مفتی وہ ہو سکتا ہے [illegible] [illegible] جس کا معتقد ہو وہ اس کا مقلد ہے [illegible] [illegible] فتوی پوچھنا [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

[illegible]

[illegible]

(۴) مگر صاحبین کے قول پر [illegible] کے قول پر [illegible]
دیا جائے۔ (شامی)

(۵) امام ابو یوسف اور امام محمد کے قول پر فتویٰ دیا جائے [illegible]
قول امام صاحب [illegible] (شامی [illegible])

(۶) [illegible] اختلاف [illegible]

[illegible]

(۸) [illegible]

(۹) [illegible]

[illegible]

(۱۰) [illegible]

(۱۱) [illegible]

---

[1] شامی جلد [illegible] ص [illegible]

[2] [illegible] فتاویٰ [illegible] ص [illegible]

[3] شامی جلد [illegible] ص [illegible]

[4] [illegible] ص [illegible]

[5] [illegible] ص [illegible]

[6] فتاویٰ [illegible] جلد اول ص [illegible]

[illegible]

(۳)

پاکستان کے مشہور و معروف شخصیت جسٹس کیانی مرحوم نے معاشرہ کے صحت مند ارتقاء کے لیے بچوں کی حیثیت اور والدین کی ذمہ داریوں پر بڑے بصیرت افروز پیرائے میں روشنی ڈالی ہے جو انہیں مرحوم نے بچوں کے لئے کہی ہیں وہی مضمون پر بھی منطبق ہو سکتی ہیں۔ انہوں نے فرمایا:

سوسائٹی کے صحت مندانہ ارتقاء کے لئے ضروری ہے کہ ہم با اعتبار لوگ اس بات کے اہل ہوں کہ وہ بشر و [illegible] صورت منصفانہ ترتیب کر سکیں [illegible] فرض کی ادائیگی کے [illegible] منصف ہی موزوں ہو سکتے ہیں، شرط یہ ہے کہ منصف معتدل ہو، مخالفت سے مبرا ہو، غیر متوقع ہو، وہ [illegible] وقار و بے مدنی خیال سے ترجیح ہو۔ جیسے ہوں کسی کی دل آزاری مقصود نہ ہو [illegible] تنبیہ قدر کے مارے نہیں بلکہ اس کی معقولیت اور حقانیت سے متاثر ہو کر [illegible] قبول کر لیتے۔

اس میں شک نہیں کہ سوسائٹی کے ارتقاء کے لیے جن مخصوص صفات کا ذکر جسٹس کیانی مرحوم نے [illegible] انتظامیہ اسی وقت ممکن ہو سکتا ہے جب حق و انصاف مظلوم کی دسترس سے باہر نہ ہو [illegible] ملک اتنا قریب ہو کہ عام آدمی کو عدل کی جدوجہد میں دشواری نہ ہو سکے۔ اس سلسلے میں حق پرست [illegible] اخبار ہی ہیں وہ اتنا ہی فراموش ہیں [illegible] کے جتنے قریب ہیں۔ سوسائٹی کا کوئی ضابطہ [illegible] نہیں — ایک حقیقت اور یہ کہ عدلیہ کی طرف رجوع کرنا اب [illegible] کو انتظار پیہ بار ہوتا پڑتا ہے۔ اس کا بہت بڑا سبب [illegible] ہے۔ جس میں [illegible] پہنچ پاتا، نظام اقتصادی حصہ بن جاتا ہے لیکن اس کے برعکس جب عدلیہ [illegible] اپنے معاوضے کے فیصلوں کے ہدایات میں صحت مند [illegible] ذہن بن کر خوشحال معاشرے کی تشکیل کے لئے اسی ذہنیت کی ضرورت ہے جو آج کل ناپید ہوتی جا رہی ہے۔

دورِ گذشتہ میں بالخصوص مسلم حکومتوں میں تین چیزیں [illegible] تھیں: قلم، علم اور انصاف [illegible] یہی تینوں چیزیں نہایت گراں ہو گئی ہیں اور صحت مند معاشرے کی تشکیل میں یہ تینوں ہم کردار ادا کرتی ہیں۔ جس معاشرے کے استاد، طبیب اور [illegible] اس معاشرے میں [illegible] کہ عوام [illegible] کے حق سے [illegible] صحت مند معاشرے کی تشکیل ہو سکتی ہے اور [illegible] ایک [illegible] نظر آتا ہے۔

[illegible] ۲۶ نومبر ۱۹۶۶ء [illegible]

بیشتر ان کے ساتھ خلوص [illegible] ہوتا ہے

(۴)

[illegible] کے ساتھ [illegible] ان میں [illegible]
[illegible]

ابھر کر [illegible]

[illegible]

(۵)

[illegible]

تھا

[illegible] رسالہ [illegible] ... لیکن [illegible]

[illegible] کھول لیا مگر [illegible]

... تھا لیکن [illegible] تھا [illegible] گیا۔

راقم الحروف حضرت مولانا [illegible] کے نام و کمرہ سوال کرتا ہے کہ احباب کو سلام بھی عرض کرتا ہوں
کے طلب پر حضرت نے فرمایا کہ مسلمانوں کی امانت میرے سپرد کیا کرو، اگر سلام پہنچا دوں تو امانت
معلوم ہے آپ نے ——— ان واقعات سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ ان حضرات کے نزدیک بات و امانت
اپنے معنی کے اعتبار سے کتنی وسعت رکھتے ہیں۔

([illegible])

[illegible]

([illegible])

[illegible]

بلا وجہ خلاف ہو جائیں گے تو ان کا شمار ان کے مخالفین میں کیا جاؤں گا اور اس صورت میں اگر مولیٰ تعالیٰ نفس کی شرارت سے محفوظ نہ رکھے تو جذبۂ انتقام کی خواہش یہ ہوگی کہ یہ بھی بجائے اس آگ کے بجھانے کے اور اس کو ہوا دوں۔ لیکن الحمد للہ حق سبحانہ نے مخالف کی طرف حق دیکھتے ہوئے کبھی اس کی حمایت سے دریغ نہیں کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کے قلب میں میری محبت راسخ ہو گئی۔ اسی طرح اپنے دوست کی طرف سے باطل دیکھتے ہوئے کبھی اس کی حمایت نہ کی اگرچہ وہ اس کی وجہ سے دشمن ہو گیا لیکن مجھے نہ اس کی دوستی کی کچھ پروا رہی نہ اس کی دشمنی کا کچھ خوف۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

(دار الافتاء دہلی کا قرآنی فیصلہ، مطبوعہ دہلی ۱۳۶۹ھ، ۱۹۰ ص ۲۰)

(۸)

حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ نے اظہار حق میں کبھی پس و پیش نہ فرمایا، اور جس عالم نے اظہار حق میں اپنی وجاہت کی پرواہ نہ کی اس کی تعریف فرمائی اور مسلمانوں کو خطاب کر کے فرمایا کہ وہ اس قسم کے متقی علماء کے مل جانے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کریں۔ چنانچہ اظہار حق پر استقامت کے سلسلے میں ایسے فرماتے ہیں:۔

ان اللہ کے بندوں سے اگر یہ خیال کیا ہے کہ ایسی حرکات سے مجھے ان مجلسوں سے روک دیں گے تو یہ خیال ان کا غلط ہے۔ (فتویٰ رویت ہلال، مطبوعہ دہلی ۱۳۴۹ھ)

علاوہ ازیں۔ مقدمہ رویت ہلال کے سلسلے میں ایک سوال آیا جس میں تحریر تھا کہ جامع مسجد متھرا کے امام صاحب نے عید میں شہادتوں کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ عوام الناس اور متولیان مسجد نے اصرار کیا مگر پھر بھی وہ بحمد اللہ فیصلے پر مستقیم رہے۔ اس فتوے کے جواب میں حضرت ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں:۔

مسلمانوں کو اپنے مولیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ ان کا ایک متقی اور فاضل امام ہے ورنہ اس زمانے میں تو بہت سی انقلاب نے اپنے لپیٹے میں مذہب کو بھی نہیں چھوڑا، اس کے مسائل میں انقلاب رونما ہونے لگا ——— اور بڑا عجیب انقلاب یہ ہے کہ پہلے عالم عوام کو حکم دیتے تھے، اب عوام عالم کو حکم دینے کی جرات کرتے ہیں ؎

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

حضرت مفتی اعظم پاکستان کی ان حق پسندی و حق گوئی کو دیکھتے ہوئے مفتی آستانہ دہلی حضرت مولانا ... احمد قادری ... تحریر فرماتے ہیں:۔

دنیا نے صدہا رنگ بدلے، ارباب فضل و کمال اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں، حضرت مفتی اعظم ... امامت، نشست کے جواب ... سے بالاتر ہے۔ حضرت کے صحیفۂ حیات میں حق گوئی

کا باب نہایت ہی روشن ہے۔

(دارالافتاء دہلی کا قرآنی فیصلہ، مطبوعہ دہلی [illegible] ص ۵)

(۹)

جب مفتی اپنی حق شناسی اور حق پسندی میں مخلص ہوتا ہے تو اس سے فیصلہ [illegible] کسی کی طرف سے اگر کوئی معقول تنقید ہوتی ہے یا بعد میں وہ خود اپنی غلطی پر آگاہ ہو جاتا ہے تو وہ اپنے فیصلوں کی صحت پر اصرار نہیں کرتا بلکہ پہلی فرصت میں رجوع کر لیتا ہے۔ اس سے [illegible] وسعت ذہنی اور حق پسندی کا پتا چلتا ہے

فتویٰ دینا ہمیشہ آسان نہیں ہوتا، [illegible] پیچیدہ سوال کی صورت پر [illegible] سے سرنگوں ہو جانا چاہیے فاضل سے فاضل شخص بھی شش و پنج میں پڑ جاتا ہے۔ بیشک کوئی [illegible] پھر رائے بدل بھی دیا کرتا ہے۔ حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) نے بصرہ کے گورنر حضرت ابو موسیٰ [illegible] (رضی اللہ عنہ) کو آداب قضاء پر جو ہدایت نامہ بھیجا تھا وہ محفوظ ہے اور اس میں انہوں نے [illegible] دیا ہے کہ کوئی فیصلہ کر لینے کے بعد اگر معلوم ہو کہ اس میں ناانصافی ہوئی ہے تو فیصلہ [illegible]

"حق کی طرف رجوع کرنا بہتر ہے، باطل پر برقرار رہنے سے"

چنانچہ اسی وجہ سے حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت امام ابو یوسف [illegible]

"میری باتیں سن کر ضبط تحریر میں نہ لے آیا کرو کیوں کہ میری آج ایک رائے ہوتی ہے کل اس سے رجوع کر لیتا ہوں، کل ایک رائے قائم کرتا ہوں اور پھر اس سے رجوع کر لیتا ہوں"[1]

ایک مرتبہ آپ نے یہ بھی فرمایا:

"اگر کوئی شخص اس سے بہتر رائے پیش کرتا ہے تو پھر وہ رائے اولیٰ اور اقرب الی الصواب ہے"[2]

ایسے حق پسند علما بھی تھے کہ اگر ان کی [illegible] کا فیصلہ ہو یا کسی مسئلے میں ان کی غلطی نکال دیں تو فوراً رجوع کر لیتے۔ چنانچہ حنفی فقہ کے ایک ممتاز ترین فرد کاسانی گزرے ہیں جو صاحب تصنیف بزرگ ہیں ان کی کتاب بدائع الصنائع سات جلدوں میں نفیس ترین کتابوں میں سے ہے۔ ان کی ذہانت دیکھ کر ان کے استاد فقیہ علاء الدین السمرقندی نے اپنی بیٹی فاطمہ ان کو بیاہ دی۔ یہ فاطمہ بڑی فقیہ تھیں مورخ [illegible] لکھتے ہیں کہ بارہا اپنے شوہر کاسانی کے فیصلوں کو کاٹ دیتی تھیں کہ اس میں فلاں غلطی ہے اور حق پسند شوہر اسے تسلیم بھی کر لیتے تھے"۔

---

[1] [illegible] امام ابو حنیفہ: [illegible] ص [illegible] تاریخ بغداد جلد [illegible]

[2] ایضاً، تاریخ بغداد، جلد ۱۳، ص ۳۵۲

[illegible] صاحب فتاوی [illegible] حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کو لکھتے ہیں [illegible] آپ کے [illegible]

[illegible] آپ کے اخلاص [illegible]

[illegible]

[illegible] صاحب کے نام اپنے

[illegible] مکتوب میں یہ بیان فرمایا:

[illegible]

[illegible]

(۱۱)

[illegible] صداقت [illegible]

[illegible]

(۱۲)

[illegible] صداقت [illegible] فرق [illegible] کی وجہ سے خود

صداقت میں فرق آجاتا [illegible] صداقت کے بیان کرنے میں ایک ایسا طریقہ اختیار کیا جاتا

ہے [illegible] فی الواقع ہو جاتا ہے لیکن [illegible] بیان ہوتا ہے اس

---

له [illegible]

ع [illegible]

یہ ایک ایسی کراہیت مستتر ہوتی ہے کہ سننے والے لوگ ایک گھبراہٹ میں پڑ جاتے ہیں اور بجائے ایک عقیدہ شرک کے حق تا برا اثر پڑتا ہے مگر ایسے بیان سے نفس صداقت میں فرق نہیں آتا مگر ایک بے پرواہی اس کا بیان کیا جاتا ہے کہ اس بیان صداقت سے ایک دور نہانی یا کراہیت پیدا ہو جاتی ہے اس سلسلے میں تقویۃ الایمان کو مثالاً پیش کیا جا سکتا ہے جس کے درشت لہجے نے ملت اسلامیہ پر کوئی اچھا اثر مرتب نہیں کیا

توحید سے بڑھ کر اور کونسی صداقت ہوگی مگر دعوت توحید کے لئے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا۔

ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ

اس نرم خوئی اور صاف دلی کا تعلق فطرت بشریہ سے ہے اسی لئے فرمایا۔

ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک

گر یہی صداقت اگر ترش روئی اور تنگ دلی سے کی جاتی تو صداقت [illegible] اور بجائے فائدہ مند ہونے کے الٹے مضر ہوتے۔

جیسے جیسے ہم صداقت کے پہلو سوچتے جاتے ہیں صداقت کے [illegible] ہے۔ توحید ایک ایسی صداقت ہے جو عبادت کی ہے بار بار پیش کی جاتی ہے [illegible] کے تقاضوں کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہے [illegible] ستھرا پن اور صداقت کے پیرایوں کو بھی دخل ہے۔

شاعری میں اس حقیقت آشکار ہوگئی جب اس کو سلیقے سے پیش کیا [illegible] وہ سخت حقیقت واضح ہو جاتی ہے [illegible] وقت میں قیامت کی کشش پیدا کر دیتی ہے

قرآن کریم نے جہاں یہ فرمایا ہے خلق الانسان علمہ البیان تو اس [illegible] طرف اشارہ ہے [illegible] الاحسن [illegible] واقف ہو

[illegible]

(۱۳)

اظہار صداقت کا سب سے کٹھن مرحلہ وہ ہوتا ہے جب کسی [illegible] سے یا کسی مخالف سے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱ [illegible]

ب [illegible]

ج [illegible]

غرض اس قسم [illegible]

[illegible]

جس سے اظہار صداقت کی زیبائی [illegible]

(۱۴)

اگر [illegible] حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کے فتاوے کا جائزہ لیا جائے تو [illegible]

معلوم ہوگا کہ آپ نے [illegible]

مثالیں پیش کرتے ہیں۔

(۱) [illegible]

[illegible]

ہیں:-

[illegible] حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کی حیات طیبہ کے ہر پہلو کے ساتھ ساتھ غیرت [illegible] پر بھی [illegible]
[illegible] ۔ آج بیس سال [illegible] نوابین کے دربار میں حاضری اور ان سے [illegible]
[illegible] سمجھتے ہیں مگر حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کا یہ حال تھا کہ جب [illegible] آئے وہ لوگ [illegible]
[illegible] گفتگو کرنے حضرت کو [illegible] فرمایا تو آپ نے [illegible]
"ضرورت ان کو ہے ، انہیں کو آنا چاہئے"

اس واقعہ کو [illegible] معروف [illegible] رسالہ [illegible] ۱۹۸۲ء [illegible]
رسالہ [illegible] میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے

[illegible] کے [illegible] ذکر کرتے ہوئے [illegible] صاحب نے بھی فرمایا [illegible]
[illegible] مجلس [illegible] کے ممبر تھے [illegible] یاقت علی خان [illegible] تھے [illegible]
حضرت [illegible] کے ساتھ خاموش بیٹھے رہتے [illegible]
[illegible] ہوتی [illegible]
ساتھ [illegible] فرماتے ۔

(۱۲)

[illegible] کے ساتھ ساتھ [illegible] کے لئے [illegible]
[illegible] ان حالات سے [illegible] سے پہلے [illegible]
وحقیقت [illegible] فضیلت ہے [illegible]
[illegible] ہے ۔
[illegible] کے بارے میں [illegible] حضرت [illegible]
[illegible] ہوتے [illegible] مگر حضرت [illegible] فوٹو کی اس قید کی وجہ سے [illegible]
[illegible] انتقال [illegible]
[illegible] استفسار کے جواب میں تحریر فرمایا ہے ۔

[illegible] فوٹو کی قید [illegible] سال [illegible] بچوں کی شادیاں [illegible]
[illegible] انتقال [illegible]
[illegible] حکومت [illegible]
[illegible] انتقال [illegible] تبدیل [illegible]
[illegible]

[illegible] ۱۹۶۱ء

[illegible]

فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

[illegible]

# فتاویٰ مظہریہ

جلد اوّل

شیخ [illegible] مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ [illegible]

مرتبہ:

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ادارہ مسعودیہ [illegible] ناظم آباد [illegible]
[illegible] پاکستان [illegible]

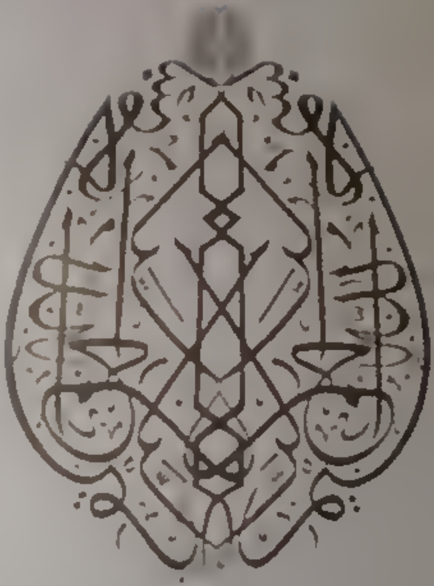

# پہلا باب

١

# عبادات

# سمتِ قبلہ

نمبر ۱

| | | | |
|---|---|---|---|
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | | |
| [illegible] | [illegible] | | |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

[illegible]

[illegible]

[illegible]

---

[illegible]

[illegible]

# اوقات

[illegible]

## الجواب وهو الموفق للصواب

[illegible]

[illegible]

[illegible] اختلاف سے قبل یا اول وقت [illegible] نہیں ہے [illegible] جماعت ہو [illegible]
[illegible] بموجب فرمان [illegible]
الصلاۃ [illegible] الصلاۃ [illegible]
[illegible] وقت [illegible]
[illegible]
[illegible] مسلم [illegible] روایت [illegible]

قال مكثنا ذات ليلة ننتظر رسول الله صلى الله عليه وسلم لصلاة العشاء
الآخرة فخرج الينا حين ذهب ثلث الليل او بعده فلا ندري اشيء شغله
في اهله او غير ذلك فقال حين خرج انكم لتنتظرون صلاة ما ينتظرها
اهل دين غيركم ولولا ان يثقل على امتي لصليت بهم هذه الساعة
ثم امر المؤذن فاقام الصلاة وصلى ۔

اس روایت سے [illegible]
[illegible] نمازیوں کو [illegible]
[illegible] کی روایت میں ہے

[illegible] ضعيف [illegible] الصلاة [illegible]
[illegible]

[illegible] وقت [illegible]
[illegible]
[illegible] مذہب [illegible]
[illegible] ۔ فقط واللہ اعلم بالصواب

حررہ محمد کفایت اللہ غفرلہ
امام مسجد [illegible] دہلی

[illegible] فتویٰ [illegible]
[illegible] نمبر ۳ ، [illegible]
[illegible]
[illegible] !

## الجواب

① [illegible]

② [illegible]

[illegible]

① [illegible]

مستفتی

[illegible]

## الجواب

صبح صادق [illegible]

[illegible] حتی تزول الشمس [illegible]

تعالیٰ اعلم

[illegible]

# اذان

① [illegible]

② اگر امام مقررہ وقت سے پہلے کسی سبب سے جلد وقت ہو گیا ہے مؤذن کو اشارہ کرے یا اذان [illegible] ہو گئی لیکن امام جو برقت ہو گئی تو [illegible] بعد میں جب خطبہ کے لئے منبر پر بیٹھا تو دوبارہ اذان دلوائی گئی۔ [illegible] تو کوئی قباحت نہیں؟

③ گھڑیوں اور گھنٹوں میں دو چار منٹ کے فرق ہموار رہتے ہیں۔ [illegible] اگر جمعہ میں یہ صورت [illegible] خطبہ کی اذان مقررہ وقت سے چار یا پانچ منٹ [illegible] ہو جائیں تو انکا کی ذمہ داری کا خیال کرتے ہوئے [illegible] مقررہ امام کو اطلاع دیئے ہوئے اذان دلوا دی [illegible] بینوا توجروا

[illegible]

## الجواب

① جب امام منبر پر بیٹھے۔
② نہیں کوئی قباحت نہیں۔
③ مؤذن کو ایسا [illegible] جب [illegible] وقت [illegible] کی [illegible] اذان کے وقت [illegible] نہیں گھنٹوں [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] نمبر ۶ [illegible]

## الجواب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حوصا فر ... شمس ...

[illegible]

اکی ... شمس ... وقت غروب

شمس ۔

... منبر ... منبر ... لبنۃ ... بیان فرمائے ہیں جو ... مراقی الفلاح ... ہے ۔

والمراد بهذا النداء الاذان عند قعود الامام على المنبر للخطبة لانه لم یکن في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم نداء سواه ... فيه

اور تفسیر کبیر میں ہے :

وقوله تعالى اذا نودی يعني النداء اذا جلس الامام على المنبر ... للخطبة وهو قول مقاتل انتهى

... میں ہے :

و ... المراد بهذا النداء الاذان عند قعود الامام ... على المنبر ... کی

... المعانی میں ہے :

والمعتبر في تعلق الاحكام الاذان الاول في الاصح عندنا لان حصول الاعلام به لا الاذان بين يدي المنبر وقد كان لرسول الله صلى الله عليه وسلم مؤذن واحد فكان اذا جلس على المنبر اذن على باب المسجد حتى

[illegible] جس اذان کو بین یدی المنبر کہا ہے یہی بتاتا ہے کہ یہ وہ اذان ہوتی ہے جو امام کے منبر پر بیٹھنے کے وقت مسجد کے دروازے پر دی جاتی تھی۔ پس ہدایہ نے اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا صعد المنبر اذن علی المنبر [illegible] قائمہ خطیب [illegible] حدیث میں بین یدی رسول اللہ [illegible] حدیث کو بین یدی المنبر [illegible] بین یدی المنبر [illegible] حدیث [illegible] بین یدی [illegible] مسجد [illegible] خطیب کے منبر پر بیٹھنے کے وقت جو [illegible] بین یدی المنبر [illegible] حدیث [illegible] علی الباب [illegible] بین یدی [illegible] [illegible] ہیں لیکن ان [illegible] سے تعرض کرتے جس میں کسی اشتباہ کو شائبہ بھی نہ ہوتا۔ [illegible] غالباً ایسے لوگ پیدا ہو گئے تھے [illegible] سے تعرض فرمایا [illegible] موجب اشتباہ تھا یہ فرماتے ہیں۔

الاذان الذي [illegible] الاول الذي ثبت [illegible] النداء الثاني الذي يتصل بقراءة الخطبة. انتهى

[illegible] بین یدی [illegible] ہیں۔ [illegible] سامنے ہو یا نہ ہو [illegible] میں موجود ہو یا نہ ہو [illegible] سامنے ہو تو یہ ضروری نہیں کہ وہ بالکل مستقیم سامنے اور اس سے نزدیک ہو جیسا کہ مولوی [illegible] صاحب کا بیان ہے۔ [illegible] کیا [illegible] آیات [illegible] کے معنی کیا ہوں گے؟

هو الذي يرسل الرياح بشرا بين يدي رحمته

اور

ان هو الا نذير لكم بين يدي عذاب شديد

اور

يا ايها الذين آمنوا لا تقدموا بين يدي الله ورسوله

[illegible]

تفسیر سراج المنیر میں ہے :

بعلمه ... [illegible] اي يعلم اي الخلق من امر الدنيا ... [illegible]
الآخرة قال مجاهد ...

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وفيه ان يؤذن على المأذنة او خارج المسجد ولا يؤذن في المسجد
كذا في فتاوى قاضي خان والسنة ان يؤذن في موضع عال يكون
اسمع لجيرانه انتهى

[illegible] میں لکھ چکا ہوں صاف تحریر ہے کہ مسجد کے [illegible] شاہجہان کا اسم [illegible] جامع مسجد [illegible] تذکرہ کیا تھا ... بہت بڑا انجنیر تھا [illegible] جامع مسجد کے [illegible] کو دیکھ کر [illegible] کہا :-

ہم تو یہ خیال کرتے تھے کہ فن انجنیری کی تکمیل اسی زمانے میں ہوئی ہے لیکن عمارت کو دیکھ کر معلوم ہوا کہ شاہجہان کے زمانے میں بھی ایسے انجنیر موجود تھے جن پر [illegible] کو کوئی فوقیت نہیں ہو سکتی۔ [illegible] اس عمارت میں کسی مقام پر بھی حرف زدن کی گنجائش نہیں دیکھی لیکن اس [illegible] عمارت کی خوبصورتی کو دوبالا کر رکھا ہے۔ [illegible] کہ یہ [illegible] اس زمانے [illegible]

[illegible] زمانے میں [illegible] کہا یہ موذن [illegible] [illegible] ۔

شاہجہاں [illegible] [illegible] مؤذن کا مقام ہے زمانے میں کہ [illegible] ہوئی لیکن جب [illegible] کیا اور اس [illegible] تو میرے [illegible] معلوم ہوا کہ [illegible] ہے:

میں کہتا ہوں کہ اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ شاہجہاں کے وقت تک [illegible] ہوتی تھی یہ کہنا کہ صحابہ کرام کے زمانے سے آج تک [illegible] منبر کے سامنے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وإذا صعد الإمام المنبر وجلس أذن المؤذنون بين يديه [illegible] جرى التوارث۔ انتهى

وقال في العناية :-

ذكر المؤذنين بلفظ الجمع [illegible] العادة فإن المتوارث في أذان الجمعة اجتماع المؤذنين لتبلغ أصواتهم إلى أطراف المصر الجامع۔ انتهى

تحریر المختار فی الرد المختار میں ہے :-

وقد منا في باب الأذان [illegible]

بین یدی الخطیب متصلة بدلالة شافیة - انتہی

ان روایات سے صاف یہ ثابت ہے کہ اذان ثانی سے یہ بھی مقصود ہوتا ہے کہ غائبین کو بھی اطلاع ہو جائے وہاں یہ بھی ثابت ہے کہ بین یدیہ علی المنبر سے علی الباب مراد ہے کہ غائبین عن المسجد کو اذان کی آواز کا پہنچنا اسی صورت میں متصور ہے اور یہ بھی ثابت ہے کہ مؤذن کا خط مستقیم امام کی طرف کی مسجد میں ہونا ضروری نہیں کہ مقامات مذکورین کے سامنے ہونے کے باوجود یہ شئے کیسے متصور ہو سکتی ہے اور یہاں سے جو یمیناً وشمالاً خط مستقیم دیوار سے بیچ فرض کی جائے ان خطوں کے درمیان جہاں بھی مؤذن قرار پکڑے بین یدی الامام ہے لا یخاف ... بعض فقہاء میں اس کی تصریح نظر سے گزری جو اس وقت مستحضر نہیں ہے اس کے سوا فقہا کا داخل مسجد اذان دینے کو منع کرنا اور اس کو خارج مسجد دینے کا حکم کرنا بھی اسی امر کے مقتضی ہے کہ اذان کا مقصود غائبین و حاضرین عن المسجد کو اطلاع کرنا ہے جیسا کہ عالمگیری میں ہے:

وینبغی ان یؤذن علی المأذنة او خارج المسجد ولا یؤذن فی المسجد
کذا فی فتاوی قاضی خان والسنة ان یؤذن فی موضع عال یکون اسمع لجیرانه
کذا فی البحر - انتہی

و نیز متعدد کتب فقہ میں اس کی تصریح ہے کہ اذان دو ایسے مقام پر دی جائے کہ مسجد جو ... پاس کے لوگ اس کو سن لیں لیکن ... یہ دیکھا جاتا ہے کہ امام سے دو تین ہاتھ آگے کھڑا ہو کر اور وہ بھی پست آواز سے جو یقیناً منشاء فقہ کے خلاف ہے اس لئے جو لوگ اس کو منع کرتے ہیں وہ حق پر ہیں اور جو لوگ فرش مسجد کو خارج مسجد کہتے ہیں ... اذان دینے کو خارج مسجد اذان دینا بتلاتے ہیں وہ بھی غلطی پر ہیں ... فرش مسجد خارج مسجد کے حکم میں ہے - فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد ... امام
مسجد جامع فتحپوری دہلی

(سوال نمبر ۵) (۱) بعض مساجد میں آج کل ماہ رمضان المبارک میں وقت سحر ختم ہونے کے ایک ہی منٹ بعد اذان ہو جاتی ہے اور وقت ... منٹ بعد نماز ہو جاتی ہے ... وقت ... اذان فجر میں کچھ وقفہ نہ ہو کر نماز ادا کرنا درست ہے۔

(۲) طلوع آفتاب سے قبل نماز فجر ادا کرنے کے بعد بعض لوگ سو جاتے ہیں اس وقت سونا درست ہے یا نہیں۔

الجواب

وقت صبح صادق ہونے کے بعد ہو ... وقت اذان دینا درست ہے اور اس کے ... منٹ بعد نماز پڑھنا ... رمضان المبارک میں نماز ... بعد ... نماز ... قضا کر دیں

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد کفایت [illegible]

[illegible]

(سوال نمبر ۸) [illegible]
[illegible] جائز ہے یا نہیں ؟

[illegible]

الجواب

[illegible]

[illegible]

# اقامت

(سوال نمبر ۹) [illegible]
[illegible]
[illegible] درست ہے [illegible] مطلع فرمائیں ۔

مستفتی

[illegible]

## الجواب

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] سے روایت ہے کہ :

ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] قد [illegible]

ان یکبر فرأی رجلا بادیا صدره من الصف فقال عباد الله لتسون صفوفکم او لیخالفن الله بین وجوهکم۔ رواه مسلم

یعنی حضور ہماری صفیں تیر کی طرح سیدھی فرماتے تھے یہاں تک کہ خیال فرمایا کہ ہم سمجھ گئے پھر ایک روز تشریف لائے تو قریب تھا کہ تکبیر کہیں کہ ایک شخص کا صف سے سینہ باہر نکلا ہوا ملاحظہ کیا تو فرمایا کہ اللہ کے بندو اپنی صفیں برابر کرو ورنہ تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ اختلاف ڈال دے گا۔

لیخالفن اللہ ——— محشی لکھتے ہیں:-

ای یحول صورها ... علی صورة بعض الحیوانات کالحمار مثلا والمراد بالوجوه الذوات او وجوه قلوبکم ای ........... وفیه شناعة ... والتوضیح ای والله لابد من احدهما الامرین ...
وان الله تعالیٰ یخالف بین وجوهکم۔

ان سب احادیث اس باب میں وارد ہیں جن کا مطلب پوشیدہ نہیں کم از کم اس کے سنت مؤکدہ ہونے پر دال ہیں۔ برخلاف اس کے حی علی الفلاح کے اوپر کھڑے ہونے کے متعلق کوئی حدیث بھی میری نظر سے نہیں گذری بلکہ بعض احادیث اس کے مخالف بادی النظر میں معلوم ہوتی ہیں۔ مثلاً جب تم نماز کے لئے ... حضور ہماری صفوف برابر کرتے تھے جب برابر ہو جاتی تھیں تب تکبیر فرماتے تھے ——— اور روایت ہے ... صف کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک جاتے اور ہمارے مونڈھے یا سینے پر ہاتھ پھیرتے۔

الحاصل ہمارے تینوں ائمہ نے حی علی الفلاح تک نزدیک کھڑے ہونے کو ... سے صفیں سیدھی ہو جاتی ہیں تو اسی وقت کھڑا ہونا چاہیئے اور سیدھی نہ ہوتی ہوں تو اول ہی ... چاہیئے کہ صفوں کے سیدھے نہ ہونے میں کراہت ہے اور حی علی الفلاح پر کھڑے ہونے میں کراہت نہیں ہے اور یہ بہتر ہے کہ امام یا ... اس مستحب کے ترک کا بھی مرتکب ہو لیکن جہاں یہ سوچتے ہوں کہ فوراً ہی صفیں سیدھی کر لیتے ہیں ... وہاں یہی صورت متعین ہوتی چاہیئے کہ حی علی الفلاح پر ائمہ حنفیہ کھڑے ہوں۔

یہ مسئلہ جو جامعہ میں ہو رہا ہے ضعف کی وجہ سے اور کتابیں سب جدا ہیں اس لئے اس سے زیادہ تحقیق نہیں کر سکا۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم

محمد منظم اللہ ... (مہر)
مسجد جامع فتحپوری دہلی

# امامت

(سوال نمبر ۱) (۱) فاسق کے پیچھے نماز باجماعت فرض و تراویح مقتدی کی جماعت سنت یا بدعت ہوتی یا نہیں ہوتی ہے تو کس درجہ میں۔ (۲) امام غیر مقلد اور شخص متعصب ہے منکر اس کے پیچھے حنفی مقتدی کی نماز ہوگی یا نہیں، ہوگی تو کس درجہ میں۔ (۳) امام جس کو مقتدی اچھا نہ جانتے ہوں یا امام اگر پڑھا ہوا شخص الامین تعصب کرکے دونوں صفتیں ہیں۔ ہوئی یا نہیں جواب قرآن پاک اور حدیث نبوی سے تحریر فرمائیے۔ بینوا توجروا۔

## الجواب: وهو الموفق للصواب

(۱) فاسق معلن کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے خواہ فرض ہوں یا تراویح۔ ایسے شخص کو ہرگز امام بنانا جائز نہیں ہے۔ امامت ہر امام کی عظمت ہے جبکہ ایسا شخص مستحق اہانت ہے۔ اگر سہواً یا غلطی سے کوئی شخص فاسق کے پیچھے نماز پڑھ لے تو اس پر واجب ہے کہ اس نماز کا اعادہ کرے۔ اگرچہ نماز کا وقت جاتا رہے۔ لقوله تعالى لا تقعد بعد الذكرى مع القوم الظالمين یعنی یاد آنے کے بعد ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھو۔ ولقوله عليه السلام ولا يؤمن فاجر مؤمنا اخرجه ابن ماجه، یعنی فاسق ہرگز امامت کرے کسی مومن کی۔ اور شامی حاشیہ درمختار میں ہے اما الفاسق فقد عللوا كراهة تقديمه بانه لا يهتم لامر دينه وبان في تقديمه للامامة تعظيمه وقد وجب عليهم اهانته شرعا۔ یعنی فاسق کے آگے کرنے میں جو کراہت ہے اس کی فقہاء نے ایک تو علت بیان فرمائی ہے کہ وہ اپنے دینی امور میں کوشش نہیں کرتا (یا پرواہ نہیں کرتا ہے) دوسری یہ علت بیان فرمائی کہ امامت کے لئے اس کو آگے کرنے میں اس کی تعظیم ہے حالانکہ مسلمانوں پر شرعاً اس کی اہانت واجب ہے۔ علامہ محقق حلبی غنیہ میں فرماتے ہیں لو قدموا فاسقا يأثمون بناء على ان كراهة تقديمه كراهة تحريم. انتهى. یعنی اگر مسلمان کسی فاسق کو امامت کے لئے آگے کریں گے تو گنہگار ہوں گے۔ اس لئے کہ اس کا مقدم کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ درمختار میں ہے كل صلوة اديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها. انتهى. یعنی جو نماز کراہت تحریمی کے ساتھ ادا کی جائے اس کا لوٹانا واجب ہے بلکہ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور ایک روایت میں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ان کے پیچھے سرے سے نماز ہی نہیں ہوتی۔ غنیہ میں ہے لم تجز الصلوة خلفه اصلا عند مالك ورواية عن احمد. انتہی۔ پس مسلمانوں پر لازم ہے کہ ہرگز ہرگز وہ کسی فاسق معلن کو امام نہ بنائیں اور جہاں ایسا امام ہو اور اس کے علیحدہ کرنے پر قادر نہ ہوں وہاں نماز نہ پڑھیں۔ فقط

(۲) غیر مقلدین کے پیچھے بھی نماز مکروہ تحریمی ہے کیونکہ یہ مبتدعہ فرقوں میں سے ایک فرقہ ہے جو اہل سنت والجماعت

[illegible] یہ مسئلہ [illegible] مذہب [illegible]
[illegible] اہل سنت والجماعت ایک زمانہ سے [illegible]
[illegible] علامت ہے فرقہ ناجیہ کی پہچان کی جس سے [illegible]
[illegible] اہلسنت نعمان کی [illegible]
[illegible] فرقوں کی پیروی کرنا
[illegible] جماعت سے علیحدہ ہوا [illegible] دوزخ میں۔ جیسا کہ ابن عمر رضی
[illegible] السواد الاعظم فمن شذ شذ فی النار
[illegible] فرمایا [illegible] ان اللہ لا یجمع امتی
[illegible] علی ضلالۃ [illegible] ید اللہ علی الجماعۃ ومن شذ شذ فی النار
[illegible] روایت ہے کہ فرمایا حضور اکرم ﷺ [illegible]
[illegible] علی ثلث وسبعین فرقۃ ثنتان وسبعون فی النار [illegible] فی الجنۃ
وھی الجماعۃ اخرجہ ابو داؤد واحمد کذا فی التیسیر والمشکوۃ بیشک یہ امت [illegible]
[illegible] فرقے ہو جائیں گے [illegible] ایک جنت میں اور وہ فرقہ جنتی
[illegible] اہل سنت والجماعت ہے

[illegible] قال اللہ تعالی ومن
یتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا [illegible]
[illegible]
[illegible] الاجماع حجۃ [illegible] فمن خالفہما کما لا یجوز مخالفۃ الکتاب والسنۃ
[illegible] اجماع حجت ہے جس طرح کتاب اللہ وسنت رسول اللہ کی مخالفت
[illegible] نہیں۔

[illegible] علامہ طحطاوی حاشیہ درمختار میں لکھتے ہیں:-

[illegible] العلم والسواد الاعظم فقد شذ فیما یدخلہ
[illegible] باتباع الفرقۃ الناجیۃ المسماۃ باہل السنۃ
[illegible] اللہ [illegible] حفظہ [illegible] فی موافقتھم وخذلانہ
[illegible] الطائفۃ الناجیۃ قد اجتمعت الیوم فی مذاہب
[illegible] الشافعیون والحنبلیون رحمہم اللہ

ولئے ہیں علماء نے تو خود اہل سنت کے اندر کلام کیا ہے کہ حنفی مذہب شافعی کی اقتدا نہیں کر سکتا جو مذہب حنفی کی
رعایت نہیں کرتا۔ چنانچہ عالمگیری میں ہے الاقتداء بشافعی المذہب انما یصح اذا کان الامام
یتحامی مواضع الخلاف ولا یکون متعصبا انتہی یعنی شافعی المذہب امام کی اقتدا جب ہی صحیح
ہے جب وہ مواضع خلاف میں بچتا ہو اور متعصب بھی نہ ہو۔ قاضی خان میں ہے قالوا لا باس به اذا لم یکن
متعصبا۔ انتہی یعنی علماء نے فرمایا کہ شافعی المذہب کے پیچھے نماز پڑھنے میں مضائقہ نہیں جبکہ وہ متعصب نہ ہو
پس جب علماء مذہب حنفی کی رعایت نہ کرنے والے اور متعصب شافعی کے پیچھے نماز جائز نہیں سمجھتے تو غیر مقلدین
کے پیچھے نماز کی اجازت کیوں کر دی جا سکتی ہے کہ ان کا تعصب تو حد سے گزر چکا۔ الحاصل اہل سنت کو چاہیئے کہ
ان کی ہمسائی تو درکنار ان کے ساتھ مخالطت و مجالست سے بھی پرہیز کرتے رہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کا ارشاد ہے مثل جلیس السوء کمثل صاحب الکیر ان لم یصبك من سوادہ اصابك من
دخانه (رواہ ابو داود) یعنی برے صاحب کی مثال لوہار کی سی ہے کہ اگر اس کی بھٹی سے تیرے [illegible]
کی بدبو تجھ کو اس کے کوئلے سے نہ پہنچے تو اس کا دھواں ضرور پہنچے گا۔ [illegible] یہ حکم غیر
متعصبین غیر مقلدین کا تھا۔ لیکن ان میں بعض ایسے بھی حضرات ہیں کہ اگرچہ وہ کسی امام مجتہد کی تقلید نہیں کرتے لیکن بایں
ہمہ ائمہ اربعہ کے مقلدین پر طعن بھی نہیں کرتے بلکہ وہ ان ائمہ کی تحسین کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ پس اگرچہ
ایسے حضرات کا حکم متعصبین غیر مقلدین کے حکم سے کہیں ہلکا ہے۔ لیکن چونکہ اول تو خارجین کی جماعت سے ہیں جو اہل
ہی کہ تقلید شخصی کو جس پر اجماع مسلمین ہے، نہیں مانتے [illegible] جماعت سے حضور کا صاف ارشاد
ہے کہ من فارق الجماعة شبرا فقد خلع ربقة الاسلام عن عنقه (رواہ ابو داود) جو شخص جماعت
سے ایک بالشت بھی جدا ہوا اس نے گویا اسلام کی رسی اپنی گردن سے نکال ڈالی۔ دوسرے ایسے لوگ [illegible]
قلیل جو غیر مقلد ہوتے ہیں۔ تیسرے کوئی علامت بھی ان میں ایسی ظاہر نہیں جس سے غیر متعصبین کو تمیز کیا جا سکے کہ
تعصب یا عدم تعصب جس پر مدار ہے معلوم نہیں ہو سکتا۔ چوتھے یہ یقین نہیں کیا جا سکتا کہ مواضع خلاف میں مذہب
حنفی کی رعایت کرتے ہوں گے۔ اور ایسے مخالف مذہب کے پیچھے جس کا مواضع خلاف میں رعایت کرنا مشتبہ و متردد ہو
فقہاء نے اقتداء نماز پڑھنا مکروہ فرماتے ہیں اور اگر یقیناً یہ معلوم ہو جائے کہ یہ رعایت نہیں کرتے تب تو اقتدا جائز
ہی نہیں قرار دیتے۔ چنانچہ در مختار میں ہے وکذا تکرہ خلف مخالف کشافعی لکن فی وتر البحر ان
تیقن المراعاۃ لم یکرہ او عدمہا لم یصح وان شک کرہ۔ انتہی یعنی اسی طرح مذہب حنفی کے
مخالف کے پیچھے بھی نماز مکروہ ہے جیسے شافعی کے پیچھے لیکن بحر الرائق کی کتاب الوتر میں ہے کہ اگر امام کے مواضع
خلاف میں رعایت کرنے کا یقین ہو تو مکروہ نہیں اور اگر نہ رعایت کرنے کا یقین ہو تو بالکل جائز نہیں اور اگر
رعایت میں شک ہو تو مکروہ ہے۔ پس امامت کے باب میں ان مذکورہ وجوہ سے ان حضرات کا حکم بھی متعصبین غیر
مقلدین کے حکم [illegible] ہے۔ [illegible] احتیاط اسی میں ہے کہ غیر مقلدین میں سے کسی کے پیچھے بھی نماز نہ پڑھی جاوے

تذکرۃ الرشید [illegible] صاحب [illegible] [illegible] جیسا صاحب [illegible] نقل کیا [illegible] شخص کو [illegible] بناتے ہیں [illegible] سوائے [illegible] ہوا [illegible] تھی [illegible] ہمراہی [illegible] بہ [illegible] اجتہاد [illegible] سے [illegible] کریں اور [illegible] نہیں آتے کرنی [illegible] ہوگا انتہی

۱۴ [illegible]

[illegible]

عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خالفوا المشرکین وفروا اللحی واحفوا الشوارب وکان ابن عمر اذا حج او اعتمر قبض علی لحیتہ فما فضل اخذہ [illegible] وفی حدیث ابی هریرۃ عند مسلم [illegible] وفی حدیث ابن عمر [illegible] یقصون [illegible] یعفون [illegible]

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مشرکوں کی مخالفت کرو، داڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو پست کرو اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عادت تھی کہ جب حج یا عمرہ کرتے تھے تو اپنی داڑھی کو مٹھی سے پکڑ لیتے تھے جو [illegible] زائد ہوتی تھی اس کو [illegible] کیا [illegible] حدیث کو [illegible] شارح [illegible] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں خالفوا المجوس مروی ہے اور حضرت ابن عمر کی حدیث میں [illegible] مجوس [illegible] اور [illegible] داڑھیوں کو کترواتے تھے [illegible] مندو [illegible]

درمختار میں ہے :-

الاخذ من اللحیۃ وهی دون القبضۃ کما یفعلہ بعض المغاربۃ ومخنثۃ الرجال فلم یبحہ احد واخذ کلها من فعل یهود الهند ومجوس الاعاجم . فتح

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

**تنبیہ:** [illegible]

[illegible]

امام مسجد [illegible]

نوٹ: [illegible]

سوال نمبر ۱۱ [illegible]

(۲) [illegible]

مستفتی

[illegible]

سکریٹری انجمن [illegible]

## الجواب

(۱) [illegible]

[illegible]

(۳) دوسرے جواب کو بھی [illegible]

[illegible]

[illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

(سوال نمبر ۱۲) [illegible] ہے؟

## الجواب

[illegible]

[illegible] فقط واللہ اعلم

[illegible]

(سوال نمبر ۱۳) ایک امام نماز کی [illegible] پڑھتا ہے [illegible] کیا نماز [illegible] صحیح ہے؟

## الجواب

[illegible]

ـــــ ہونے زبان کا کنارہ اور داڑھیں ہیں اور ظا کا مخرج ـــــ نوک زبان اور آگے کے اوپر کے دا
علیا دو دانت ہیں تو ظاہر ہے کہ دونوں کے مخرجوں میں بیّن فرق ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ ضاد کے پڑھنے میں
ظا کی رنگت آئے ۔ ہاں یا کی پوری طرح مشق نہ کرنے کی وجہ سے ظاہر ہوتی ہے پس امام کو چاہیے کہ اس کی
مشق کرے ورنہ لوگوں کا شور مچانا بیجا نہ ہوگا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد مظہر اللہ غفرلہ امام
مسجد جامع فتحپوری دہلی

(سوال نمبر ۱۴) ایک مسجد کا امام ظہر کے بعد سامنے مشرق جنوب والے دروازہ میں جا کر ... مکمل یوں پڑھ کر کونے میں چلا جاتا ہے اس صورت میں نماز ہو جائیگی یا نہیں؟ بینوا توجروا

مستفتی

قاری محمد ... مدرس ...
مسجد فتحپوری دہلی

## الجواب

صورت مذکورہ میں نماز تو ہو جاتی ہے لیکن امام کو ایسا نہ کرنا چاہیے کہ خلاف سنت ہے۔ فقط

محمد مظہر اللہ غفرلہ

(سوال نمبر ۱۵) ایک امام صاحب امامت کے وقت عمامہ نہیں باندھتے جب ان سے کہا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ کونسی حدیث میں آیا ہے؟ یہ کوئی ضروری نہیں۔ امامت کے متعلق جو حکم شرع ہو تحریر فرمادیں۔

مستفتی

نور محمد ـــــ دہلی

## الجواب

حدیث میں عمامہ باندھنے کا حکم وارد ہے جیسا کہ فرمایا:

علیکم بالعمائم فانها سیماء الملائکة (مشکوٰۃ)

نیز حدیث میں عمامہ باندھنے والوں کو فرشتوں کی علامت ہے۔

... فضیلت ... فقط واللہ اعلم

(سوال نمبر ۱۶) ایک امام صاحب بغیر ٹوپی کے نماز پڑھاتے ہیں جب ان سے کہا جاتا ہے [illegible] تو کہتے ہیں کہ یہ سنت ہے نیز یہ کہ اس کے پہننے سے سر میں درد ہو جاتا ہے۔ آیا ایسے امام کے پیچھے نماز بلا کراہت جائز ہے اور کیا ان کا اس فعل کو سنت کہنا درست ہے۔ بینوا توجروا

# الجواب

اگر امام صاحب [illegible] کے پاس [illegible] نہیں جاتے تب [illegible] نماز پڑھانا مباح [illegible] ہے۔ درمختار میں ہے:

وكره صلاته في ثياب بذلة وقال الشامي قال في البحر وفسرها في شرح الوقاية بما يلبسه في بيته ولا يذهب به الى الاكابر

معلوم ہوا کہ [illegible] اکابر کے پاس بھی جاتے ہیں تو اس صورت میں کراہت تنزیہی ہے لیکن [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ کبھی صرف ٹوپی کا بھی استعمال فرماتے تھے لیکن [illegible] سنت [illegible] کے ساتھ [illegible] فضیلت [illegible] ہے۔

چنانچہ [illegible] دیلمی میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

ركعتان بعمامة خير من سبعين ركعة بلا عمامة

یعنی عمامے کے ساتھ دو رکعتیں پڑھنا بغیر عمامہ ستر رکعتوں سے بہتر ہیں۔

پس [illegible] ننگے سر نماز [illegible] ہے۔ یہ ایک شیعہ کی وضع ہے اور شیعہ [illegible] اپنے وقت [illegible] جیسا [illegible] تو [illegible] نہیں [illegible] صرف چار رکعت پڑھنے کی مقدار عمامہ کا [illegible] سر میں درد پیدا کر دے۔

امام صاحب کو چاہیے کہ شیعوں کی مخالفت کرتے ہوئے عمامہ پہنیں [illegible] کہ جب کبھی درد کی شکایت نہ ہو [illegible]۔ فقیر کو درد سر کی اکثر شکایت رہتی ہے لیکن نماز کی حالت میں کبھی باوجود عمامہ کے اس سے پریشانی لاحق نہ ہوئی۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد مظہر اللہ [illegible]
جامع مسجد فتحپوری دہلی
[illegible]

(سوال نمبر ۱۷) ایک امام صاحب ظہر کی چار سنتیں پڑھ کر بیٹھ کر فرض پڑھا دیتے ہیں۔ [illegible] کیا یہ فعل درست ہے یا نہیں؟

## الجواب

اگر اتفاقاً ایسی صورت پیش آجائے تو مضائقہ نہیں لیکن ہمیشہ ایسا کرنا موجب کراہت ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

محمد مظہر اللہ غفرلہ

مسجد جامع فتحپوری دہلی

(سوال نمبر ۱۸) ایک امام کا ہاتھ مونڈھے سے جدا مگر پہنچے تک جوا ہے بعض نمازی کہتے ہیں کہ اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ کیا ان کا قول صحیح ہے؟

## الجواب

ہاں یہ صحیح ہے کہ اولیٰ یہی ہے کہ ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھی جائے جس کے دونوں ہاتھ سالم ہوں لیکن جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہاتھ کٹے ہونے کے پیچھے نماز ہوتی نہیں یہ غلط ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد مظہر اللہ غفرلہ

مسجد جامع فتحپوری دہلی

(سوال نمبر ۱۹) (۱) زید جس پر منکوحہ عورت کی خواہر سے زنا کرنے اور بدکاریوں میں مبتلا ہونے کے الزام ثابت ہو چکے ہیں اس کے پیچھے شرعاً نماز پڑھنا کیسا ہے؟

(۲) ایک طالب علم جو حافظ قرآن ہے مگر جو امام موصوف کی بدکاریوں کا شاہد ہے اس کی امامت میں نماز ہے یا نہیں؟

## الجواب

(۱) امام مذکور تو فاسق ہے اس کی امامت مکروہ ہے ایسی کہ اس کے پیچھے پڑھی ہوئی نماز لوٹانی ہوگی۔ ہاں یہ صاحب اگر امامت سے علیحدہ ہو گیا ہے اور توبہ کرلی ہے تو اس کے پیچھے نماز صحیح ہے لیکن اولیٰ یہی ہے کہ کسی دوسرے شخص متقی کو امام رکھا جائے۔ فقط واللہ اعلم

محمد مظہر اللہ غفرلہ

مسجد جامع فتحپوری دہلی

(سوال ۲۰) ایک صاحب ایک غیر قوم عورت کے ساتھ تنہائی میں بیٹھے اور اس عورت کے ساتھ [illegible] ہے کہ

اس نے امام صاحب کی بنا کر تصدیق کہ گروہ امام صاحب قسم کھاتے ہیں کہ ہم نے ایسا نہیں کیا [illegible] سب
کی قسم کا اعتبار کیا جائیگا یا نہیں اور ان کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

## الجواب

صورت مذکورہ میں امام صاحب کی قسم کا اعتبار کیا جائے گا، ان سے منع ثابت نہیں پس ان کے پیچھے بلا
کراہت جائز ہے البتہ ان پر لازم ہے کہ آئندہ مواقع شبہات سے احتراز کریں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد مظہر اللہ غفرلہ
امام مسجد فتحپوری
[illegible]

(سوال نمبر ۲۱) جس امام کو ترقی ہوا سیر کو عارضہ ہوا اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟
مستفتی
محمد یامین خاں۔ [illegible]

## الجواب

اگر نماز میں بیٹھ کر خروج ہو جاتا ہے اور وہ مستعمل ہے تو اس کے پیچھے تندرست لوگوں کی نماز درست نہ ہوگی
فقط

محمد مظہر اللہ غفرلہ
امام مسجد فتحپوری

(سوال نمبر ۲۲) نابالغ حافظ قرآن امام کے پیچھے نماز تراویح جائز ہے یا نہیں؟
مستفتی
ایک حنفی مسلمان۔

## ھوالموفق

نابالغ لڑکے کے پیچھے مطلقاً نماز صحیح نہیں خواہ فرض ہو یا تراویح کذا فی کتب الفقہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم
محمد مظہر اللہ غفرلہ

# قرأت

(سوال نمبر ۲۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت نماز باجماعت کے بارے میں جو حدیث ہے فان فیہم الضعیف (الخ) تو یہ شامل نماز کے لئے ہے یا ہر کی نماز کے لئے ہیں۔ نیز کتاب ہے کہ صبح کی نماز کے لئے نہیں بلکہ اس میں تو اس قدر طول قرأت ہونا چاہئے کہ کثرت سے آنے والے لوگ بھی شریک ہو جائیں کیونکہ یہ نزول ہے۔ بینوا توجروا

## ھو الموفق

حضر میں جب کہ وقت تنگ نہ ہو تو سنت یہ ہے کہ فجر میں طوال مفصل یعنی سورۂ حجرات سے سورۂ [illegible] تک کوئی سورت پڑھے اس مسنونہ قرأت سے زیادہ طویل کرنا جب جماعت پر گراں ہو تو [illegible]

وفی الحضر استحسنوا طوال المفصل۔ انتہی مافیہ

وفی العالمگیریہ:-

ولا یزید علی القراءة المستحبة ولا یثقل علی القوم ولکن یخفف بعد ان یکون علی التمام والاستحباب۔ انتہی مافیہ

وقال المحقق فی فتح:-

وقد بحثنا ان التطویل ھو الزیادة علی القراءة المسنونة۔ انتہی

اور حدیث:-

اذا صلی احدکم بالناس فلیخفف فان فیہم الضعیف والسقیم والکبیر

سو اس کو منافی نہیں ہے کہ قرأت مسنونہ سے طویل نہ کیا جاوے تاکہ جماعت پر گراں نہ ہو۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد ظہور [illegible]
مسجد جامع فتحپوری دہلی

(سوال نمبر ۲۴) امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنی فرض ہے یا نہیں؟

## الجواب

امام کے پیچھے خواہ سورۂ فاتحہ ہو یا اور کوئی سورت ہو قرأت مکروہ ہے۔ ہدایہ شریف میں ہے:-

ولا یقرأ المؤتم خلف الامام لقوله علیه السلام من کان له امام فقراءة

الإمام للقرأة وعليه إجماع الصحابة وهو ركن مشترك بينهما لكن حظ المقتدي الإنصات والاستماع قال عليه السلام وإذا قرأ الإمام فانصتوا
انتهى۔

یعنی امام کے پیچھے مقتدی قراءت نہ کرے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی کا امام ہو [illegible] امام کی قراءت ہی اس کی قراءت ہے یعنی کیونکہ امام کی قراءت مقتدی کی طرف سے ہو جاتی ہے [illegible] قراءت نہیں کر سکتا ورنہ اس کے معنی دو قراءتیں لازم آئیں گی جو [illegible] قراءت [illegible] رکن ہے کہ جو امام و مقتدی میں مشترک ہے لیکن مقتدی کا حصہ خاموش رہنا [illegible] ہے حضور نے ارشاد فرمایا اور صحابہ کا اجماع ہے یعنی [illegible] انتہی
بلکہ [illegible] کے نزدیک تو امام کے پیچھے قراءت مفسد صلوٰۃ ہے۔ نقایہ میں ہے۔
قال محمد لا قراءة خلف الإمام فيما جهر ولا فيما لا يجهر فيه وبه قال عامة الصحابة وهو قول أبي حنيفة وقال السرخسي تفسد صلاته في قول عدة من الصحابة۔ انتهى ما فيه۔ فقط والله تعالى أعلم بالصواب

محمد مظہر اللہ غفرلہ
امام مسجد فتح پوری دہلی

(نوٹ: یہ فتویٰ تقسیم ہند سے قبل تحریر فرمایا۔)

(سوال نمبر ۲۵) (۱) ایک شخص [illegible] میں سورۃ فاتحہ پڑھنا بھول گیا۔ آخر میں سجدۂ سہو کر لیا۔ کیا اس کی نماز ہو گئی
(۲) سورۃ فاتحہ کے بعد تین آیتوں کا یا ایک بڑی آیت کا ملانا فرض ہے یا واجب۔

مستفتی
منشی حسین صدیقی۔ [illegible] میرٹھ

## الجواب

(۱) اس کی نماز ہو گئی۔
(۲) مطلق قرآن کریم پڑھنا فرض ہے اور الحمد کے بعد تین چھوٹی آیتوں کا یا ایک بڑی آیت کا ملانا واجب ہے
فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

محمد مظہر اللہ غفرلہ
مسجد جامع فتح پوری دہلی

سوال ۲۶: بعض حافظوں کو دیکھا گیا ہے کہ تراویح میں ختم کے روز جب قل ہو اللہ پڑھتے ہیں تو بسم اللہ باواز بلند پڑھتے ہیں اور پھر تین مرتبہ قل ہو اللہ پڑھتے ہیں کیا ایسا کرنا جائز ہے یا ناجائز۔ بینوا توجروا

# الجواب

چونکہ بسم اللہ شریف سورۂ نمل کے علاوہ قرآن کریم کی ایک آیت ہے جو سورتوں کے درمیان میں فصل دینے کے لئے نازل ہوئی ہے اس لئے بسم اللہ شریف کا جہر کے ساتھ کسی سورت پر پڑھنا ضروری ہے، خواہ [illegible] پڑھی جاوے یا کسی اور دوسری سورت پر ورنہ ختم قرآن میں نقص رہ جاوے گا۔ البتہ سورۂ اخلاص کے تین مرتبہ پڑھنے میں اختلاف کیا ہے۔ لیکن یہ اختلاف استحسان میں ہے [illegible] مستحسن [illegible] کہتے ہیں لیکن مکروہ کوئی نہیں کہتا اس لئے اگر کوئی تین مرتبہ قل [illegible]۔ شرح منیہ میں ہے:-

ایضاً تکرار [illegible] فی التطوع لان باب النفل واسع [illegible] قل ہو اللہ احد ثلث مرات عند ختم القرآن [illegible] وقال الفقیہ ابو اللیث ہذا شئ استحسنہ اہل القرآن [illegible] لا یکون الختم فی المکتوبۃ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]
امام مسجد [illegible]

# مقتدی

سوال نمبر ۲۷: (۱) مقتدی قعدۂ اولیٰ میں شامل ہوا ابھی تحیات شروع کی تھی کہ امام کھڑا ہو گیا کیا اس صورت میں مقتدی تحیات پوری پڑھے یا امام کے ساتھ کھڑا ہو جائے؟
(۲) جو شخص غسل کر کے نماز میں شامل ہو [illegible] تیمم والے [illegible]؟

# الجواب

(۱) [illegible] تحیات [illegible] امام کے ساتھ ہی کھڑا ہو گا
تب [illegible]
[illegible]

اور اگر ان کو [illegible]

[illegible]

(سوال نمبر ۲۹) [illegible]

[illegible]

## جواب

[illegible]

[illegible]

(سوال نمبر ۳۰) [illegible] درست ہے۔

## الجواب

جو لوگ [illegible] مجتہد سے پوچھ کر عمل کرتے [illegible]

[illegible]

(سوال نمبر ۳) زید نے سورۂ بقرہ کے پانچویں رکوع کے آخر میں وانها لكبيرة الا على الخاشعين الذين يظنون انهم ملاقوا ربهم وانهم اليه راجعون کی بجائے لا یرجعون پڑھ دیا کیا اس صورت میں نماز فاسد ہو جائیگی۔

مستفتی
مولوی عبدالرحیم
۱۷ اکتوبر ۱۹۵۶ء

## الجواب

اس صورت میں نماز فاسد ہو جائیگی اس لئے کہ معنی بدل گئے اور تغیر فاحش واقع ہو گیا جو مفسد صلوٰۃ ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد مظہر اللہ غفرلہ
مسجد جامع فتحپوری دہلی

(سوال نمبر ۳) امام نے بھی السلام علیکم کہا ہے اور مقتدی نے صرف رحمۃ اللہ ہی کہدیا اس صورت میں نماز میں نقص تو واقع نہیں ہوا۔

مستفتی
قمرالدین بستی نظام الدین دہلی

## الجواب

نہیں اس صورت میں مقتدی کی نماز میں کچھ خلل نہیں۔ ہاں مسنون یہی ہے کہ جب امام داہنی طرف سلام پھیرے اس وقت مقتدی بھی داہنی طرف سلام پھیرے اور جب بائیں طرف سلام پھیرے اس وقت مقتدی بائیں سلام پھیرے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد مظہر اللہ غفرلہ
مسجد جامع فتحپوری دہلی

(سوال نمبر ۳) [illegible] جماعت [illegible] ایک رکعت ہو چکی تھی [illegible] کیا مقتدی کے [illegible] سجدہ سہو کے بعد امام کے ساتھ سلام پھیر دیا مقتدی نے [illegible] ہوئی؟

مستفتی
محمد [illegible] دہلی [illegible]

## الجواب

امام کو اتباع سنت بھول ... [illegible] ... سجدہ سہو کرنے ... [illegible]
کے ساتھ سلام پھیر لیا تو نماز ہو جائے گی۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم
مسجد فتح پوری دہلی

(سوال نمبر ۳۳) (۱) امام نے سجدۂ سہو کے لئے سلام پھیرا اور سجدہ سہو کیا اس وقت ایک مقتدی نے جس کی [illegible] باقی تھی سجدۂ سہو نہیں کیا بلکہ باقی نماز پوری کرنے کے لئے کھڑا ہو گیا [illegible] نماز پوری کی [illegible] اب سوال یہ ہے کیا اس شخص کی نماز ہوئی یا نہیں۔
(۲) جو امام لاؤڈ اسپیکر پر نماز پڑھاتا ہے اس کی اقتداء درست ہے یا نہیں؟

## الجواب

(۱) اگر مسبوق مقتدی سہو [illegible] امام کے ساتھ سجدۂ سہو میں شریک ہو جاتا تو مضائقہ نہیں ورنہ [illegible] شریک ہونا ضروری تھا لیکن اس کی نماز باطل نہ ہوگی۔ اس کو اپنی آخر نماز میں سجدۂ سہو کر لینا چاہئے تھا [illegible] سجدۂ سہو کر سکتا تھا۔ اگر نہ کیا تو اس کی نماز نقصان کے ساتھ ہو گئی۔ اس صورت میں وقت کے اندر اس کو لوٹانا چاہئے تھا۔ اب ضرورت نہیں۔
(۲) پہلے میرے نزدیک ایسے امام کی اقتداء صحیح نہ تھی لیکن بعض روایتیں ایسی بھی نظر سے گزریں جو صحت اقتداء کی مقتضی ہیں اس لئے مجھے اب اس میں تردد ہو گیا ہے لیکن اب بھی ایسے امام کی اقتداء نہ کرنا بہتر جانتا ہوں فقط۔

ولا تقف ما ليس لك به علم ان السمع والبصر والفؤاد كل اولئك كان
عنه مسئولا۔

ولقوله علیہ السلام:
دع ما يريبك الى ما لا يريبك

فقط واللہ تعالیٰ اعلم
مسجد فتح پوری دہلی
(۷ اپریل [illegible])

# نماز

(سوال نمبر ۳۴) ایک مسجد کے صحن کو ذرا بڑھا کر ایک طرف کو جماعت ثانیہ کے لئے الگ جگہ بنائی ہے کیا یہ درست ہے اور کیا جماعت ثانیہ جائز ہے۔

## الجواب

اگر اتفاقاً کچھ لوگ جماعت سے رہ جائیں تو وہاں مقامات میں جماعت ثانیہ کر سکتے ہیں بلکہ [illegible] مسجد نماز میں عام پڑھا جاتا ہے تو کچھ قید نہیں جس جگہ میں جماعت ثانیہ کر سکتے ہیں۔ رد المحتار میں ہے۔

عن ابی یوسف انه اذا لم تکن الجماعة علی الهیئة الاولی لا تکره والا تکره وهو الصحیح وبالعدول عن المحراب تختلف الهیئة۔ کذا فی [illegible] التاتار خانیه وبه نأخذ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد مظہر اللہ غفرلہ
امام مسجد جامع فتحپوری دہلی

(سوال نمبر ۳۵) کیا مسجد کی چھت پر نماز باجماعت یا منفرد نماز پڑھی جا سکتی ہے؟

## الجواب

اگر مسجد کی چھت [illegible] نماز کے لئے بنائی گئی ہو تو اس پر بلا ضرورت پڑھنا مطلقاً مکروہ ہے خواہ تنہا پڑھے یا جماعت سے ہو۔ پس [illegible] تنہا بھی نماز نہ پڑھنا چاہیئے۔ رد المحتار میں ہے:

ثم رأیت القهستانی نقل عن المفید کراهة الصعود علی سطح المسجد ویلزمه کراهة الصلوٰة ایضاً فوقه فلیتأمل۔ فقط

محمد مظہر اللہ غفرلہ
جامع فتحپوری دہلی

(سوال نمبر ۳۶) ایک پرانی مسجد ہے جس کی چھت [illegible] صحن کی جگہ دالان بنایا ہے اس کی چھت پر جمعہ کے دن جماعت کثیر ہونے کی وجہ سے لوگ نماز پڑھتے ہیں اور جو تم گرما میں [illegible] کی نمازیں بھی اسی چھت پر ہوتی ہیں یہ جائز ہے۔

مستفتی
حبیب اللہ [illegible]

## الجواب

ہاں ایسی خاص صورت میں بھی کہ جماعت ہو چکی جماعت کر سکتے ہیں ایسے ہی جیسے [illegible] مسجد [illegible] دی گئی ہے لیکن اگر مسجد ہی باقی ہے تو اس میں اول جماعت نماز کرنا مکروہ ہے۔ [illegible]

محمد [illegible]

[illegible]

(۱) سوال نمبر ۲۰۱۱، تکبیر صوت الاؤڈ سپیکر پڑھنا [illegible]
(۲) [illegible]
(۳) [illegible] صوت ممبر کے سامنے [illegible]

سائل

[illegible]

[illegible]

## الجواب هو الموفق للصواب

(۱) [illegible] جیسے [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ خطبہ اذان [illegible] کا استعمال [illegible] رکھتا، لیکن اگر بغیر [illegible] کیا جائے تو [illegible] کے جائز بلا کراہت ہونے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی [illegible] ثابت ہے جیسے ان [illegible] کو ایک خاص ہیئت کے ساتھ مخصوص کر دیا ہے جس میں کسی قسم کی تبدیلی کو [illegible] بھی [illegible] جب [illegible] نے دیکھا کہ حضور علیہ السلام نے قیام کی حالت میں خطبہ دیا ہے تو بیٹھ کر خطبہ پڑھنے کو مکروہ قرار دیا۔ اسی طرح جب دیکھا کہ دو خطبوں کے درمیان قعود فرمایا ہے تو اس کے ترک کو مسنون قرار دیا۔ اور باوجودیکہ قیاس چاہتا تھا کہ اردو میں خطبہ پڑھنا [illegible] کو کوئی جمعہ غیر عربی میں پڑھا جانے لیکن جب [illegible] [illegible] بھی [illegible] اس قیاس پر عمل نہ کیا تو غیر عربی میں خطبہ کو خلاف سنت اور مکروہ قرار دیا بلکہ [illegible] کے نزدیک تو [illegible] غیر عربی میں خطبہ جائز ہی نہیں، اور یہی وجہ ہے کہ اس زمانہ میں [illegible] اختلاف [illegible] ہے کہ اذان خطبہ [illegible] کہاں ہو، آیا جیسے کہ حضور علیہ السلام کے عہد مبارک میں تو خارج مسجد [illegible] اسی طرح [illegible] سے [illegible] جس میں اس زمانہ پاک کے عمل پر نظر رکھتے ہوئے اس کے خلاف کو مکروہ قرار دیا گیا ہے [illegible] ایک مسئلہ یہی ہے جس میں کہا جا سکتا ہے کہ بلا تبدیلی [illegible] صورت مطلوب ہے [illegible] یہ ہے [illegible] موذن اذان کی [illegible]

—— المجہود ویورث ضعف صوتہ لیکن اس کے واسطے بھی ایک حد مقرر ہے کہ مؤذن اپنی قوت کے موافق جہاں تک آواز بلند کرسکتا ہے اس سے زیادہ تکلف کی اس کو اجازت نہیں عالمگیری میں ہے ویکرہ للمؤذن ان یجہد نفسہ فوق الطاقۃ۔ پس اس پر نظر رکھتے ہوئے فقہائے باوجودیکہ مجمع جیسی جزئیات پائی جاتی ہیں جو آواز کو بلند کرنے والی ہیں۔ لیکن ان کو اختیار نہ کیا اور انسانی قوت سے زیادہ جہر مفرط کے متعلق فرمایا کہ یہ کلام کے حکم میں ہے اور کلام اذان میں مکروہ ہے۔ چنانچہ درمختار میں ہے والاصباع ملحق بالصلاۃ فتنبہ۔ وفیہ ہی میں ہے ولا یتکلم فیھما ای فی الاذان والاقامۃ مطلقاً ولو رد السلام اھ یہ بھی اسی میں ہے ویکرہ تکلمہ فیھما ای فی اثناء خطبۃ الامام و ... خطبہ کے درمیان سننے والے پر بھی کلام اور اس کی طرف التفات بلکہ ہر وہ شے جو اس کے سننے میں حارج ہو مکروہ ہے۔ فتح القدیر میں ہے قال فی البدائع یکرہ الکلام حال الخطبۃ، وکذا قراءۃ القرآن وکذا الصلاۃ وکذا ما یشتغل بالہ عن سماع الخطبۃ انتہی اھ مجمع الانہر میں ہے وفی شرح الہدایۃ یکرہ لمستمع الخطبۃ ما یکرہ فی الصلاۃ من اکل وشرب وعبث والتفات ونحو ذلک وفی الخلاصۃ کل ما حرم فی الصلوۃ حرم حال الخطبۃ ... ہو خطیب ... کہ آلہ کی آواز اور اس کے تغیرات کی طرف جھکت نہ ہو تو اس صورت میں خطیب اور سامعین دونوں ہی اس فعل مکروہ کے مرتکب ہوں گے۔ فقیر کو بارہا ایسی مجالس میں شرکت کا اتفاق ہوا جہاں پر مقرر لاؤڈ سپیکر کے ذریعے تقریر کر رہا تھا تو مجھے کبھی بھی ایسا وقت میسر نہ آیا جس میں پوری تقریر صاف سن سکتا ہمیشہ اس کے تغیرات پریشان کرتے رہے۔ البتہ یہ ضرور تسلیم کرتا ہوں کہ مجھے مقرر کے قریب بیٹھنے کا اتفاق ہوتا ہو تو ایسا ہوا تو مجھے یقین ہے کہ پاس والے توجہ کو مقرر کی پوری تقریر اس طرح نہیں سن سکتے کہ تھوڑی تک بھی اس آلہ کی طرف ان کی التفات نہ ہو۔ سکون قلب کے ساتھ پوری تقریر سن لیں۔ ممکن ہے کہ دور والے صاف سن سکتے ہوں۔ بہرحال بعض سامعین کو وہی ہوتا ہے جن کے سننے اس کے تغیرات کی طرف التفات سے چارہ نہیں۔ اور یہ عبارات مذکورہ فقہیہ سے ثابت کیا جاچکا ہے کہ غیر خطبہ کی طرف سامعین یا خود خطیب کا دوران خطبہ میں التفات مکروہ ہے۔ علاوہ ازیں یہ شے اور بھی مفسدہ عظیمہ کا سبب ہوتی ہے جس کی وجہ سے نماز میں قرآن کریم کو جہر قوی کے ساتھ پڑھنے کی ممانعت فرمائی گئی ہے کہ کفار لعین اسلام کو اس کے ساتھ استہزاء اور گستاخی کا موقع ملتا ہے لہذا ایک حد امر جہر سے جب فعل واجب یا سنت ادا ہوگیا تو اب اس سے زیادہ جہر بلا ضرورت ہوگا جس کی اس مفسدہ کی وجہ سے اجازت نہیں دی جا سکتی فقال تعالیٰ ولا تجہر بصلاتک ولا تخافت بہا وابتغ بین ذلک سبیلا۔ فی التفسیرات الاحمدیۃ وبیانہ ما قیل ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یجہر فی صوتہ بقراءۃ فاذا سمع المشرکون لغوا وسبوا فنہاہ بان یخافت من

[illegible] الآية والمعنى لا تجهر بقراءة صلاتك حتى يسمع المشركون [illegible]
ويسمع من خلفك وابتغ بين ذلك سبيلا [illegible]
قال الاقتصاد في جميع الامور محبوب [illegible] هكذا في حاشية [illegible]

[illegible]

تحزنیب اور یہ مثلے یہاں موجود ہے۔

اس سے پہلے کہ اس دعوے کے لئے دلیل پیش کی جائے [illegible]
کیوں کر پیدا ہوتی ہے اور کہاں [illegible]
سبب ہوا [illegible]
[illegible]
حرف پیدا ہو کر کلام کی صورت [illegible]
ہوا کی قوت [illegible]
[illegible] پیدا ہو جاتی ہے۔ [illegible]

[illegible] منتشر ہو جاتی ہے یعنی وہ بستہ جس کے ہر حصہ میں شکل کی آواز اصلی کا کام ساری ہوتا ہے کہ پہلا قرع سے جو کلام پیدا ہوا تھا اسی کا سلسلہ یہاں تک پہنچا ہے۔ پس یہ ہے کہ درمیان اگر کسی کا کان واقع ہو جاتا ہے تو وہ کلام سن لیتا ہے اور جس کے کان تک یہ سلسلہ نہیں پہنچتا وہ نہیں سن سکتا [illegible] تو کچھ [illegible] سب تو ہم [illegible] شرح مطالع میں ہے: والمشہور ان السبب الاکثری للصوت هو تموج الهواء بقرع [illegible] وقلع عنیف والتموج عبارة عن امر يحدث في الهواء [illegible] بعد سکون [illegible] هذا التموج سببه القرع [illegible] عنیف او القلع [illegible] عنیف فان القرع والقلع [illegible] في ان يقلب من المسافة [illegible]

[illegible]

[illegible] به علم ان [illegible] والمراد كل اولئك كان عنه مسئولا [illegible] ن کی تحقیق نہ ہو تو اس پر عمل نہ کرو [illegible] اس لئے کہ ان تمام وسائل سے [illegible] باز پرس ہوگی [illegible] آلات [illegible] اور مفید علم ہوتے ہیں [illegible] ان آلات کی بابت سخت ضرورت تھی کہ اب [illegible] بواسطہ تجربات [illegible] قوت ہمارے کانوں تک پہنچتی [illegible] کا شکریہ ہے کہ اس نے [illegible] وقتی ضرورت کو پورا کر دیا لیکن [illegible]

[illegible]

[illegible]

غیر مقلدین کی تردید کرائی جاتی ہے [illegible]
ہے یہاں اگر کوئی وجہ ہی نہیں [illegible]
اہل سنت کے نزدیک ان کے بدعتی ہونے میں شبہ نہیں۔

(۳) اس آیت کے ذریعہ کہنا کہ جو شخص ایمان نہ لایا [illegible]
[illegible]

کے اندر جہر و قرأت میں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد [illegible] عفا اللہ عنہ
جامع مسجد [illegible]

نوٹ: یہ فتویٰ [illegible] میں [illegible] کی تصدیقات کے ساتھ [illegible] میں حافظ [illegible] احمد صاحب نے [illegible] پریس دہلی میں طبع کرا کے شائع کیا تھا۔

(سوال نمبر ۳۰) بعض مساجد میں لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ نماز ہوتی ہے کیا یہ درست ہے!

## الجواب

بیشک محض لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر جو لوگ ارکان نماز ادا کریں گے ان کی نماز نہ ہوگی اس لئے کہ اس آلہ کے صدمہ سے جو آواز پیدا ہو کر پھیلتی ہے وہ اس آلہ کی طرف نسبت کی جاتی ہے جیسے کسی کی آواز کا جب گنبد سے مقابلہ ہو جاتا ہے تو وہ آواز گنبد کی کہی جاتی ہے اور فقہاء اس کی تصریح فرماتے ہیں کہ گنبد کی آواز پر سجدہ کرنے والے کی نماز [illegible] یوں ہی اس آلہ کی آواز بھی غیر امام کی آواز ہوئی اور اس کی بھی تصریح فرماتے ہیں کہ امام کا غیر مقتدی کے قول پر یا مقتدی کا غیر امام کے قول پر عمل کرنا مفسد صلوٰۃ ہے۔ فقط

محمد مظہر اللہ غفرلہ
امام مسجد فتحپوری دہلی

(سوال نمبر ۲۹) ہمارے یہاں قریب قریب سات گاؤں واقع ہیں جو جمعہ عیدین کے موقعہ پر ایک جگہ جمع ہو کر جن کی تعداد قریب [illegible] ہزار کے پہنچ جاتی ہے نماز جمعہ و عیدین ادا کرتے ہیں۔ [illegible] کہتے ہیں کہ [illegible] ادا میں جمعہ و عیدین کی نماز جائز نہیں کیا ان کا فرمانا درست ہے بینوا توجروا

## الجواب

یہ تو صحیح ہے کہ ظاہر الروایۃ کے موافق گاؤں میں جمعہ جائز نہیں [illegible] جمعہ کے لئے مصر شرط ہے لیکن مصر کی تعریف میں فقہا کا اختلاف ہے جو گاؤں ایسا ہو کہ اس کے تمام بالغ مرد [illegible] کی بڑی مسجد میں نہ سما سکیں تو اس میں [illegible] ایسے گاؤں بعض فقہا کے نزدیک مصر ہے جیسا کہ درمختار میں ہے:۔

بشرط المصر [illegible] ما لا يسع اكبر مساجده اهله المكلفين بها وعليه فتوى اكثر الفقهاء۔

پس جس گاؤں کی یہ صورت ہو [illegible] تو اس میں جمعہ پڑھنا چاہئے [illegible] تاکہ [illegible] ساقط ہو جائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

محمد مظہر اللہ غفرلہ
امام مسجد جامع فتحپوری دہلی
۲۵ رمضان [illegible]

سوال نمبر ۴۰ [illegible] سال سے بعد

ہر بات اگر بند کیا جاتا ہے تو فتنہ کی صورت پیدا ہوتی ہے [illegible] میں پایا جاتا ہے!

(۲) مسجد کے اندر ایک تجربہ کیا ہے کہ [illegible] بیٹھ [illegible] ہیں؟

(۳) زید قرأت کے وقت [illegible] میں توقف [illegible] ایک شخص بعد سے [illegible] کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں!

## الجواب

(۱) مسئلہ [illegible] وقت سے جمعہ [illegible] ہوں تو مسجد میں [illegible] تو صورت [illegible] فقط

(۲) [illegible] کے [illegible] کے [illegible] ہونا چاہئے۔

(۳) جو [illegible] قرآن کریم کے حروف تبدیل کر کے [illegible] معروف و [illegible] کو امام نہ بنانا چاہئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

[illegible]

سوال نمبر(۱) [illegible] میں [illegible] وہاں [illegible] مسجد میں [illegible] کو جمعہ [illegible] کر سکتے ہیں؟

## الجواب

اول تو چھوٹی مسجد میں جمعہ [illegible] جمعہ کے [illegible] ایک مقام سے نماز [illegible] کہ فقہا کے نزدیک جائز نہیں [illegible] تو صحت جمعہ کے [illegible] خطبہ تو مسجد [illegible] جمعہ پڑھا گیا تو ادا نہ ہوگا۔ فقط واللہ اعلم

[illegible]

[illegible]

(سوال نمبر۲) زید نے ایک مسجد میں تراویح پڑھانے کے بعد [illegible] دوسری مسجد میں [illegible] شب بیداری ہو رہی تھی اور [illegible] رات کو [illegible] پڑھتے تھے چنانچہ جب [illegible] زید نے ایک رکعت وتر سے پہلے [illegible] اور ایک رکعت [illegible] وتر میں [illegible] کر دئے اور اس کے بعد زید نے [illegible] پڑھنے سے [illegible] نے زید کے اس عمل پر اعتراض کیا [illegible] کہا کہ ایک رکعت نماز [illegible] کوئی نماز نہیں [illegible] دلیل پیش کی

عن ابن عمر انه سئل عن الوتر قال اما انا فلو اوترت قبل ان انام ثم اردت ان اصلي بالليل شفعت بواحدة ما مضى من وتري ثم صليت مثنى مثنى فاذا قضيت صلاتي اوترت بواحدة لان رسول الله صلى الله عليه وسلم امرنا ان نجعل آخر صلوة الليل الوتر. رواه احمد

عن علي قال الوتر ثلاثة انواع فمن شاء ان يوتر اول الليل اوتر فان استيقظ فشاء ان يشفعها بركعة ويصلي ركعتين ركعتين حتى يصبح ثم يوتر فعل وان شاء صلى ركعتين ركعتين حتى يصبح وان شاء آخر الليل اوتر. رواه البيهقي وكذا في مسنده۔

ازراہ کرم وضاحت فرمائیں زید کی یہ دلیل صحیح ہے یا نہیں؟

## الجواب

زید جب پہلے تہجد میں وتر پڑھ چکا تھا تو دوبارہ اس کو اسی رات کے وتر پڑھنا جائز نہ تھے۔ اور جو ترکیب اس نے نقض وتر کی اختیار کی وہ بقول احناف غیر معتبر ہے بلکہ اس پر اعتراض ہی ہے:۔

لما اخرجه محمد بن نصر المروزي عن ابي سعيد ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن البتيراء ان يصلي الرجل واحدة يوتر بها كذا في التعليق المجلى ولما روى محمد بن كعب القرظي ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن البتيراء كذا في الغنية — وعن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر بثلاث لا يسلم الا في آخرهن رواه الحاكم وقال الصحيح على شرط البخاري ومسلم كذا في التعليق المجلى

ثابت ہے کہ وتر کے باب میں مختلف احادیث مروی ہیں جو آپس میں ایک دوسرے کے معارض ہیں اور غیر مجتہد کے لئے مناسب یہی ہے کہ وہ ائمہ مجتہدین میں سے کسی ایک کی اتباع کرے اجتہاد مسائل میں خود غور کرنا بےمحل ہے جس کی بحث بہت طویل ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد مظہر اللہ غفرلہ
امام مسجد جامع فتحپوری دہلی
(۱۰ جون ۱۹۵۶ء)

سوال نمبر (۳۲) : رمضان عید شب برات کا تہوار روزہ ہو گیا ہے ہمارے علاقہ میں بعض لوگ ۱۰ روز کرتے ہیں بعض لوگ ان کے مخالف ہیں وہ کہتے ہیں کہ شب برات حرام ہے جو شخص اس میں شامل ہوئے گا وہ گنہگار

ہوگا پس سوال یہ ہے کہ کیا [illegible]

(۲) اگر غرض [illegible]

## الجواب

(۱) [illegible]

[illegible]

ایک قرآن ختم کرتے اور [illegible] قرآن کی تلاوت فرما لیتے تھے [illegible]

[illegible] کے مستحق ہیں [illegible]

[illegible]

امور یہ ہیں :-

فقہا [illegible] اس قدر تعجیل کرتے ہیں کہ حروف [illegible]

[illegible] کا امتیاز باقی رہتا ہے دوسرے قواعد تجوید کا تو ذکر ہی کیا ہے [illegible]

[illegible] تو شبہ [illegible]

ختم قرآن کی [illegible] حقیقت میں [illegible]

[illegible] اس خیال سے [illegible]

[illegible] مذموم ہے سامعین [illegible]

بعض دوستوں کے اصرار و مروت کی وجہ سے [illegible]

شامل ہونے [illegible]

شرکت [illegible]

جس کی وجہ سے قاری اور سامعین تشویش میں پڑتے ہیں اور یہ بھی ممنوع ہے۔ پس ایسی مقام پر اس سے بھی حذر کیا جاوے اور مسماۃ سے بھی اگر امور مذکورہ کی اصلاح کرلی جاوے تو شبہ میں مضائقہ نہیں۔ فقط

۲۱ باب [illegible] صغیری میں ہے اذا اتصل الفرض معه قبل لا یتبعه فیما لا [illegible] وکذا اذا اتصل معه [illegible] لا یتبعه فی الوتر والصحیح انه یجوز ان یتبعه فی ذالک کله کذا فی المضمرات

محمد عبد [illegible]
مسجد جامع فتحپوری دہلی

سوال نمبر [illegible] ایک شخص [illegible] نسب پر بیٹا [illegible] [illegible]
[illegible] کے بعد ایک شخص نے [illegible] میں شامل [illegible]
[illegible] یہ کہتا ہے کہ [illegible]
[illegible] بالتفصیل توجہ [illegible] جواب [illegible]

# الجواب

[illegible]
[illegible]
[illegible] شریف میں ہے۔

[illegible] الاحداث [illegible] الفرض [illegible] [illegible] [illegible] صلی الله تعالی علیه وسلم [illegible] فقط

[illegible]

# دوسرا باب

ب

# عبادات

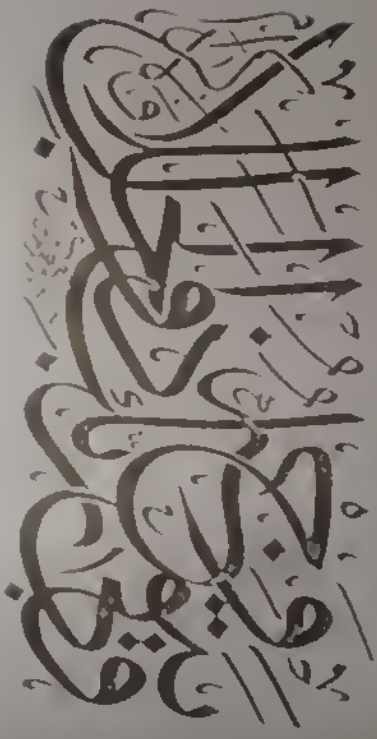

# رویت ہلال

(سوال نمبر ۴۳) [illegible]

[illegible]

# الجواب هو الموفق للصواب

[illegible]

دوسرے شہر کے قاضی کی جانب ان کے ذریعہ بھیجا ہو (۳) خبر مستفیض ہو۔ پس ان طریقوں میں سے اگر کوئی طریق نہ پایا جائیگا تو چاند ثابت نہ ہوگا۔ مثلاً اگر دو چار شخص یہ خبر دیں کہ فلاں مقام پر اہل شہر نے چاند دیکھا ہے تو نہ مانا جائیگا کیونکہ ان طریقوں میں سے کسی طریقہ کا بھی اس پر اطلاق نہیں آتا چنانچہ درمختار میں ہے :۔

فیلزم اھل المشرق برؤیة اھل المغرب اذا ثبت عندھم رؤیة اولئک بطریق موجب۔

علامہ شامی طریق موجب کا بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

کان یتحمل اثنان الشہادة او یشہدا علی حکم القاضی او یستفیض الخبر بخلاف ما اذا اخبر ان اھل بلدة کذا راوہ لانہ حکایة۔

اور تنویر الابصار میں ہے :۔

الشہادة علی الشہادة مقبولة الا فی حد وقود بشرط تعذر حضور الاصل۔

درمختار میں ہے :۔

شہدوا انہ شہد عند قاضی مصر کذا شاھدان برؤیة الھلال وقضی بہ ووجد استجماع شرائط الدعوی قضی القاضی بشہادتھما وقال فی الکمال ان قضاء القاضی حجة وقد شہدوا بہ لا لو شہدوا برؤیة غیرھم لانہ حکایة نعم لو استفاض الخبر فی البلدة الاخری لزمھم علی الصحیح من المذہب

(مجتبی وغیرہ انتہی)

ظاہر ہے کہ اول دو صورت تو تار وغیرہ کی خبر میں متحقق نہیں کیونکہ وہ شہادتیں ہیں اور یہ تار کی خبر اور شاہد کے لئے تو مادہ یہ بتا دینا کہ ایک شرط ضروری ہے کہ وہ مجلس قضا میں حاضر ہو کر بلا پردہ بلفظ اشہد گواہی دے کما فی عامة کتب الفقہ جوہرہ نیرہ میں ہے الشہادة فی الشرع عبارة عن اخبار بصدق مشروط فی مجلس القضاء بلفظ الشہادة انتہی ملخصاً۔ رہی تیسری صورت یعنی خبر مستفیض تو وہ اگرچہ خبر ہے۔ لیکن اس کے تحت بھی ان اخباروں سے کوئی خبر داخل نہیں۔ اس لئے کہ اس کی تعریف یہ کی جاتی ہے کہ خبر مستفیض یہ ہے کہ بلدہ رویت سے متعدد جماعتیں آکر بیان کریں کہ فلاں مقام پر مثلاً چاند دیکھ کر روزہ رکھا گیا۔ چنانچہ رد المحتار میں ہے :۔

قال الرحمتی معنی الاستفاضة ان تاتی من تلک البلدة جماعات متعددون کل منھم یخبر عن اھل تلک البلدة انھم صاموا عن رؤیة لا مجرد الشیوع من غیر علم بمن اشاعہ۔ انتہی

فتاوی رشیدیہ میں ہے :۔

سوال [illegible] وما الامر فاعتبر فی ھذا الخبر من الوارد من بلدة النصف

الى البلدة التي لم يثبت بها الآخر والاستفاضة [illegible]
اخبار رجل واحد مثلاً [illegible]

خبر مستفیض کی اسی تعریف کی بنا پر زمانہ سابق میں تار، ٹیلیفون [illegible] مستفیض [illegible]
ہلال کے ثبوت میں غیر معتبر مانا جاتا تھا اور یہی وجہ تھی کہ [illegible]
میں رویت ہلال کے تار ارسال کرتے رہے لیکن نہ مانا گیا [illegible]
معتبر سمجھا گیا کہ فقہا خبر مستفیض اس چیز کو کہہ رہے ہیں جو جماعت متعددہ آکر [illegible]
زمانہ ٹیلیفون جیسی خبر معتبر نہیں تھی حالانکہ متعدد [illegible]
واقع ہو تو اس کا ازالہ ہو سکتا تھا۔ ہو سکتا ہے ایک شخص کے پاس [illegible]
چاند دیکھا۔ بیان نہیں لیا جا سکتا تھا۔ لیکن کسی طرح اس [illegible] مسئلہ میں [illegible]
شخص کی خبر کا کیوں کر اعتبار کیا جا سکتا ہے ۔

پھر خبر مستفیض کو بھی اس حیثیت سے طرق موجبہ میں شمار کیا گیا ہے کہ وہ [illegible]
کہ وہ امر موجب العمل کی ایسے طریق سے ناقل ہے جو بمنزلہ خبر متواتر ہے [illegible]
کہ فلاں مقام پر رویت عام ہوئی۔ یا یہ کہ وہاں کے قاضی کے فیصلہ کی بنا پر چاند مانا گیا۔ [illegible]
عمل ہوا۔ اور خبر مستفیض ان میں سے کسی امر کو ثابت کر رہی ہے۔ تو اگر جماعت متعددہ [illegible]
کے چند ہی اشخاص آکر یہ خبر دیں تب بھی نہ مانی جائے گی کہ یہ خبر، خبر مستفیض کی شان نہیں رکھتی۔ جیسے
در مختار میں ہے :-

لا لو شهدوا برؤية غيرهم لأنه حكاية. نعم لو استفاض الخبر في
البلدة الأخرى لزمهم على الصحيح من المذهب. رحمتي. قال الرحمتي
ووجه الاستدلال أن هذه الاستفاضة ليس فيها شهادة على قضاء
قاض ولا على شهادة لكن لما كانت بمنزلة الخبر المتواتر وقد ثبت بها
أن أهل تلك البلدة صاموا يوم كذا لزم العمل بها لأن البلدة لا تخلو
من حاكم شرعي عادة فلا بد من أن يكون صومهم مبنيا على حكم حاكمهم
الشرعي فكانت تلك الاستفاضة بمعنى نقل الحكم المذكور وهي أقوى من
الشهادة بأن أهل تلك البلدة رأوا الهلال وصاموا لأنها لا تفيد اليقين
فلذا لا تقبل إلا إذا كانت على الحكم أو على شهادة غيرهم لتكون شهادة
معتبرة وإلا فهي مجرد إخبار بخلاف الاستفاضة فإنها تفيد اليقين [illegible]

اس عبارت سے ایک مسئلہ اور بھی معلوم ہوا کہ اگر یقینا معلوم ہو کہ [illegible] رویت ہی کی خبر قاضی [illegible]

اور اگر یہ سند دوسرے شہروں میں خبر پہنچی ہو کہ فلاں جگہ چاند مان لیا گیا ہے تب بھی معتبر ہوگی کہ احتمال ہے کہ ٹیلیفون وغیرہ جیسی خبر پر چاند مان لیا گیا ہو، مگر جب کہ یہ خبر دیں کہ وہاں پر عام طور پر چاند دیکھا گیا ہے

غرض جب ثابت ہو گیا کہ طرق موجبہ میں تار، ٹیلیفون، خطوط کی خبر داخل نہیں تو ایسی خبروں سے چاند کیسے ثابت ہو سکتا ہے۔ بنظر شرع ملاحظہ کریں گے تو بہت سے وجوہ ان میں ایسے پائے جائیں گے جو ان کو اس آلہ [illegible] اعتبار کرنے کے لئے کافی ہیں، جہاں پر مخبر مجہول یا مستتر ہوتا یا اس کی آواز قریب قریب مشتبہ ہوتا کہ النغمة تشبه النغمة اور الخط یشبه الخط کے اصول صادق ہیں۔ [illegible]

لو سمع من وراء الحجاب لا یجوز له ان یشهد لان النغمة تشبه النغمة فلم یحصل العلم [illegible] الخط یشبه الخط فلم یحصل العلم

[illegible] کہ [illegible] بھی تو [illegible] [illegible]

جعل حجة بالاجماع ولکن انما یعتمد على المکتوب الیه عند وجود شرائطه من جملة الشرائط البینة حتى ان القاضی مکتوب الیه لا یقبل کتاب القاضی ما لم یثبت بالبینة انه کتاب القاضی انتهى.

[illegible] فرق [illegible] کا لحاظ [illegible] کسی طرح بھی قبول [illegible] رفتار [illegible] ہے

[illegible] یقبل من محکم بل من قاض مولى من قبل الامام انتهى

[illegible] زمانہ سابق میں اگر [illegible] کا سلسلہ [illegible] [illegible] جب [illegible] [illegible] جب [illegible] کے متعلق مسائل [illegible] اس کی حقیقت بھی تو یہ ہے کہ اس میں ایک نائب [illegible] اخلاق کا [illegible] آدمی بھی اگر [illegible] جیسے آلات کا حکم [illegible] [illegible] اجتہاد کے لئے کوئی [illegible] کہ [illegible] چاند [illegible] [illegible] کو

بھی انہی کے خلاف [illegible]

عقل کے خلاف ہے [illegible]

[illegible]

[illegible] اگر [illegible]

[illegible]

پھر جماعت [illegible]

بہت سے [illegible] مختلف ہوں گے۔ [illegible]

[illegible] تفصیل [illegible]

[illegible] مختلف [illegible]

[illegible]

حاکم ہو۔ اور کسی میں یہ بھی نہیں، اور کسی میں ان خبروں کے ساتھ غلبہ ظن کی بھی شرط، اور کسی میں یہ بھی نہیں، غلبہ ظن ہو یا نہ ہو۔ غرض شارع علیہ السلام نے کسی چیز کے ثابت کرنے کے لئے جو طریقہ اور ادائی کے لئے جو شرائط مقرر کر دیئے ہیں، ان میں سے اگر کسی میں بھی کمی واقع ہے تو وہ چیز ہرگز ثابت نہ ہوگی۔ اگرچہ کیسا ہی غلبہ ظن بلکہ یقین ہی کیوں نہ ہو جاوے، چنانچہ چند دنوں کے باب میں دیکھئے کہ خود سلطان یا قاضی شہر عید کو چاند دیکھتا ہے۔ اور چاند کے ہونے میں اصلاً شک نہیں کرتا، لیکن سوائے اس کے اور کوئی دیکھنے والا نہیں، تو وہ چاند کے ہو جانے کا فیصلہ نہیں کر سکتا۔ بلکہ خود اس کو حکم ہے کہ افطار نہ کرے کہ اس کے حق میں بھی چاند ثابت نہیں۔ چنانچہ عالمگیری میں ہے: ولو رأی الامام وحده او القاضی وحده هلال شوال لا یخرج الی المصلی ولا یأمر الناس بالخروج ولا یفطر سرا ولا جهرا کذا فی السراج الوهاج۔ خصوصاً جہاں قاضی کی ضرورت ہے وہاں خبر ظنی کافی نہیں ہوتی۔ وہاں تو حجت کی ضرورت ہے۔ الاشباہ: القضاء لا یقتضی الا بحجة وهی البینة والاقرار او النکول کما فی وقف خانیة۔ پس اگر کسی کو بلا قیام حجت چاند ہونے کا یقین بھی ہو جاوے تو وہ چاند ہونے کا حکم نافذ نہیں کر سکتا جیسا کہ مشہور ہے: لیقضی علی علمه لیس بعذر القاضی فی زماننا کما فی ... مثلاً۔ اور قواعد شرعیہ کے موافق چاند ثابت ہونے کے بعد بھی اگر قاضی اپنے معتبر عادل شخص کو کسی دوسرے شہر اعلان کرنے کے لئے بھیجے کہ چاند ہو گیا تو نہ ماننے کی وجہ سے کہ وہ شرعی حجت نہیں۔ خط لکھ کر اس کی خبر کر دینے کے بعد بھی کسی دوسرے قاضی کے نام بھیجے لیکن لیجانے والا ایک ہی شخص ہو تب بھی قبول نہ ہوگا، کیونکہ اگرچہ کتاب القاضی ہے۔ لیکن اس پر دو گواہ ہونے کی شرط منقول بالاتفاق ہے: لا یقبل الکتاب الا بشهادة رجلین او رجل وامرأتین۔ لان الکتاب یشبه الکتاب فلا یثبت الا بحجة تامة۔ مثلاً تو ان صورتوں میں غلبہ ظن حاصل ہے۔ لیکن موجب قبول نہیں۔ معلوم ہوا کہ ہر جگہ ظن غالب موجب قبول نہیں بلکہ جہاں شریعت نے معتبر رکھا۔ ہاں اگر رمضان کا چاند اکیلا قاضی دیکھے تو وہ قاضی مختار ہے خواہ چاند کا اپنے علاقہ میں خود اعلان کرے یا کسی دوسرے قاضی کو تجویز کر کے شہادت دے اور وہ اعلان کرا دے کہ اس چاند کے لئے وہ شرائط نہیں جو دوسرے چاندوں کے لئے ہیں، کہ کسی امر دینی میں صرف ایک عادل یا مستور الحال کی خبر کافی ہوتی ہے۔ اور اگر مطلع صاف ہو تو جماعت عظیم کی خبر کی ضرورت ہوتی ہے کہ غلبہ ظن کا فائدہ دے۔ بلکہ بعض روایات کے موافق صرف دو ہی عادل کی بلکہ اگر بیرون آبادی یا کسی اونچے مقام سے آتا ہے تو اس صورت میں صرف ایک کی کافی ہے۔ درمختار میں ہے:

وقبل بلا علة جمع عظیم یقع العلم الشرعی وهو غلبة الظن بخبرهم وهو مفوض الی رای الامام من غیر تقدیر بعدد علی المذهب وعن الامام انه یکتفی بشاهدین واختاره فی البحر وصحح فی الاقضیة الاکتفاء

یہ اسی وقت ہے جب کہ خارج البلاد [illegible] میں [illegible]

برخلاف عید [illegible] کے کہ [illegible] باوجود [illegible] معتبر [illegible] ہے [illegible] شہادت کے لئے [illegible] شہادت [illegible] شرط [illegible] مثلاً [illegible] شہادت [illegible] ہے :

اما فی شہادۃ الفطر والاضحی فیشترط لفظ الشہادۃ [illegible]
لان قول الفاسق فی الدیانات التی یمکن تلقیہا من العدل [illegible]
[illegible] فلا بد من العدد کما عرف فی موضعہ انتہی

[illegible]

فلو استفتی [illegible] وجود [illegible] انہ [illegible] عن [illegible]
[illegible] لا یجوز [illegible] انتہی

اس سے معلوم ہوا کہ شہادت [illegible] ثابت کرنے کے لئے [illegible] سے ثابت نہیں ہوسکتی جب تک [illegible] اپنے [illegible] کے [illegible] دلائل کو [illegible] موجب [illegible] اگر اس کا کوئی قاضی [illegible] موجود ہے تو اس کا اعتبار ہوگا [illegible] موجود ہے [illegible] حالت وجود نہیں تو اس کے [illegible] مسلمانوں کی جماعت ہے [illegible] شہادت لیں گے [illegible] ہیں ہے ۔

ولو کان [illegible] من [illegible] شعبان [illegible]
[illegible] ۔

[illegible] جہاں قاضی کا منصب ہو [illegible] وہاں [illegible] ہے :

والظاهر [illegible] سماع المدافع [illegible] القناديل من المصر

لانه علامة ظاهرة تفيد غلبة الظن وغلبة الظن حجة موجبة للعمل [illegible]

[illegible] اس عبارت سے یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ جب توپ کی آواز کا سننا شہر والوں کے لئے کافی ہے [illegible] اعلان [illegible] کے ذریعہ سے ہو اور وہ قاضی کے فیصلہ کا اعلان کرتا ہو تو کیوں نہ [illegible] تو اس کا جواب یہ ہے کہ [illegible] کہ جب اس شہر اور اس کے اطراف اور گرد و نواح کے [illegible] ثابت ہو گیا تو اب اس کے رہنے والوں کے لئے صرف خبر کا پہنچنا کافی ہے [illegible] علامات کا [illegible] اسی خبر کے [illegible] کے لئے طریق موجب [illegible] صرف [illegible] خواہ کسی طریق سے حاصل ہو [illegible] ثبوت مقصود نہیں [illegible] اگر [illegible] سال میں رمضان کا [illegible] لیکن [illegible] تحقیق کرنے [illegible] ہو [illegible] ہے :

ان استفاضة شهر رمضان على الامير [illegible] بثبوت [illegible] رمضان وطريق الوصول اليه [illegible] الادلة الشرعية [illegible]

[illegible] قاضی [illegible] ولایت [illegible] صرف [illegible] غلبۂ ظن حاصل ہو جائے [illegible] دوسرے بلاد [illegible] دوسرے بلاد [illegible] اگر [illegible] قاضی [illegible] ہے :

فاما لو حكم قاضي البلد الآخر بانه ثبت عنده بالبينة [illegible] في بلده الآخر [illegible] العمل به لان اخبار القاضي [illegible] حجة في [illegible]

[illegible] قاضی [illegible] دوسرے بلاد [illegible] ممکن [illegible] قاضی [illegible] حسب [illegible] ہے :

[illegible] القاضي [illegible]

[illegible]

[illegible] قاضی [illegible] وہاں کے

لوگوں کے [illegible] غالب ہو [illegible] چاند نہ دیکھ [illegible] بعض حضرات [illegible] اس مسئلہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سمجھئے اور [illegible] کہ جب [illegible] وہاں مسلم غیر مسلم ہر طرح کے شاہدوں کی شہادت پر عمل کیا جاتا ہے تو آپ بھی ایسا ہی کیجئے۔ اس کلام سے آپ کو واضح ہو گیا ہوگا کہ قوانین اسلامیہ غیروں کے معاملات و قوانین سے [illegible] حیثیت رکھتے ہیں۔

ایک شبہ یہ بھی کیا جاتا ہے کہ فلاں عالم نے ان آلات کی خبر کو چاند کے معاملہ میں معتبر [illegible] [illegible] تو اس کا جواب یہ ہے کہ ممکن ہے کہ انہوں نے خبر مستفیض کے لغوی معنی پر نظر [illegible] [illegible] تو اس پر نظر کی ہے۔

[illegible]

[illegible]

لا فرق بین کون عدد الجمع من خارج المصر او کان الامام فلا ینبغی
للامام اذا اخبرہ واحد ان یامر الناس بالصوم وکذا فی الفطر بل حکمہ
حکم غیرہ (انتہی)

رہتے ہیں قرآن کی خبر تو صرف بحسب اپنے قول لان القضاء بالقاضی محدود فی ولایتہ ہیں دوسرے شہروں کے لئے غیر معتبر تسلیم کرتے ہیں اور یہ ثابت کیا جا چکا کہ ثبوت رویت کے لئے طرق موجبہ دو ہیں۔ [illegible] کی خبر ہوتی موجب نہیں، اور وہ اپنے فتوی میں اس کو بھی تسلیم فرماتے ہیں، تو پھر آپ کا یہ حکم کیسے صحیح ہو سکتا ہے کہ تمام ہندوستان میں بلکہ پورے ہندوستان کے قاضی کا اعلان معتبر ہوگا، اسی طرح یہ دعویٰ کیسے کیا جا سکتا ہے کہ پاکستان اور دوسرے اسلامی ممالک کا اعلان [illegible] تو براہ راست عوام کے لئے قابل عمل ہوگا، یعنی عوام کو خیر کسی مفتی سے پوچھنے کی ضرورت [illegible] نہیں ہے بلا واسطہ تمام پاکستان کو قاضی ہندوستان سے شرعی طریق سے خطاب کرنا ہوگا [illegible] سے مقامی قاضی خود فیصلہ کرے گا [illegible] ترسیل کے سبب یہ تو خبر کی حیثیت موجب [illegible] نہیں تو [illegible] سے [illegible] کر ہوگا کہ یہ تو محض خبر ہے نہ کہ شہادت، اسی طرح ہلال کمیٹی [illegible] [illegible] جب شاہد کے لئے شہادت قضاء قاضی اور مجلس قضاء شرط ہیں اور شہادت بعد [illegible] ہے، تو پھر خود کو قاضی و مفتی سے بھی بالا تر سمجھنا [illegible] واضح ہو [illegible] کی عبارت [illegible] [illegible] دیکھئے یہ منتا اسی بیان [illegible] صحیح نہیں اس لئے [illegible] قاضی [illegible] [illegible] مشہور ہو [illegible] مختصر القدوری میں ہے:

اذا کان بالسماء علۃ قبل الامام شہادۃ الواحد العدل

[illegible] میں ہے:

من رای ہلال رمضان وحدہ ورد القاضی قولہ صام۔

[illegible] میں ہے:

[illegible] ہذہ [illegible] المحدود فی القذف اذا تاب [illegible]
[illegible] عن ابی حنیفۃ لا تقبل لانہ شہادۃ من وجہ [illegible]
[illegible] الی القاضی (انتہی)

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

ما لم يجد فيه العلماء ... لا يجوز اثباته بالقياس [illegible]
بالقياس على ... الشهادة ... انتهى

[illegible]

[illegible]

فتاوی [illegible] میں ہے:

[illegible] بالمصالح [illegible] انتهى

[illegible] میں ہے:

والحق قول من [illegible] هذا اذا كان [illegible]
بحيث لا يختلف المصالح وان كان يختلف [illegible]

الآخر عند كلامه ولا عبرة في امره، فلا اعتبر اختلاف المطالع كما في المستصفى ناقلا
عن الفتاوى الكبير۔

علماء زمانہ کے علماء میں سے جس کا مجھے علم ہے، مولینا لکھنوی نے بھی اپنے فتاویٰ میں اسی کو ستر لکھا
والدلائل مذکورة فی فتاویہ پس اگر اختلاف مطالع کا بھی اعتبار کیا جائے تو رویت کی خبر ورکار تبلیغ
کی صورت میں یہ موجب پر بھی قاضی رویت ہلال کے ثبوت کا حکم نہیں کر سکتا

اور چونکہ حدیث پاک صوموا لرؤیتہ میں جو علت اتحاد مطالع کے غیر معتبر ہونے کی بتلائی جاتی تھی
عیدالضحیٰ میں نہیں پائی جاتی، اس لئے عیدالضحیٰ کے چاند میں تو خود علامہ شامی نے بھی اختلاف مطالع کا ... پر جانا ہے
ردالمحتار میں ہے :۔

یفهم من کلامهم فی کتاب الحج ان اختلاف المطالع فیه ...
ویظهر انه ... فی بلدة اخری قبلهم بیوم هل ...
لغیر الحجاج ... والظاهر نعم لان اختلاف ...
متعلقه بمطلق الرؤیة وهذا بخلاف الاضحیة ... کاوقات ...
یلزم کل قوم العمل بما عندهم انتهی ص۱۰۵

اور مولینا لکھنوی نے بھی اپنے فتاویٰ میں اس کو ثابت کیا ہے کہ عیدالضحیٰ ... ثبت رویت
... خبر ورست میں کا حکم جدا ہو گیا ہے تو اس صورت میں ... 
... اختلاف مطالع کا اعتبار نہیں کرتے ... علم
بالصواب هذا ما عندی وعلم حقیقة المسئلة عند ... 

...

محمد شفیع ...

...

نوٹ ۔ ... ہلال ... کے عنوان سے ... مولانا ... سید ... 
صاحب نے ... شائع کیا تھا ۔

سوال نمبر ۵۹ (۱) اس سال زنجبار کی کمیٹی جو صرف رویت ہلال کے علاوہ رمضان کے بعد اپنی [illegible]
(ب) [illegible] جامع مسجد میں جلسہ کیا گیا ہے کیا آپ بتلا سکتے ہیں کہ اس کی کیا وجہ ہوئی؟

(۲) اخبار الجمعیۃ مورخہ ۲۹ مارچ حاضر ہے اس میں جو مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب
دہلوی کا مستفتہ فیصلہ شائع کیا گیا ہے، جس پر جامع مسجد کے جلسہ نے عمل کرتے ہوئے چاند کا اعلان کیا یہ فیصلہ
آپ کے نزدیک صحیح ہے؟

(۳) دوسرے روز کے اخبار الجمعیۃ کو ملاحظہ کریں جس میں ایک مضمون متعلق عید
شائع ہوا ہے اور اس میں بتلایا ہے کہ بہت لوگوں کو جمعہ کے روز روزے توڑنے پر مجبور کیا ہے یہ
یہ صحیح ہے؟ اس سے مسلمانوں پر برا اثر پڑ رہا ہے۔

(۴) جامع مسجد کے جلسہ کے بعد دوسرے روز مولانا حفظ الرحمن صاحب وغیرہ نے
[illegible] سے اگر عینی شہادت رویت کی دی ہے، اب آپ کے نزدیک ان کے متعلق کیا حکم ہے جھوٹ
[illegible] کیا یا دھوکہ کر توڑا ہے؟ بینوا توجروا

محمد ہاشم [illegible]

(۲۰ مارچ [illegible])

[illegible]

# هوالموفق

(۱) اس کی اصل وجہ جو میرے نزدیک ہے وہ تو نہیں بتلا سکتا، ہو سکتا ہے ایک وجہ [illegible] کا باعث ہوئی [illegible]
اس کی وجہ یہ بیان کرتا ہے کہ چونکہ زنجبار کی ہلال کمیٹی ریڈیو [illegible] وغیرہ آلات کی خبر رویت ہلال کے
میں تسلیم نہیں کرتی اور ہمارے نزدیک اس بارہ میں اس کی خبر معتبر ہے، اس لئے کہ ہم کو علیحدہ جلسہ کرنے کی ضرورت
ہوئی۔

(۲) میرے نزدیک اس فیصلہ کا جو مطلب لیا جا رہا ہے وہ صحیح نہیں۔ اس فیصلہ کے الفاظ یہ ہیں:

## فیصلہ

مجلس نے باتفاق یہ طے کیا ہے کہ اگر ریڈیو کے ذریعہ آنے والی خبر کے متعلق یہ اطمینان ہو جائے
کہ جس جگہ سے ریڈیو کی خبر دی جا رہی ہے وہاں کے [illegible] نے چاند ہونے کی باقاعدہ شہادت
لے کر چاند ہونے کا حکم کر دیا ہے، خبر دینے والا بھی متعین ہو کر کوئی مسلمان معتبر شخص ہو تو
اس اعلان پر اعتماد کر کے دوسرے مقامات پر بھی چاند ہو جانے کے حکم پر عمل کیا جانا جائز ہے

اور ہندوستان کے قصبوں اور شہروں میں متعین ذمہ دار جماعتیں اس کے موافق حکم کریں تو اس
پر عمل نہ ہونے سے یہ حکم تمام ہندوستان اور پاکستان کے لئے ہے۔

غور فرمائیے کہ اس فیصلہ میں ریڈیو کی خبر پر عمل کو کیسی کیسی سخت شرائط کے ساتھ مشروط کیا ہے جن کا وجود محالات عادیہ سے ہے جس کا صریح مطلب ہوا کہ ریڈیو کی خبر پر چاند کے باب میں عمل نہیں کیا جا سکتا کہ اذا فات الشرط فات المشروط۔ خیال تو فرمائیں کہ یہ بھی تو اسی ریڈیو سے معلوم ہوگا کہ جہاں سے ریڈیو کی خبر دی جا رہی ہے اور وہاں [illegible] کے سامنے چاند ہونے کی باقاعدہ شہادت لے کر چاند ہونے کا حکم کر دیا ہے اور جس عالم [illegible] مستند ہے۔ تو اس بارے میں ریڈیو کو معتبر سمجھنا گویا اس کا اعتبار ثابت ہونے سے پیشتر اس کو معتبر سمجھنا ہوا جو غیر معقول اور مستلزم دور ہے جو محال ہے۔ یونہی ہندوستان کے تمام شہروں اور قصبوں میں ذمہ دار جماعتوں کی تعیین اور ان میں ہلال کمیٹیوں کا اور ریڈیو کے اسٹیشنوں کا قیام کرانا کس قدر تکلیف طلب ہے۔ پھر اس کے باوجود بھی اس خبر پر عمل کو صرف جائز کہا ہے۔ لازم و واجب نہیں بتایا ورنہ جب کہ تمام ذمہ دار جماعتیں اس کے موافق بالاتفاق حکم کریں اور یہ بھی محال ہے کہ سنی، شیعہ، مقلد، غیر مقلد، دیوبندی وغیرہ کی جماعتیں ہیں اور ہر ایک کا مسلک جدا۔ تو سب بالاتفاق اس پر کیسے حکم کر سکتی ہیں۔

الغرض اس فیصلہ میں اور بھی کئی شرطیں ایسی ہیں جن کا مفاد یہ ہے کہ چاند [illegible] ریڈیو کا اعتبار نہیں [illegible] میں یہ فیصلہ ہوا ہے اسی زمانہ میں اسی مسئلہ کے متعلق مجھے قاضی [illegible] پور کا سوال موصول ہوا تھا جس کا جواب مختصر طور پر میں نے ایک رسالہ مسمی بہ "انتفاء المحال" کی شکل میں لکھنے کے بعد شائع کر دیا تھا کہ اس فیصلہ سے لوگ کسی غلط فہمی میں نہ پڑیں۔

بس اس کے غیر معتبر ہونے کے دلائل تو اسی میں آپ کو ملیں گے عوام کے سمجھنے کے لئے تو صرف اس قدر بتلا دینا کافی ہے کہ گو ریڈیو تو اس زمانے کی پیداوار ہے، لیکن ٹیلیفون جو اس سے بدرجہا اس مسئلہ میں بہتر اور قابل اعتبار سمجھا جاتا ہے اس کو نکلے ہوئے تو مدت گزر گئی۔ پچھلے زمانے کے علماء باوجودیکہ اس زمانہ کے علماء سے بہت علم و فضل و دیانت و تقویٰ میں بڑھے ہوئے تھے، اس زمانہ میں تار بھی آتے رہتے، ٹیلیفون بھی [illegible] خطوط بھی وارد ہوتے لیکن کبھی نہ دیکھا، نہ سنا کہ انہوں نے ان میں سے کسی کی خبر پر چاند کا فیصلہ کیا ہو [illegible] فیصلہ [illegible] میں ان علماء کا اتفاق نظر آتا ہے لیکن اگر اس کو ریڈیو کا جھوٹا تسلیم کیا جائے [illegible] نہیں سینکڑوں اور ہزاروں علماء کا اتفاق نظر آتا ہے۔

[illegible] دہلی میں کتنے بڑے بڑے فضلاء موجود ہیں۔ مثلاً مولانا ابو الخیر شاہ صاحب، مولانا [illegible] صاحب، مولانا [illegible] حسین صاحب، مولانا سعید [illegible] حسین صاحب، مولانا محمد شاہ صاحب، مولانا [illegible] صاحب، مولانا [illegible] صاحب، مولانا [illegible] صاحب، مولانا کرامت اللہ [illegible] اور ان کے

علاوہ دوسرے مقامات کے تو اس قدر علماء ہیں جن کا شمار بھی [illegible]
بریلوی، مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی، مولانا محمد [illegible] صاحب [illegible]
صاحب دیوبندی، مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمہم اللہ علیہم۔ ان حضرات سے [illegible] نیز بیسیوں [illegible]
ٹیلیگرافی خبر میں چاند کے باب میں ان کا اعتبار نہیں کیا، اور ان سے [illegible]
بعض نے اس پر مستقل رسالے شائع کئے۔

میری نظر سے متعدد رسائل اس مسئلے میں گذرے جن میں علماء کے فتاوے [illegible]
ہیں [illegible] گر اس پر مستقل پایہ کے رسالے ریڈیو ٹیلیفون جیسے آلات [illegible]
[illegible] جلیل جامع ترجمان اہلسنت ترجمان [illegible] مستقل [illegible]
[illegible] کے مرتب تھے، مولانا سید شاہ محمد حسن صاحب کے رسالہ [illegible]
بتیس علماء کے فتاوے جمع کئے، اور حسن رضا خان صاحب قادری [illegible] رسالہ میں [illegible]
۱۹۵ علماء کے فتاوے اور تصدیقات ہیں، اسی طرح اور بھی ملک میں کئی رسالے [illegible]
بیسیوں علماء کے فتاوے اور تصدیقات [illegible] رویت کا ثبوت [illegible]
رسالہ عربی فتاوی کا مجموعہ صرف تار و خطوط کے [illegible] لیکن چونکہ خطوط کی قبول [illegible]
میں ایک حیثیت ہے [illegible] غیر معتبر ہونے کی علة الخط تشبه [illegible]
[illegible] معتبر [illegible] علة الخط تشبه النغمة ہے تو [illegible]
خط [illegible] ٹیلیفون کا ہے۔ اس مجموعہ میں مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب کا فتویٰ [illegible]
اس میں مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ چاند کے باب میں تار تو مطلقاً اعتبار نہیں [illegible]
ڈاک خطوط تو وہ اگرچہ ٹیلیگراف سے اقوی ہیں لیکن اگر حد شہادت پر مشتمل نہیں ہوں تو وہ بھی غیر معتبر [illegible]
تعداد پانچ سے بڑھ جائے اور بھیجنے والوں کے خط پہچان لئے جائیں اور خطوط کے [illegible]
رویت ہلال کی شہادت کی صلاحیت رکھتے ہوں تو اس صورت میں اگرچہ ایسے خطوط [illegible]
کہ اب ان میں وہ شبہات بہت کم ہو گئے جو ٹیلیگراف میں ہوتے ہیں۔ [illegible]
قبول کرنے کا حکم نہ کریں گے کہ شرائط شرعی کی رعایت [illegible] کے لئے آسان نہیں [illegible]
[illegible] ہے۔ اختصار میں نے اس کا [illegible] بیان کیا ہے۔ مفتی صاحب کا [illegible]
بہت [illegible] کہ پانچ سے زائد خطوط کو جواز قابل اعتبار سمجھتے ہیں لیکن یہ بھی [illegible]
[illegible] فرماتے ہیں کہ ہم چونکہ ان خطوط کے قبول کرنے کا حکم [illegible]
کو چاند کے باب میں قول اعتبار نہیں جانتے۔ [illegible]
کا تصور فرماتے ہیں:

وصرح مشائخنا الكرام بأن في الامور الشرعية هذه الخطوط ليست بمعتبرة
اصلاً.

۵ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑہ شریف، فرماتے ہیں:

والکتاب المرسل بالواسطة مثل التلغراف فی [illegible].

۶ حضرت [illegible] سے بات، مجلس کی تشکیل ہو جاتی ہیں۔ فقط اتنا بتانا ہے کہ جو شخص مفتی صاحب کے قول سے ٹیلیفون کی خبر کے (دربارہ رویت ہلال) اعتبار پر استدلال کرتا ہے وہ یقیناً غلطی پر ہے۔ ہرگز کبھی آپ نے نہیں فرمایا کہ ٹیلیفون کی خبر اس میں معتبر ہے، مدت ہوئی ان کے ساتھ رویت ہلال کے جلسہ میں شرکت کرتے رہے۔ بعض مسائل میں اختلاف بھی ہوا، لیکن نہایت مہذبانہ انداز میں طے ہو گیا، آج تک کسی صورت بھی [illegible] نہ کبھی یہ فرمایا کہ تار یا ٹیلیفون روزہ کے معاملہ میں معتبر ہے، ہاں [illegible] کو یہ معتبر فرمایا [illegible] [illegible] سے ہونے کو تار [illegible] نہیں [illegible] آخر نواب صاحب [illegible] صاحب تشریف لے گئے لیکن میں نہیں سمجھا کہ [illegible] جب مفتی صاحب [illegible] سے تو میں نے پوچھا کہ کہیں بتایا تھا فرمایا کہ تار کے متعلق پوچھتے تھے [illegible] کہ [illegible] معتبر نہیں [illegible] جلسہ کے فیصلہ سے فون سے معتبر ہونے پر استدلال کرنا چاہتے ہیں [illegible] یہ ان کی غلطی ہے [illegible] اس فیصلہ کی حقیقت یہ ہے کہ چونکہ بعض لوگوں کا اصرار تھا کہ ریڈیو کی خبر بھی رویت ہلال کے بارے میں مقبول ہونی چاہیے، لہٰذا مفتی صاحب نے ان کے خوش کرنے کے لئے یہ فیصلہ فرمایا ہے [illegible] [illegible] کے ساتھ مشروط کر دیا ہے کہ وہ شرائط پائی جا سکیں گی، نہ کوئی اس سے رویت ہلال ثابت کر سکے گا [illegible] جانتے ہیں کہ تمام فقہاء بالاتفاق فرما رہے ہیں کہ اس باب میں ہر مسلمان کی خبر جب تک دل سے [illegible] درجہ تک نہ پہنچ جائے، اور ریڈیو کی خبر ہرگز خبر مستفیض نہیں، اور یہ بھی جانتے تھے کہ قاضی دوسرے شہر کے قاضی کے پاس اپنے فیصلہ کے ذریعہ اپنا فیصلہ بھیج کر تو اس کا نفاذ کرا ہی نہیں سکتا، ریڈیو کے ذریعہ بھیج کر اس کا نفاذ کیسے ہو سکتا ہے، اور اس سے بھی واقف تھے کہ شاہد کو قاضی کے سامنے بولنا ہوتا ہے، پس پردہ [illegible] شہادت کا [illegible] نہیں پایا جاتا، [illegible] فرماتے ہیں:

لو سمع من وراء الحجاب لا يسعه ان يشهد لاحتمال ان يكون غيره اذ النغمة تشبه النغمة.

[illegible] واقف تھے کہ شاہد کو [illegible] ہی [illegible] سکتا ہے کہ مجلس قضا میں حاضر ہونا ہے:

لان [illegible] في الشهادة عبارة عن اخبار [illegible] مشروط في مجلس القضاء [illegible] حضوره.

[illegible] ہے [illegible] شاہد کا [illegible] سب پر جانتے ہیں [illegible]

صاحب: جیسے فرشتے تھے کہ ریڈیو کی خبر پر روزہ [illegible] کے لئے تجزیہ کرنے کے لئے [illegible]
مفتی صاحب کی اس فیصلے سے [illegible] کر اس میں دیا [illegible] کی [illegible] [illegible]
نہ ہے یہی وجہ ہے کہ مفتی صاحب نے اس فیصلے کے بعد بھی [illegible] کبھی [illegible] [illegible]
ریڈیو کی خبر پر:

(۳) یہ بالکل غلط اور مجھ پر اتہام ہے کہ میں نے کسی کو روزہ توڑنے پر [illegible]
کہ [illegible] اکثر [illegible] اور افواہیں اڑائی جاتی رہتی ہیں [illegible] بھی [illegible]
کہ کسی کے متعلق کوئی بڑی دینی [illegible] اور انہوں نے اس پر یقین کا [illegible] کہ اس [illegible]
ضرورت ہی نہیں محسوس ہوتی کہ جس کے متعلق یہ افواہ ہے اس سے تحقیق تو کریں۔ [illegible]
میں اسی فیصلے کے اعلان کے قبل افواہوں کی دنیا کی [illegible] کے [illegible] مضمون ہے [illegible]
کہ افواہوں میں کیسی قوت ہوتی ہے کہ ایک بے بنیاد شے کو عوام کے [illegible] میں [illegible]
نے اپنی [illegible] سے دیکھا اور کانوں سے سنا ہے۔ اب اس کے نتائج [illegible] [illegible]
کر کیا [illegible] افواہ اڑانے والے تو خوش ہیں کہ اب [illegible] کی تردید کا [illegible]

جس کے متعلق آپ نے استفسار کیا ہے اس کی حقیقت یہ ہے کہ [illegible]
[illegible] چاند کے ثبوت کا اعلان کیا گیا اور [illegible] سے اعلان [illegible] مسلمانوں میں تشویش [illegible]
شب کے تقریباً دو بجے ایک جم غفیر مولانا مفتی ضیاء الحق صاحب (صدر جمعیۃ علماء) [illegible]
کے ساتھ میرے مکان پر آیا۔ اور ان دونوں جلیل القدر عالموں نے صورت حال بیان کی اور [illegible]
دریافت کیا کہ تیرے نزدیک کیا حکم ہے۔ میں نے عرض کی کہ اس حال میں [illegible]
البتہ [illegible] واقع ہوگیا ہے۔ اس لئے کل کا روزہ خالص نفل کی نیت سے [illegible]
نیت سے روزہ رکھنا [illegible] یہ ہے کہ [illegible] شک ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ [illegible]
[illegible] اس وقت سے قبل اگر خبر معتبر سے چاند کا ثبوت ہو جائے تو روزہ کی نیت کرکے [illegible]
روزہ [illegible] کھا پی سکتے ہیں کہ موجودہ صورت کا شرعاً یہی حکم ہے، چنانچہ درمختار میں ہے:

(و) صیام یوم الشک الا نفلا (و) [illegible] یکون عن رمضان [illegible]

اس کے بعد ان میں جو لوگ آئے ان میں بعض [illegible] تھے جنہوں نے کہا کہ [illegible]
کی [illegible] کہا کہ تم کھا پی سکتے ہو کیونکہ تمہارا روزہ ہی نہیں ہے اور [illegible] رمضان کی نیت سے [illegible]
ان [illegible] دریافت کرنے پر [illegible] سے کہا گیا کہ تمہیں اب خاص نفل کی نیت کر لینی چاہیے۔ [illegible]
کہ اگر [illegible] خاص نفل کی نیت نہ کی یا [illegible] کھا پی لیں تو کوئی گناہ [illegible]
[illegible] کسی وجہ [illegible]
اس واقعہ کی حقیقت صرف اس قدر ہے لیکن [illegible] کسی [illegible]

کیا ہو کہ حدیث میں آیا ہے:

## من صام یوم الشک فقد عصیٰ ابا القاسم

یعنی جس نے یوم شک میں روزہ رکھا اس نے ابوالقاسم یعنی سرکار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ تو وہ بھی قابل طعن کیسے ہو سکتا ہے، اس نے گناہ کیا؟ وہ تو ثواب کی امید رکھتا ہے۔ ان اللہ کے بندوں نے اگر یہ خیال کیا ہے کہ ایسی حرکات سے مجھے حق کہنے سے روک دیں گے تو یہ خیال ان کا وہم ہے۔ میرا مولیٰ مجھے اس سے محفوظ رکھے، عمر گذر گئی لیکن جو صورت آج واقع ہوئی کبھی نہ دیکھی۔

جلسہ رویت سے بہت اتفاق کے ساتھ حکم صادر ہوتا رہا لیکن کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ جلسہ میں رویت ثابت نہیں ہوئی اور بعد میں میرے پاس شاہد پہنچے میں نے شہادت لے کر مفتی صاحب کی خدمت میں شہادت بھیج دی مفتی صاحب نے اس پر دستخط کر دیے، اور میں نے ثبوت رویت کا اعلان کر دیا۔ اور یہ بھی ہوا کہ شاہد پہلے مفتی صاحب کے پاس پہنچا انہوں نے شہادت لے کر میرے پاس روانہ فرمادی تو میں اس پر دستخط کر کے ثبوت رویت کا اعلان کر رہا لیکن یہ کبھی نہیں ہوا کہ انہوں نے مجھے یا جلسہ کے شریک ہونے والے علماء میں سے کسی نے اس کا مشورہ دیا ہو کہ تار و ٹیلیفون کی خبر پر عید کر لی جائے۔

(۳) اس وقت تک مجھے بمبئی صاحب کی بھی شہادت موصول ہو گئی ہے جس کی بنا پر میرے نزدیک ۲۹ شعبان کی رویت ثابت ہے، پس جن لوگوں نے جمعہ کا روزہ نہیں رکھا یا رکھ کر توڑ ڈالا ہے، وہ بعد رمضان شریف ایک روزہ قضا رکھ لیں۔

صوم و افطار کا مبنیٰ رویت ہے کہ جب شہادت شرعیہ سے رویت ثابت ہو جائے تو اگر رمضان کا چاند ہے تو روزہ رکھیں اور عید کا چاند ہے تو افطار کریں، ثابت نہ ہو تو ہرگز روزہ نہ رکھو، خواہ حقیقت میں ۲۹ اور دلی کی جگہ چاند ہو، ثابت ہو چکا ہو۔

ایسی صورت میں یہ خیال کرنا کہ روزہ نہ رکھنا یا توڑ ڈالنا، ہوگا صحیح نہیں، دین دار مسلمان کے لئے یہی وقت امتحان کا ہے، دیکھو، بات کرنے والے ریڈیو، ٹیلیفون متعدد جگہ چاند ہونے کی خبر دے رہا ہے اور طبیعت چاہتی ہے کہ روزہ رکھے اور رکھا ہوا ہے تو نہ توڑے، لیکن وہ شریعت کے حکم کے آگے سر تسلیم خم کرتا ہے تو وہ مستحق ثواب ہے نہ یہ کہ اسے مستحق عذاب کہا جائے۔

اب عید کا چاند آ رہا ہے اگر شرعی موجب سے ثابت نہ ہو تو محض ریڈیو یا ٹیلیفون کی خبر پر روزہ ختم کرنا حرام ہوگا، اور مستحق عتاب، اور جب شرعی موجب سے ثابت ہو جائے تو نہ جانا افطار کرنا واجب ہوگا۔

اگر غروب آفتاب میں دو چار ہی منٹ رہ گئے ہوں اور ریڈیو کہہ رہا ہو کہ دنیا میں کہیں چاند نہیں ہوا تو روزہ واجب رکھنا ہے۔ حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ تو تشریف لے جا چکے، اور ساتھ ہی میں بھی اپنی عمر پوری کر چکا ہے۔ آج ... معلوم ہو جائے گا، ... جیسا کرتا ہے کرتے رہیے ... ان علماء

کی پیروی کرنا جو مجتہدانہ روش نہیں جا سکے۔ بلکہ سلف صالحین کے پیرو ہیں۔ فقط واللہ اعلم

محمد حبیب اللہ قاسمی عفی عنہ
مسجد فتح پوری دہلی

نوٹ: یہ فتویٰ رویت ہلال کے بارے میں ۱۳۸۹ھ ... حسین صاحب سے صدر مفتی ... دہلی میں بصورت اشتہار شائع کیا تھا۔

(سوال نمبر ۱۴۳) ستمبر ... کو جمعہ مبارک کو مطلع بالکل صاف تھا لیکن کسی کو چاند نظر نہیں آیا۔ امام صاحب جامع مسجد متھرا سے بعض لوگوں نے کہا کہ ... آسام، پٹنہ وغیرہ میں چاند ہو جانے کی اطلاع آئی ہے اور ... مولوی محمد میاں (جمعیت) نے بھی ٹیلیفون پر مبارک باد دی ہے لیکن امام صاحب موصوف نے فرمایا کہ یہ سب شرعی ثبوت رویت ہلال کے لئے معتبر نہیں۔ میں چاند ہونے کا اعلان نہیں کر سکتا۔ ۳۰ رمضان المبارک کو مسلمانان متھرا نے بدستور روزہ رکھا لیکن دس بجے دن ... نئی دہلی سے ٹیلیفون پر معلوم ہوا کہ وہاں عینی شہادت کی بنا پر عید ہو رہی ہے۔ لیکن امام صاحب نے اس کو بھی تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد کمیٹی کی طرف سے امام صاحب کے نام ... آیا کہ ... مگر امام صاحب نے اس کی بھی تعمیل نہ کی۔ نتیجتاً کمیٹی ان کو نکالنے کے درپے ہے۔ بعض لوگوں نے خود بھی روزے توڑ دیے اور جبراً ... کے بھی روزے کھلوا دیے۔ ... جب شہر میں خبر پہنچی تو امام صاحب نے بھی روزہ کھول لیا۔ صورت مذکورہ میں مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(۱) کیا امام صاحب جامع مسجد متھرا حق پر ہیں؟
(۲) کیا کمیٹی کو حق پہنچتا ہے کہ وہ حکم عدولی کے جرم میں امام صاحب کو برطرف کر دے؟
(۳) کیا جن لوگوں نے روزہ توڑا ہے ان پر قضا لازم ہے؟

## الجواب

یہ تو صحیح ہے کہ دہلی میں بعض عینی شاہدوں کی شہادت کی بنا پر سال ... رمضان کو ... ہوئی لیکن چونکہ گشتی تار، ٹیلیفون، ریڈیو وغیرہ کی خبروں سے کسی دوسرے شہر میں رویت ثابت نہیں ہوتا

سے مطابق جنتری کے روز عید قرار دینا جائز نہ تھا۔ عید کا حکم نافذ کرانے والوں کو جو جواب امام صاحب نے دیا وہ وہی تھا جو ان پر شریعت مطہرہ نے لازم کیا تھا جزاھم اللہ خیر الجزاء۔ مسلمانوں کو اپنے مولا کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ ان کا ایک متقی اور فاضل امام ہے ورنہ اس زمانہ میں تو سیاسی انقلاب نے اپنے لپیٹے میں مذہب کو بھی نہیں چھوڑا۔ اس کے مسائل میں بھی انقلاب رونما ہونے لگے۔ اس سے پہلے بھی تار، ٹیلیفون، ریڈیو، ٹیلیویژن سب کچھ موجود تھا۔ لیکن علما کا بالاتفاق یہی قول تھا کہ ان خبروں کا چاند کے بارے میں کوئی اعتبار نہیں خصوصاً جبکہ ایک دو خبروں کا۔ لیکن اس میں بھی ترمیم ہونے لگی ہے۔ اور بڑا تعجب اس انقلاب پر ہے کہ پہلے عالم عوام کو حکم دیتے تھے۔ اب عوام عالم کو حکم دینے کی جرأت کرتے ہیں ع

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

ملتان میں بھی بذریعہ ریڈیو کئی مقام کی خبر موصول ہوئی۔ لیکن جب تک عینی شہادت نہیں پہنچی ان خبروں کا کوئی اعتبار نہیں کیا گیا۔ الغرض امام صاحب حق پر ہیں جن لوگوں نے روزے توڑ ڈالے وہ اور خود [illegible] گنہگار ہوئے۔ جن پر تمرد کا [illegible] ہے۔ دہلی سے عید کی نماز پڑھ کر آنے والے کے قول سے ان کو بھی روزہ توڑنا جائز نہ تھا۔ اب جنہوں نے روزہ توڑا ہے ان پر ایک روزہ کی قضا واجب ہے۔ ہاں اگر دہلی [illegible] جمعہ سے معتبر ثقہ [illegible] سے اتنے لوگ شہادت کے ساتھ آکر چاند دیکھنا بیان کریں جن کی خبر کو خبر مستفیض سمجھا جائے [illegible] تو امام کو چاہیے کہ اعلان کر دیں کہ اب کسی روزے کی قضا واجب نہیں۔

تو مسائل امام کے ساتھ ہے اور ان پر فرض ہے کہ وہ اس مسئلے میں امام کا ساتھ دیں [illegible] کو یہ حق نہیں کہ وہ امام کو معزول کرے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد منظور [illegible]
مسجد جامع [illegible]

(سوال نمبر ۳) (۱): کیا ٹی وی ریڈیو سے رمضان المبارک، عید الفطر، عید [illegible] کے چاند کے بارے میں جو اعلانات ہوتے ہیں کیا ان پر عمل کیا جائے جبکہ عینی شاہد موجود نہ ہوں۔

(۲) اگربتی، لوبان، اور کوئی دھواں دینے والی خوشبو سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں، جیسا کہ مساجد وغیرہ میں خوشبو کے لئے یہ چیزیں جلائی جاتی ہیں۔ اگر ٹوٹ جاتا ہے کفارہ لازم ہے یا قضا کافی ہے۔

مستفتی

محمد شریف - [illegible]

## الجواب

(۱) رویت ہلال عیدین کے لئے شہادت ضروری ہے [illegible] ... نہیں البتہ رویت ہلال رمضان کے لئے شہادت ضروری نہیں ہے [illegible]

(۲) خوشبودار دھواں قصداً سونگھنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اگر اس دھوئیں کو سونگھنے کی عادت ہے تو کفارہ بھی واجب ہے۔ فقط

[illegible] غفرلہ

[illegible]

## هوالموفق

[illegible] میں جو سوال اول میں جو کہا ہے کہ ہلال رمضان کے لئے خبر معتبر ہوتی ہے [illegible] مطلع ابر و غبار ہو تو ایک ایسے مسلمان کا جو فاسق نہ ہو [illegible] کا یہ خبر دینا کہ میں نے چاند دیکھا ہے کافی ہے [illegible] اور مطلع صاف ہو تو ایک مسلمان کا یہ خبر دینا کافی نہ ہوگا بلکہ ضروری ہے کہ اس قدر [illegible] کی خبر [illegible] حاصل ہو جائے اور تیسرے جواب میں جو کہا ہے کہ خوشبودار [illegible] روزہ ٹوٹ جاتا ہے اس سے دھوئیں کا ناک میں چلا جانا مراد ہے۔ محض سونگھنے سے [illegible] خود کچھ اجزاء ناک میں چلے جائیں تو روزہ نہ ٹوٹنے کی کوئی [illegible] کفارہ [illegible] صورت میں لازم ہوگا جب قصداً ناک میں دھواں چڑھائے اور اس چڑھانے سے نفع [illegible] کی عادت بھی کر لی ہو۔ ماہ رمضان شریف میں مساجد میں ہرگز لوبان وغیرہ روشن نہ کرنا چاہئے کہ دھوئیں کے [illegible] بوجہ ضرورت ہے اور مساجد میں لوبان روشن کرنے کی کوئی ضرورت نہیں [illegible] دوسرے لوگوں کا روزہ نہ ٹوٹے لیکن جو لوبان روشن کرے گا اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔ فقط

محمد [illegible] عفی عنہ
مسجد جامع فتحپوری دہلی

## روزہ و افطار

(سوال نمبر ۴۸) ایک تومند شخص رمضان المبارک کے مہینے میں سفر پر جا رہا ہے وہ کتنے روز تک سفر پر رہ سکتا ہے۔ آیا بحالت سفر روزہ رکھے یا نہیں اور تراویح پڑھے یا نہیں۔ فقط

مستفتی
فضل احمد - دہلی

## الجواب

جبتک اس کی ضرورت پوری نہ ہو دورانِ سفر میں روزہ ملتوی کر سکتا ہے۔ لیکن کسی مقام پر اگر پندرہ روز کے قیام کی نیت کرلیگا تو وہ مقیم ہو جائے گا۔ مسافر رہے گا۔ مسافرت کی حالت میں روزہ اگر روزہ رکھے بہتر ہے اور افطار کرنا چاہے تو افطار بھی کر سکتا ہے۔ بعد رمضان قضا کرلے اور تراویح پڑھنے میں دشواری نہ ہو تو پڑھے ورنہ وہ بھی ترک کر سکتا ہے۔

محمد مظہر اللہ غفرلہ
جامع فتحپوری، دہلی

(سوال نمبر ۴) ماہ رجب کی ستائیس تاریخ کا روزہ رکھنا کیسا ہے؟

## الجواب

یہ روزہ رکھنا مستحب ہے عن ابی ہریرۃ موقوفا من صام یوم سبع وعشرین من رجب کتب اللہ له صیام ستین شهرا وهو الیوم الذی هبط فیه جبرئیل علی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بالرسالة وهذا اشهر ما ورد فی هذا المعنی — انتهی ما فی ما ثبت بالسنة للشیخ عبد الحق رحمه اللہ تعالیٰ محدث دهلوی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد مظہر اللہ غفرلہ
مسجد فتحپوری، دہلی

(سوال نمبر ۵) (۱) کوئی غیر مسلم افطار کے لئے کوئی چیز پیش کرے تو اس سے افطار جائز ہے یا نہیں یا اگر حسب ضرورت کسی حالت میں کسی غیر مسلم سے افطار کے لئے کوئی کھانے کی چیز لی جائے تو وہ کھا سکتا ہے یا نہیں۔

(۲) اگر کسی غیر مسلم کے ہاں بطور مہمان یا ویسے ہی ٹھہرنا ہو جائے تو اس کے ہاں سے کھانا وغیرہ لے کر افطار یا سحری کر سکتا ہے۔ بینوا توجروا

## الجواب

دونوں صورتیں جائز ہیں۔ روزہ کے ثواب کے متعلق اسلام کی ضرورت ہے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم
مسجد جامع فتحپوری دہلی

# حج

(سوال نمبر ۵۱) (۱) کیا حکومت اسلامیہ کو اس امر کا شرعاً حق حاصل ہے [illegible] کر کے حج کی سعادت سے محروم کر دے کیونکہ اس زرمبادلہ [illegible] جنہیں حاصل کرنا [illegible] اور [illegible] لاکھوں روپیہ زرمبادلہ مہیا کرتی ہے اور سامان تجارت وغیرہ [illegible] ہیں۔

(۲) کیا حکومت اسلامیہ میں اس امر کی شرعاً اجازت ہے کہ وہ صاحب استطاعت [illegible] علاوہ وبیت اللہ شریف لے جانے کی سہولتیں نہ بہم پہنچائے اور اس [illegible] اور غیر ملکی مسافروں کو لانے لیجانے کیلئے جہازوں کو استعمال کرے۔

(۳) کیا حکومت اسلامیہ [illegible] کی اجازت ہے [illegible] کر سکتی ہے [illegible] جو استطاعت [illegible] اور [illegible] اجازت دے [illegible] استطاعت سے اس [illegible] محروم کر دیئے گئے۔

## الجواب

(۱) [illegible] یہ کہنا بالکل صحیح ہے اس پر کچھ شک نہیں، حکومت جب کہ [illegible] ہو تو کیسے یقین کیا جا سکتا ہے کہ وہ حجاج کے [illegible] بدعت [illegible] جاری کی ہے جس کو [illegible] ملک میں بھی نہیں [illegible] حکومت [illegible] اولین فرض ہے کہ عوام کے باب میں وہ پوری تفتیش رکھے [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:-

ألا كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته فالإمام الذي على الناس
راع وهو مسئول عن رعيته

بعض لوگوں پر جو حاکم ہے اس سے رعایا کے احوال کی پرسش ہوگی۔ پس برخلاف اس کے [illegible] کو عبادت سے روکنا بلا وجہ صحیح کے، کیسے جائز ہو سکتا ہے؟

(۲) اس کا بھی وہی حکم ہے جو پہلے سوال میں بتلایا گیا ہے۔ حکومت تجارت کے مسئلے کو حج پر ترجیح نہیں دے سکتی۔

(۳) یہ تو صرف حجاج کو [illegible] فرض ہے، [illegible] حرام ہے۔ قولہ تعالیٰ:

[illegible] لا يعبد [illegible] الله، و [illegible] يصدون عن المسجد الحرام

[illegible] کو یہ اطمینان ہے کہ اللہ ان پر عذاب نہ کرے گا حالانکہ وہ لوگوں کو مسجد حرام سے روکتے ہیں اور اس کے متولی نہیں ہیں:

حدیث میں ایسی حکومت کے حق میں بددعا فرمائی گئی ہے جس کے الفاظ مبارک یہ ہیں:

اللھم من ولی من امر امتی شیئا فشق علیھم فاشقق علیہ (رواہ مسلم)

یعنی جو شخص متولی ہو میری امت کے کسی کام پر پھر امت پر مشقت ڈالے تو بھی اس پر مشقت ڈال۔

ایک حدیث میں آیا ہے جس بندے کو اللہ تعالیٰ نے رعیت کا حاکم بنایا ہو اس نے رعیت کی خیر خواہی نہ کی تو وہ جنت کی خوشبو نہ سونگھے گا۔ [illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد کفایت اللہ

مسجد جامع فتحپوری دہلی

[illegible] ۱۹۳۵ء
[illegible] ۱۳۵۴ھ

(سوال نمبر ۳۲) ایک مسجد جو [illegible] کتاب بنی ہے لیکن [illegible] وہ مسجد [illegible] اس کے نمبر [illegible] طوائف مذکور یہ کہتی ہے کہ اگر روپیہ [illegible] قرض لے کر چندہ دوں اور واپس آ کر قرض اسی روپیہ سے ادا کر دوں گی۔ ایسی صورت میں طوائف مذکورہ [illegible] بینوا توجروا

## الجواب

اس صورت کہ کسی ہندو سے قرض لے کر چندہ دیا جائے [illegible] پھر دوسرا روپیہ اس کو دے دے تو چونکہ اس قرض سے جو روپیہ مسجد میں لگا ہے اور [illegible] اگر یہ نکاح [illegible] تو اس میں کچھ حرج نہیں۔ فقط

محمد کفایت اللہ

مسجد جامع فتحپوری دہلی

(۱۵ [illegible] ۱۹۳۵ء)

(سوال نمبر ۳۳) ایک ضعیف [illegible] خاتون [illegible] کر سکتے معذور ہیں وہ چاہتی ہیں [illegible] سے حج بدل کرا دیں۔ شریعت میں اس کے لئے کیا حکم ہے؟

## الجواب

اگر یہ [illegible] سے بھی نہیں جا سکتی درحقیقت یہ [illegible] لیکن [illegible]
تو اپنے عمل میں [illegible] بحال کر سکتی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد کفایت اللہ
مدرسہ امینیہ دہلی
[illegible]

# قربانی

(سوال نمبر ۵۰) یتیم نابالغ صاحب نصاب ہے لیکن اس کا عقیقہ نہیں ہوا ہے اس پر قربانی واجب ہے؟
المستفتی
شمس محمد [illegible] دہلی

## الجواب

اس پر قربانی واجب ہے [illegible] بالغ ہو گا اور یہ خیال غلط ہے کہ عقیقہ جس کا نہ ہوا ہو وہ
قربانی نہیں کر سکتا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد کفایت اللہ
مدرسہ امینیہ دہلی

(سوال نمبر ۵۱) ایک شخص دہلی میں ہے [illegible] کی طرف سے کلکتہ میں قربانی کرائی [illegible]
[illegible] شخص مذکور کو یہ معلوم نہیں کہ قربانی ۱۰ ذی الحجہ کو ہوئی یا ۱۱-۱۲ کو نیز یہ بھی تحریر فرمائیں
کہ اس کو حجامت کس دن بنوانی چاہیے۔

## الجواب

یہ قربانی اس شخص کی جانب سے ہو گئی [illegible] اس کے لئے یہ ضروری نہیں کہ اس کو وقت قربانی کا علم
ہو۔ حجامت اس کو بروز عید ہی بنوا لینی چاہیے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد کفایت اللہ
مدرسہ امینیہ دہلی

(سوال نمبر ۵) کیا قربانی کے جانوروں کی کھال کی قیمت مدرسہ اسلامیہ کے صرف میں لانا جائز ہے یا نہیں۔

مستفتی

امیر تصدق حسین

## الجواب

یا یہ قیمت مدرسے کے مستحقین طلبہ کے وظائف میں دی جا سکتی ہے یا اس قیمت سے ان کو کھانا وغیرہ بنوا کر دیا جا سکتا ہے۔ فقط

محمد کفایت اللہ غفرلہ

امام مسجد اکبر آبادی

(سوال نمبر ۵) قربانی کی کھالوں کو امام مسجد، مؤذن یا مسجد کے خدمت گاروں کو دینا جائز ہے یا نہیں۔ اگر مسجد کی مرمت وغیرہ کے لئے ضرورت ہو تو کیا کھالوں کی رقم مسجد کے اخراجات پر لگائی جا سکتی ہے یا نہیں؟

## الجواب

قربانی کی کھالیں معاوضہ میں تو کسی خدمت کے نہیں دی جا سکتیں اور بلا معاوضہ جس کو چاہیں دے سکتے ہیں خواہ امام ہو یا مؤذن ہو یا کوئی اور۔ جب ان کو دے دی جاوے تو یہ لوگ اپنی جانب سے مسجد کی مرمت میں صرف کر سکتے ہیں۔ فقط

محمد کفایت اللہ غفرلہ

امام مسجد فتحپوری دہلی

(سوال نمبر ۵) (۱) قربانی کی کھالوں کے مستحق کون لوگ ہیں؟

(۲) کیا قربانی کی کھالوں کا روپیہ ان لوگوں کو دیا جا سکتا ہے جن کے پاس مزدوروں میں تقسیم کرنے کے لئے بہت روپیہ موجود ہے مگر وہ اس فرض کو باحسن وجوہ انجام نہیں دیتے صرف روپیہ جمع کرنے کے شوقین ہیں جیسے ...

## هو الموفق

(۱) قربانی کی کھال خود استعمال کی جا سکتی ہے اور جس کو چاہیں دے سکتے ہیں۔ فی الهندية والجلد بمنزلة اللحم فی التصدق انتہی۔ لیکن اگر کھال بیچ دی گئی تو اس کی قیمت تصدق کی جانا ضروری ہے اور مستحق صدقہ ہیں۔ فی الدر المختار۔

فان بیع اللحم او الجلد بعد ما اخذه تصدق بثمنه - وقال اللہ تعالیٰ
انما الصدقات للفقراء والمساکین الآیۃ -

(۲) اگرچہ توکیل ایسے امور میں جائز ہے لیکن مذکورہ شخص کو جو کہ [illegible] جماعت [illegible] ہیں
ان کو دینا جائز نہیں جیسا کہ [illegible] ہے :-
تحری فدفع لمن اکبر رأیہ انہ لیس بمصرف لا یجزیہ -
فقط واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

[illegible]
مسجد فتحپوری دہلی

(سوال نمبر ۵) زید اپنے [illegible] قربانی میں [illegible]
[illegible] ثابت تو نہیں بینوا و توجروا -

## الجواب

[illegible] قربانی جائز ہے [illegible] تحریر ہے :
[illegible] مختص [illegible] -

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد [illegible]
مسجد جامع فتحپوری دہلی

(سوال نمبر ۶) عام طور پر لوگ جو قربانی کے لئے جانور خرید تے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ یہ جانور قربانی کی نیت سے
خرید اہے۔ زید کہتا ہے کہ یہ نہ کہنا چاہیئے اس طرح وہ جانور نذر کے حکم میں ہو جاتا ہے [illegible]
یا [illegible] کو یہ بات کہے تو جائز ہے ورنہ وہ جانور نذر کا مانا جائیگا۔ کیا زید کا یہ قول صحیح ہے بینوا و توجروا

## الجواب

زید کا یہ قول غلط ہے البتہ اگر کسی ایسے شخص نے بہ نیت قربانی خرید اہو جس پر قربانی واجب نہ تھی
تو اس پر اس خاص جانور کی قربانی ضروری ہو جاتی ہے لیکن نذر کے حکم میں جب بھی نہیں ہوتی۔ اس کا دوسرا
قول بھی غلط ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد [illegible]
[illegible]

سوال [illegible] قربانی کی قربانی کے بعد معلوم ہوا کہ [illegible] گوشت [illegible] گوشت کھانا حلال ہے یا حرام اور ان کی کھالیں مصرف میں لائی جا سکتی ہیں یا نہیں۔

مستفتی
صوفی عبدالصمد چشتی صابری
(بلند شہر، جادت)

## الجواب

[illegible] جائز نہیں مگر جب کہ معلوم ہو کہ یہ [illegible] حلال [illegible] ہاں اگر کھال فروخت کر کے صرف [illegible] تو اس کی قیمت [illegible] فقیر کو دے دیں۔ فقط واللہ اعلم

[illegible]
مسجد جامع [illegible]
(۱۳ [illegible])

# زکوٰۃ

(سوال نمبر ۳۳) (۱) جو رقم ادھار میں پھنسی ہوئی ہے اگر وہ دو یا تین سال میں قسط وار یا یکمشت وصول ہوتی ہے تو اس کی زکوٰۃ صرف ایک سال کی فرض ہوگی یا پورے عرصہ کی؟
(۲) سال کے ختم پر حساب کرتے وقت کیا ادھار میں پھنسی ہوئی رقم کی بھی زکوٰۃ دی جائے؟

مستفتی
حاجی عبدالغنی۔ سکھر
(۵ مئی ۱۹۴۶ء)

## الجواب

(۱) پچھلے سالوں کی بھی زکوٰۃ دینی لازم ہے۔
(۲) ایسی رقم پر زکوٰۃ تو ہے لیکن دینی جب واجب ہوگی جب وصول ہو جائے اور پیشگی دے دی جائے تو بھی درست ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد کفایت اللہ [illegible]

(سوال نمبر ۶۳) میں ایک صاحب نصاب شخص ہوں میں نے اپنے ایک عزیز کو جو صاحب نصاب [illegible] باوجود ایک موذی مرض کی وجہ سے تنگدست ہو گئے ہیں [illegible] عرصہ سے کر رہا ہے تو وظیفہ کی یہ رقم زکوٰۃ [illegible] تصور ہو سکتی ہے؟ اگر نہیں تو کیا آئندہ ان کو یہ وظیفہ بطور زکوٰۃ دے سکتا ہوں [illegible] موصوف [illegible] ایک رہنے کا مکان ہے۔

## الجواب

چونکہ ان [illegible] وجہ سے [illegible] یہ سوال زکوٰۃ [illegible] مکان [illegible] دوسرا مکان نہیں [illegible] زکوٰۃ دے سکتے ہیں [illegible] کو اگر [illegible] ان کو زکوٰۃ دینے میں مضائقہ نہیں۔ فقط واللہ اعلم

محمد مظہر اللہ غفرلہ

امام مسجد فتحپوری دہلی

سوال نمبر ۶۴ [illegible] شخص [illegible] سال نہیں گزرا ہے اپنے ایک عزیز کو ایک تقریب کے سلسلے میں کچھ روپیہ [illegible] میں یہ تصور کر لیا کہ جب زکوٰۃ ادا کروں گا تو یہ رقم اس میں محسوب کروں گا۔ کیا اس طرح زکوٰۃ ادا ہو جائیگی

مستفتی

فضل احمد - دہلی

## الجواب

زکوٰۃ واجب تو جبھی ہوتی ہے جبکہ پورا سال گزر جائے لیکن اس سے قبل زکوٰۃ کی نیت سے دیدے تو تب بھی زکوٰۃ ادا ہو جائیگی۔ فقط

محمد مظہر اللہ غفرلہ

امام جامع مسجد فتحپوری دہلی

(سوال نمبر ۶۵) ایک جگہ پر زکوٰۃ و رقم عطیہ جمع کر کے رکھ دیا گیا ہے اس میں سے کوئی جائداد یا تجارت کے لئے دکان خرید کر اس کا منافع غرباء و مساکین پر تقسیم کیا جا سکتا ہے یا نہیں اور اس صورت میں زکوٰۃ ادا ہو جائیگی یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

## الجواب

ادائے زکوٰۃ میں تملیک شرط ہے پس اس مال سے ایسی جائداد کی بنا جائز نہیں لا یجوز ان یبنی بالزکاۃ کل ما لا تملیک فیہ۔ کذا فی العالمگیری ملتقطاً۔ رہا ملک ہبہ سو اگر موہوب لہ کا اس پر قبضہ نہیں ہوا تو ہبہ پورا نہیں ہوا واہب کا ہے وہ جو چاہے اس میں تصرف کرے اور اگر تمام ہو چکا تو یہ مال موہوب لہ کا ہے، دوسرے کو اس میں تصرف جائز نہیں مگر اس کی اجازت سے۔ فقط

حررہ محمد مظہر اللہ غفرلہ
امام مسجد فتحپوری دہلی

# صدقات

(سوال نمبر ٦٦) کیا دولت مند حربی کو صدقہ دیا جا سکتا ہے؟

مستفتی
شمس احمد۔ دہلی

## الجواب

اللہ تعالیٰ کے نام پر مال دینا صدقہ ہے اور صدقات دولت مند حربی کو دینا جائز نہیں۔ فقط

محمد مظہر اللہ غفرلہ
امام مسجد جامع فتحپوری دہلی

ضمیمہ ٦٦

## ھو الموفق

جو دو جواب دیئے گئے ہیں ان میں یہ مسئلہ کہ بیت المال میں اموال زکوٰۃ وغیرہ صدقات دینا جائز نہیں جس کے وجوہ جواب بالا میں تفصیل کے ساتھ ذکر کئے جا چکے ہیں من جملہ ان کے ایک وجہ ناجائز ہونے کی یہ بھی ہے کہ بیت المال کے اموال تین قسم کے ہوتے ہیں جن کے مصارف علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں لیکن کارکنان بیت المال اس کی اصلا پرواہ نہیں

---

* پہلے سوال کا جواب ذیل مولوی محمد حسن مرحوم نائب مفتی دارالعلوم دیوبند کے قلم سے ہے جو مفتی دارالعلوم کے علاوہ حضرت مفتی صاحب کے ... تحریر ہے

کرنے جس کی وجہ سے غالب یہ ہے کہ زکوٰۃ دینے والے کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی ہے۔ فقہاء تو امام مسلمین کو بھی اس
کی ہدایت کرتے ہیں کہ اس پر واجب ہے کہ چار بیت المال بنائے اور ہر قسم کے مال کے لئے علیحدہ علیحدہ خانے
کہ ہر قسم کے مال کا جدا حکم ہے جو اس کے ساتھ مختص ہے۔ دوسرا مال اس میں شریک نہیں ہو سکتا، کذا فی عالمگیری
ترجمۃً۔ نیز اسی میں ہے کہ امام پر واجب ہے کہ مال کو مستحقین سے روک نہ رکھے ورنہ اگر ایسا کرے گا تو اس کا
وبال اس کی گردن پر ہوگا۔ انتہی ترجمۃً۔ غرض مسلمانوں کو صدقات واجبہ کی ادائیگی میں نہایت احتیاط درکار ہے
اول تو بعض لوگ پوری طرح صدقہ نکالتے ہی نہیں جو اس طرح زکوٰۃ نکالیں جس سے صرف مستحقین تک نہ پہونچے۔ بعض صورتوں
یہ بھی امید نہیں کی جا سکتی کہ وہ ادا بھی ہوتی یا نہیں۔ پس ان کو ان بکھیڑوں سے بچنا چاہئے جو صورت تصریح
میں زکوٰۃ ادا نہ ہونے کی وجہ ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد مظہر اللہ غفرلہ
مسجد جامع فتحپوری دہلی

## قسم

**سوال نمبر ۶۰۶:** ہر ایک شخص نے سورۃ ... قرآن شریف کو سامنے رکھ کر اور ہاتھ رکھ کر ... ایک بات سے نے قسم کھائی مگر وہ پوری نہیں ہوئی تو اس کا کیا کفارہ ہے۔ بینوا توجروا

## الجواب

جس بات پر قسم کھائی تھی اگر اس کے خلاف کیا گیا ہے تو ہر ایک پر دس مساکین کو دو وقت کا کھانا کھلانا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد مظہر اللہ غفرلہ
مسجد جامع فتحپوری دہلی

لطف اُن کا عام ہو ہی جائے گا
شاد ہر ناکام ہو ہی جائے گا

جان دے دو وعدۂ دیدار پر
نقد اپنا دام ہو ہی جائے گا

بے نشانوں کا نشاں مٹتا نہیں
مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائے گا

سائلو دامن سخی کا تھام لو
کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی جائے گا

اے رضا ہر کام کا اک وقت ہے
دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا

# تیسرا باب

۱

# معاملات

## بین الزوجین

وَلَمَن صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ

(سوال نمبر ١) [illegible] قال [illegible] في [illegible] المسيد ومن كل [illegible] ـــــ [illegible] الإسلام [illegible] وابن [illegible] الثاني ؟ ـــــ والقول لكم [illegible]. [illegible] قوله [illegible] قول [illegible] من الله قبلا ولكن [illegible] [illegible] شاكر [illegible]
ـــــ ـــــ [illegible] العبد الضعيف

# الجواب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

# نکاح

(سوال نمبر ١) [illegible]

مستفتی

[illegible]

# الجواب

[illegible] نکاح [illegible] ۔

المرأة إذا زوجت نفسها من غير كفؤ صح النكاح ولكن للأولياء حق الاعتراض وروى الحسن عن أبي حنيفة رحمه الله تعالى أن النكاح لا ينعقد وبه أخذ كثير من مشايخنا والمختار في زماننا للفتوى رواية الحسن وقال الشيخ الإمام شمس الأئمة السرخسي رواية الحسن أقرب إلى الاحتياط كذا في فتاوى قاضي خان . والله تعالى أعلم

[illegible]

سوال نمبر ۱ ۔ [illegible] کریم کے [illegible] ایک (۲) بچہ اور [illegible] [illegible] کو دودھ پلایا ہے جو اس کے بیٹے [illegible] کے بیٹے سے بیاہی گئی ہے [illegible] کو دودھ پلایا ہے کریم کے [illegible] کے ساتھ نکاح جائز ہے یا نہیں ہے [illegible]
بالدلیل [illegible] ۔

# الجواب

[illegible] کریم [illegible]
[illegible] من الرضاع [illegible]
[illegible] من هذا الرجل [illegible]
[illegible]
[illegible]
انتهى فقط ۔

محمد کفایت اللہ غفرلہ
امام مسجد [illegible]

سوال نمبر ۲
(۱) ہندہ [illegible] الدین [illegible]
ان دونوں کا نکاح [illegible] جائز ہے !
(۲) [illegible] شریعت میں کوئی سزا ہے ؟
(۳) [illegible] ہوگا ۔

بینوا توجروا

# الجواب

[illegible] الدین اس کا نکاح فسخ کرا سکتے
[illegible] الدین
[illegible] شریعت مطہرہ [illegible] الدین کی [illegible] ایمان کی [illegible]

[illegible] حاصل ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد [illegible]
[illegible]

(سوال نمبر ۴۷) [illegible]

## الجواب

[illegible] صورت مسئولہ میں [illegible] نہیں ہے [illegible] نکاح [illegible] نہیں۔ فقط واللہ اعلم

[illegible]
مسجد فتحپوری

(سوال نمبر ۴۷) ہندہ [illegible] نکاح [illegible] جائز [illegible] ایسی صورت میں ہندہ دوسری جگہ نکاح کرسکتی ہے یا نہیں؟

## الجواب

جب تک ہندہ زید سے طلاق حاصل نہ کرلے گی اس کو دوسرے شخص سے نکاح جائز نہیں۔ فقط

محمد مظہر اللہ غفرلہ
امام مسجد فتحپوری دہلی

(سوال نمبر ۵۷) زید اپنے سوتیلے والد کی بیوہ کے ساتھ نکاح کرنا چاہتا ہے۔ یہ جائز ہے یا نہیں [illegible]
کیونکہ حقیقی والد اور سوتیلے والد کی [illegible]

# ھو الموفق

مذکورہ نکاح صحیح ہے کہ ان کے درمیان کوئی حرمت کی وجہ نہیں۔ فقط

محمد مظہر اللہ غفر لہٗ
امام مسجد فتحپوری دہلی

(سوال نمبر ۷۶)

(۱) زید اور ہندہ کے والدین نے ان دونوں کا نکاح کر دیا تھا جب زید کی عمر سترہ سال تھی اور ہندہ [illegible] سال کی تھی [illegible] اب بالغ ہو گئی لیکن [illegible] نے [illegible] نہیں کیا [illegible] نکاح کر لیا تو اب ہندہ [illegible] کہ اس سے طلاق [illegible] صورت میں کیا ہندہ بنا مہر لینے کی مجاز ہے۔

(۲) [illegible] اور لڑکی شرعاً کس عمر میں بالغ ہوتے ہیں [illegible]

(۳) لڑکا اور لڑکی کے [illegible] صورت میں [illegible] بعد بلوغ وہ اپنا نکاح شرعاً فسخ کر سکتے ہیں؟

# الجواب

(۱) [illegible] کا بلوغ [illegible] نکاح [illegible] نہیں [illegible] جس کو [illegible] نہیں ہوتی [illegible] نہیں تھی۔

(۲) لڑکے کو جب احتلام ہو یا عورت کو حمل [illegible] یا حیض آئے تو [illegible] بالغ کہیں گے [illegible] لڑکی کو [illegible] نشانی [illegible] تو پندرہ سال کی عمر [illegible] بالغ کہا جاتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد مظہر اللہ غفر لہٗ
امام مسجد فتحپوری دہلی

(سوال نمبر ۷۷)

(۱) [illegible] صورت میں نکاح ہوا یا نہیں

(۲) [illegible] معلوم ہو [illegible] کو اپنے گھر بلا لیا کیونکہ [illegible] کو طلاق دے [illegible]

[illegible]

الجواب

[illegible]

[illegible]

(سوال نمبر ۷۰) ایک بہن کے ہاں لڑکا ہوا اور دوسری بہن کے ہاں لڑکی۔ دوسری بہن نے [illegible] غلطی سے اپنی بہن کے لڑکے کو دودھ پلا دیا۔ کچھ عرصہ بعد اس لڑکے کی [illegible] بہن کے ہاں ایک اور لڑکی [illegible] کیا اس کا نکاح اپنی [illegible] بہن کے لڑکے [illegible] کو اس نے غلطی سے دودھ پلایا تھا کیا یہ نکاح شرعاً ہو سکتا ہے۔

المستفتی

[illegible]

## الجواب

نہیں ان دونوں کے درمیان نہیں ہوسکتا فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(۷) [illegible]

جامع فتحپوری دہلی

(سوال نمبر [illegible]) [illegible]

[illegible] تو [illegible] وقت [illegible] [illegible]

[illegible] کے سامنے [illegible]

[illegible] عدالت [illegible] پیش کی [illegible] عدالت نے [illegible]

کی گئی شرعاً ہوگئی یا نہیں ؟ بینوا توجروا

## الجواب هو الموفق للصواب

[illegible]

حاکم اس کو نہیں توڑ سکتا فقط واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

[illegible]

(سوال نمبر [illegible]) مطلقہ عورت [illegible] کے [illegible]

ہیں جس عورت [illegible] اس [illegible] عورت [illegible] نہیں

ہوگی یا حلال ۔ بینوا وتوجروا ۔

## الجواب هو الموفق للصواب

طلاق [illegible] کسی شخص کو اس عورت سے نکاح [illegible] جائز نہیں [illegible]

[illegible] کرادی ہے ان کے [illegible] عورت [illegible] دوسرے شخص [illegible] تفریق کرائی جائے گی [illegible]

[illegible] وہ حرام متصور ہوگی فقط

[illegible]

امام مسجد فتحپوری [illegible]

(سوال نمبر ۱۰) کیا ثابت ایک شخص [illegible] میں معلوم ہوا کہ وہ مسلمان نہیں ہے جب وہ [illegible] ہوں اس حالت میں نکاح درست ہوا یا نہیں اگر نہیں تو اب نکاح کی کیا صورت ہو سکتی ہے بینوا توجروا

مستفتی
ایک سائل

# الجواب

[illegible] ایک شدید [illegible] قرآن [illegible] دوسرے [illegible] انبیاء علیہم السلام [illegible] اسلامی [illegible] نکاح [illegible] کر سکتی ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

مسجد جامع فتحپوری [illegible]

(سوال) [illegible] اہل حدیث [illegible] نکاح [illegible] جو لوگ اس نکاح میں شریک ہوں ان کے لئے شریعت کیا حکم [illegible] بینوا توجروا

مستفتی
[illegible] دہلی
۳ اکتوبر [illegible]

# الجواب

[illegible] عقد [illegible] مسلمان [illegible] تمام [illegible] مسلمان [illegible]

[illegible]

محمد [illegible]

[illegible] دہلی

[illegible] ۱۹۳۳ء

(سوال نمبر ۳۳) ایک کتاب [illegible] کہ مسلمان [illegible] زانیہ کو نکاح [illegible] سوائے زانی یا زانیہ اور مشرک یا مشرکہ کے کسی مسلمان سے جائز نہیں جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے الزانی لا ینکح الا زانیۃ او مشرکۃ [illegible] آیت [illegible] اور زانی زانیہ کا [illegible] مسلمان [illegible] جائز ہے [illegible] بینوا توجروا

## الجواب

یہ قول صحیح ہے [illegible] اختلاف ہے [illegible] اس مسئلہ [illegible] خواہ [illegible] زانیہ [illegible] مسلمان [illegible] مومنین میں ہے۔

فقیل التحریم خاص [illegible] وقیل عام [illegible] منسوخ [illegible] منکم۔

اس مسئلہ [illegible] تفسیر [illegible] کتب [illegible]

محمد [illegible]

[illegible] دہلی

(سوال نمبر ۳۴)

(۱) [illegible] ایک [illegible] ہے [illegible] ؟

(۲) بالغہ لڑکی کو اپنے نکاح کے لئے اپنے ولی کی اجازت کی ضرورت ہے یا نہیں؟ اگر بغیر اجازت ولی اس لڑکی کا نکاح کسی غیر [illegible] کر دیا جائے تو یہ جائز ہوگا؟

مستفتی

[illegible] دہلی

## الجواب

(۱) لڑکی [illegible] جائز ہے مگر [illegible] کے ساتھ

نکاح کرلیا ہے تو نکاح ثانی ہو جائیگا۔ مذہب [illegible] کو اختیار کرکے [illegible] نکاح [illegible] کر سکتی ہے۔ فقط [illegible]

محمد [illegible] عفی عنہ
مسجد [illegible] دہلی

(سوال نمبر [illegible]) ایک [illegible] عورت [illegible] سال [illegible] دوسری [illegible] طلاق [illegible] کیا وہ دوسری شادی کر سکتی ہے۔ بینوا توجروا

## الجواب

[illegible] تو [illegible] نکاح کر سکتی ہے [illegible] فقط [illegible] اعلم

محمد مظہر اللہ غفرلہ
امام مسجد جامع فتحپوری دہلی

(سوال نمبر [illegible]) [illegible] ایک [illegible] دوسری [illegible] ایک [illegible] بن [illegible] شادی [illegible] کرلیا [illegible] کے [illegible] ایک [illegible] کا شوہر [illegible] کو رکھنا چاہتا ہے [illegible] کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا

## الجواب

[illegible] کو اس شخص کے ہاں [illegible] کہ وہ اس کو طلاق دے [illegible] اپنی بیوی کو طلاق دے۔ [illegible] اس کے بعد [illegible] کی عدت گزر جائے تو [illegible] سے نکاح کر سکتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد مظہر اللہ غفرلہ
امام مسجد جامع فتحپوری دہلی

(سوال نمبر [illegible]) ہندہ [illegible] کو [illegible] سال کا [illegible] ہے۔ جب عدالت سے رجوع کیا گیا تو اس نے نکاح ثانی کا فیصلہ دے دیا [illegible] بصورت مذکورہ [illegible] نکاح ثانی کر سکتی ہے۔ بینوا توجروا
مستفتی
[illegible]

## الجواب

حنفیوں کے نزدیک تو عورت کسی دوسرے شخص سے نکاح نہیں کرسکتی البتہ امام مالک کے مذہب کی رو سے [illegible] کے موقع پر اگر کسی مسلمان حاکم نے فیصلہ کیا ہو تو اس کا اعتبار ہے کہ مدت گزار کر وہ دوسرے شخص سے نکاح کرسکتی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد کفایت اللہ [illegible]
مدرسہ [illegible] دہلی

(سوال نمبر [illegible]) ایک شخص [illegible] کے [illegible] نے [illegible]
[illegible] دوسری جگہ نکاح کرسکتی ہے اس میں شرعاً تو کوئی قباحت نہیں [illegible]

## الجواب

[illegible] تو [illegible] ہو گو لیکن اگر نکاح کردے تو نکاح صحیح ہو جائے گا۔ فقط [illegible]

محمد [illegible]
مدرسہ [illegible] دہلی

(سوال نمبر [illegible]) [illegible] کا نکاح کسی [illegible] سے [illegible]

## الجواب

[illegible] کی کسی شرط کے ساتھ مقید نہیں [illegible] مسلمان [illegible] جس [illegible]
[illegible] نکاح کرسکتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد [illegible]
مدرسہ [illegible] دہلی
[illegible] مارچ ۱۹۳۶ء

(سوال نمبر [illegible]) ہندہ کی شادی ایک شخص سے ہوئی [illegible] ہندہ اپنے والدین کے گھر آگئی [illegible]
[illegible] نہیں آیا جب ہندہ [illegible] تو اس [illegible]
[illegible] چھوڑ دیا [illegible] [illegible] کیا [illegible]

مستفتی [illegible]

## الجواب

[illegible]

[illegible]

## الجواب

[illegible] فقط

[illegible]

(سوال نمبر ۹۲) [illegible] بینوا توجروا

المستفتی

[illegible]

## الجواب

[illegible]

سب علاقہ ... میں عورت نصف مہر کی مستحق ہوگی اور موت کی صورت میں پورے مہر کی۔ فقط

محمد کفایت اللہ
مدرسہ امینیہ دہلی

(سوال نمبر ۴۳) [illegible] مسلمات قائم ہونے اور ... [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

## الجواب

[illegible]
[illegible]
[illegible]

محمد کفایت اللہ
مدرسہ امینیہ دہلی

(سوال نمبر ۵) [illegible]
[illegible]

## الجواب

[illegible]
[illegible]
[illegible] صحبة اصلحه الله
محمد کفایت اللہ

# طلاق وعدت

سوال نمبر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] قبول [illegible] یا نہیں؟

اقوال زید

(۱) [illegible]

(۲) [illegible] وغیرہ اختیار کر لی ہو۔

(۳) [illegible]
[illegible] حاصل ہو گا۔

(۴) [illegible]
[illegible]
[illegible]

صفر المظفر [illegible]

[illegible] ستمبر [illegible]

# الجواب

[illegible] بالکل صحیح ہے [illegible]
[illegible] لازم نہیں [illegible]
[illegible] لان معنی التصدیق قبول [illegible] ما علم بالضرورة
انه من دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کما فی رد المحتار۔ [illegible] اسلام
[illegible] لازم ہے۔ [illegible] اسلام [illegible]
[illegible] صحیح نہیں [illegible]
[illegible] ہرگز نہیں [illegible] مرتد نہیں ہوا [illegible]

من ارتد عرض علیہ الاسلام استحبابا ویکشف شبهة ویحبس ثلاثة

---

[illegible] [illegible]
[illegible] کی تصدیق [illegible] ہے۔

ایک بات احتیاط کی ... مسئلہ ... [illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد [illegible]
مسجد جامع [illegible] دہلی

(سوال نمبر ۹۶)

(۱) زید کی بیوی ہندہ کے ہاں ایک لڑکا ہوا لیکن زید نے عدالت میں بیان دیا کہ یہ لڑکا اس کا نہیں ہے
لہٰذا زید کا بیان تفریق زوجین کے لئے کافی ہے؟

(۲) زید نے غصہ کی حالت میں بیوی کو طلاق دی کیا یہ طلاق واقع ہو گئی

مستفتی
[illegible]

## الجواب

(۱) کسی شخص کا اپنی عورت کے خلاف عدالت میں بیان دینا [illegible]
باعث تفریق زوجین نہیں ہوتا ہاں اگر لعان کی صورت ہو تو [illegible]
بتلائی جائے۔

(۲) غصہ کی حالت میں طلاق واقع ہو جاتی ہے کیونکہ وقت طلاق کا [illegible] نہیں۔ فقط واللہ اعلم

محمد [illegible]
مسجد جامع [illegible]
([illegible] شعبان)

(سوال نمبر ۹۷) پانچ سال ہوئے ہندہ کا شوہر پاکستان چلا گیا اب ہندہ نے عدالت [illegible] کر کے
اور اس کے نفقہ کی ذمہ داری [illegible] ایسی صورت میں ہندہ کے لئے شریعت میں کیا حکم ہے

## الجواب

[illegible] ہاں بعض مذہب کے نزدیک اس کی [illegible]
ایک صورت ہے جس کی بنا پر قانون بنا لیا ہے [illegible] لیکن میرے
[illegible] مذہب پر عمل نہیں کیا اس لئے میں نے فتویٰ نہیں دیا فقط واللہ اعلم

محمد [illegible]
مسجد جامع [illegible] دہلی

سوال نمبر [illegible] [illegible] لڑکی [illegible] میں [illegible] [illegible]
[illegible] طلاق [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]

مستفتی
[illegible]

# الجواب

[illegible] طلاق [illegible]
[illegible] [illegible] طلاق [illegible]
[illegible]
[illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]
[illegible]

سوال نمبر [illegible] [illegible] بیوی [illegible]
[illegible] طلاق ہوئی یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

# الجواب

اگر [illegible] بیوی کو صرف ماں بہن کی کہہ دے تب تو [illegible] یہ کہہ [illegible] ہے [illegible] طلاق [illegible]
بری الذمہ [illegible] احتیاط [illegible] لیکن اگر [illegible] کہ وہ [illegible] ماں بہن جیسی ہے تو
[illegible] نیت [illegible] کی [illegible] اگر یہ نیت ظہار اس طرح کہہ [illegible] تو جب تک کفارہ ظہار ادا نہ کرے اس
سے جماع [illegible] حرام ہے اور یہ نیت طلاق کہا ہے تو طلاق بائنہ ہو گئی جب تک [illegible]
نہ کرے اس سے ہم بستری ناجائز ہے [illegible] اگر کچھ نیت [illegible] تو نہ ظہار ہوا نہ طلاق [illegible]

وإن نوى بأنت علي مثل أمي أو كأمي [illegible]
أو ظهارا أو طلاقا صحت نيته [illegible] لأنه كناية وإن لا ينو
شيئا [illegible] حذف الكاف [illegible] وتعين الأدنى أي البر يعني الكرامة [illegible]
ويكره قوله أنت أمي [illegible] انتهى

[illegible] شرح [illegible] میں ہے۔

ان نوى الطلاق به وقع الطلاق البائن لانه من الكنايات وان
الظهر رصمت فانه التشبيه بالام تشبيه به ضرباً مع زيادة۔

و در شرح وقایہ میں ہے:

ويحرم وطؤها ودواعيه حتى يكفر۔ انتهى

اور کفارہ ظہار یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے یا دو ماہ کے پے در پے روزے رکھے، جو کہ یہ بھی لکھا ہے پے در پے روزے رکھنا شروع کیا
پھر بیمار ہو گیا یا روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو یا امید ہے کہ زندگی بھر اس کی طاقت میسر نہ ہو تو ساٹھ مسکین کو
دو وقت پیٹ بھر کھانا کھلانا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد عبد الرحمن

مسجد بیت المکرم

نوٹ شمارہ ۱: سوال بالا کے جواب میں ... جواب میں ...
... خان صاحب نے جواب کی تصدیق کی ہے اور حضرت حسین صاحب دامت برکاتہم ...

اقتباس نمبر ۱۰: بندہ کے نزدیک مولوی محمد خان صاحب کا جواب صحیح ہے، بیشک صورت مسئولہ میں
لفظ چھوڑ دیا استعمال کیا گیا ہے اس سے طلاق بائن واقع ہو جاتی ہے اس لئے کہ صیغہ مضارع
استعمال کیا گیا ہے اور وہ اپنے حقیقی معنی کے اعتبار سے اگرچہ صرف مستقبل کے لئے موضوع نہیں بلکہ حقیقۃً
اس کی وضع مستقبل کے لئے ہے اور حال کے معنی کا بھی احتمال رکھتا ہے، پس اگر قرائن سے معلوم
ہو کہ کہنے والے نے حال کے معنی میں استعمال کیا ہے تو حال کے معنی میں متعین ہو جاتا ہے جیسا کہ فواتح
میں ہے:

وامّا المضارع فانه وان كان حقيقة في الاستقبال لا انه يحتمل
الحال۔ انتهى

اور بعض نے اس کا عکس بیان فرمایا ہے اور اس کو صحیح کہا ہے یعنی حال خواہ اس کے حقیقی معنی استقبال
سے مجازی ہے ——— مثال کے طور پر اس کی وضاحت نہیں، البتہ صیغہ امر کو حال کے
لئے شارع علیہ السلام نے وضع نہیں کیا لیکن شارع علیہ السلام نے اس کو انشاء کے لئے اختیار فرمایا ہے
یہ حقیقت وثبوت پر دلالت کرتا ہے نہ کہ مستقبل حال کو۔ اگر یوں کہتا کہ میں نے طلاق لکھ دی تو یقیناً طلاق کا
حکم کیا جاتا لیکن اس نے بجائے ماضی کے مضارع کا صیغہ استعمال کیا ہے جس کے معنی ہوتے ہیں کہ میں
طلاق دیا جاتا ہوں یا طلاق نامہ لکھوں گا، مگر بعض صورتوں میں مضارع کے صیغہ سے بھی طلاق واقع
ہو جاتی ہے جبکہ حال کے معنی لینے پر قرینہ موجود ہو۔ غالباً مولانا مفتی حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کو اس
مسئلہ میں شبہ ہے کہ طلاق نامہ لکھو تو وقوع طلاق کا شبہ ہے اگر کہنا الفاظ روزمرہ میں یہ قرینہ ہے کہ

ولو قال للكاتب اكتب طلاق امرأتي كان اقرارا بالطلاق

سو جواب یہ ہے کہ جب مضمون طلاق [illegible] بیان خاں تر استفتاء [illegible] استصواب کی [illegible]
مضمون طلاق نامہ [illegible] نہیں بتلایا تو اس صورت میں وقوع طلاق [illegible] جیسا کہ [illegible]
میں اسی عبارت کے آگے [illegible] ولو استکتب [illegible] اس عبارت سے معلوم [illegible]
[illegible] تو طلاق [illegible] مضمون طلاق نامہ [illegible] بتلایا [illegible] اقرار [illegible]
[illegible] لکھا [illegible] تب طلاق [illegible]
نہیں [illegible] صورت [illegible] طلاق [illegible]
[illegible] اس [illegible] صورت [illegible]
[illegible] طلاق [illegible] منعقد [illegible] تعالیٰ اعلم

محمد [illegible] عفی عنہ
مسجد [illegible] دہلی

(سوال نمبر ۱۰۱) [illegible] کہ تم سے مجھے [illegible] طلاق دی طلاق دی —— [illegible]
شرعاً طلاق [illegible] بینوا توجروا

## الجواب

صورت [illegible] منعقد [illegible] ہو گئی ہے [illegible]

محمد مظہر اللہ غفرلہ
مسجد جامع فتحپوری دہلی

(سوال نمبر ۱۰۲) زید نے اپنی بیوی ہندہ کے متعلق ایک اقرار نامہ تحریر کیا کہ:۔
"اگر میں اپنی زوجہ کو شرعاً یا قانوناً کوئی [illegible] تکلیف دوں یا
اس سے تین ماہ تک بے خبر رہوں اور نان نفقہ کی خبر نہ لوں تو
میری زوجہ کو اختیار ہے کہ وہ تین ماہ گزر جانے کے بعد اپنے
اوپر تین طلاقیں ڈال لے مجھے کوئی عذر نہ ہوگا"
بعد باوجود اس اقرار نامہ کے مسلسل خلاف ورزیاں کرتا رہا چنانچہ ہندہ ۹ ماہ سے اپنے [illegible] کے گھر ہے
متذکرہ بالا اقرار نامہ کی رو سے اس نے تین ماہ بعد اپنے اوپر تین طلاقیں ڈال لیں جن کو [illegible] عرصہ
گزر گیا۔ کیا اس صورت میں ہندہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

المستفتی
[illegible] محمد

## الجواب

صورت مذکورہ میں طلاق [illegible] اگر [illegible] عدت [illegible] نکاح کر سکتی ہے فقط واللہ اعلم

[illegible]

سوال نمبر ۱۰۲۳ [illegible]

## الجواب

[illegible]

فقط

[illegible]

سوال نمبر ۱۰۲۴ [illegible]

## الجواب

[illegible]

اس کے ... [illegible]

[illegible]

(سوال نمبر ۱۰۵) [illegible]

## الجواب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(سوال نمبر ۱۰۶) ایک شخص نے دو مرتبہ اپنی ... [illegible] ... اپنی بیوی کو ایک ایک طلاق دی ... [illegible] سال کیا ... [illegible] ... میں قرآن حدیث کو نہیں مانتا ... [illegible] بیوی ... [illegible] میں طلاق ہو گئی یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

## ھو الموفق

اس شخص کا یہ کہنا کہ میں قرآن و حدیث کو نہیں مانتا اور میں کافر ہوں ـــــــ صریح کفر ہے [illegible]
بلکہ بعض [illegible] فقہ کفر [illegible] وغیرہ۔ پس ایسی صورت میں نکاح اس سے بغیر تجدید اسلام کے نکاح صحیح ہونے
کی کوئی صورت نہیں پھر اگر تجدید اسلام کرے تو بھی حق رجعت باقی ہے بشرطیکہ ایک طلاق صریح دی ہو اور
اس کی عدت ختم نہ ہوئی ہو اور رجعت کا مسنون طریقہ یوں ہے کہ کہے کہ میں نے اپنی بیوی سے رجوع کی
اور بیوی کو اس رجعت کا علم کرا دے اور اس پر دو گواہ بھی قائم کرے (کذا فی العالمگیریہ) اور اگر عدت گزر
چکی ہو یعنی تین حیض یا تین ماہ گزر چکے ہوں تو اب حق رجعت بھی باقی نہیں رہا۔ اب رہا یہ کہ اپنی بیوی
کو ماں بہن بنا لیا تو اگر اس نے یوں کہا ہے کہ تو میری ماں یا میری بہن ہے تب تو اس نے [illegible] لیا
لیکن اس کا اثر نکاح پر کچھ نہیں اور اگر کہا کہ تو مجھ پر میری ماں یا میری بہن کی مانند ہے تو [illegible]
[illegible] طلاق [illegible]
ہے تب تو طلاق بائنہ پڑ گئی۔ اس صورت میں بھی رجعت نہیں کر سکتا [illegible]
[illegible] اس کی بیوی اس پر حلال ہو سکتی ہے [illegible]
کوئی اثر نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد [illegible]
[illegible]

سوال نمبر ١٠: زید نے اپنی بیوی کو طلاق دی [illegible]
اس لئے [illegible] بعض لوگوں کا خیال ہے کہ طلاق واقع نہیں ہوئی۔ کیا یہ صحیح ہے [illegible]
[illegible]

## الجواب ھو الموفق للصواب

صورت مذکورہ میں اگر [illegible] تین طلاقیں دی ہیں تو [illegible]
[illegible] حلال ہو جائے [illegible] طلاق [illegible] نہیں۔ فقط واللہ اعلم

حررہ [illegible]
[illegible]

[illegible]

سوال نمبر ١٠ [illegible] طلاق [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

## هو الموفق

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

سوال نمبر ١٠ [illegible]

[illegible]

## الجواب

[illegible] طلاق واقع ہو گئی [illegible]

[illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

سوال نمبر ١١ [illegible]

[illegible] طلاق واقع ہو گئی [illegible]

## الجواب

[illegible] اگر تین مرتبہ [illegible] طلاق مغلظہ واقع ہو گئی [illegible]

[illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

سوال نمبر (۱۱۱) [illegible]

# الجواب

[illegible]

[illegible] فقط واللہ اعلم

[illegible]

سوال نمبر (۱۱۲) [illegible]

# الجواب

[illegible]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

سوال نمبر (۱۱۳)

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

(۴) [illegible]

# الجواب ھو الموفق للصواب

[illegible] کما قال اللہ تعالیٰ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

والله اعلم بالصواب

[illegible]

[illegible]

(سوال نمبر (۱)) [illegible]

[illegible]

مستفتی

[illegible]

[illegible]

## الجواب

عدت تو اس کی چار ماہ دس دن ہے لیکن یہ ملازمت کے سلسلہ میں باہر جا سکتی ہے [illegible] گھر ہی میں گزارے، رات کو دوسری جگہ نہ رہے۔ فقط واللہ اعلم

[illegible]

[illegible]

سوال نمبر (۱۱۵) عورت [illegible] مدخولہ [illegible] اور عورت غیر مدخولہ کو خاوند کے انتقال کے بعد کتنی کتنی مدت عدت رکھنی ہوتی ہے مدلل تحریر فرمائیں۔

## الجواب هو الموفق للصواب

طلاق کی عدت عورت [illegible] کے لیے تین حیض اور [illegible] تین مہینے ہیں [illegible]

[illegible] المعتدة [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] عورت [illegible] عدت [illegible]

[illegible] لا عدة عليهن [illegible] قبل [illegible]

[illegible] عدت [illegible] کسی قسم [illegible]

[illegible] عدة [illegible] اربعة اشهر وعشرا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] عدت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] تعالیٰ اعلم بالصواب

[illegible]

[illegible]

نوٹ: [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

## الجواب هو الموفق للصواب

[illegible] قال الله تعالیٰ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مستفتی

[illegible]

## الجواب

صورت مذکورہ میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

## الجواب

[illegible]

[illegible]

سوال نمبر ۱۱۹

۱ [illegible]

۲ [illegible]

۳ [illegible]

## الجواب

[illegible]

[illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(سوال نمبر ۱۳۰) [illegible]

## الجواب

[illegible] فقط

[illegible]

[illegible]

(سوال نمبر ۱۳۱) [illegible]

مستفتی

[illegible]

## الجواب

صورت مذکورہ میں [illegible] حکومت [illegible] قواعد شرعیہ کے مطابق [illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

[illegible]

نمبر ١٢٢ [illegible]

[illegible]

نہ یقع الثلاث [illegible]

[illegible]

من قال لامرأته [illegible] ثلاثا [illegible]

[illegible]

[illegible]

الثلاث [illegible]

[illegible]

قال [illegible]

قال [illegible]

[illegible]

[illegible] ثلاثا [illegible]

---

## نفقہ

سوال نمبر ١٢٣ [illegible]

[illegible]

## الجواب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

---

[illegible]

سوال نمبر [illegible]

## الجواب

[illegible]

## هوالموفق

[illegible]

[illegible]
بعد ذلك وان كانت المنفعة [illegible]
[illegible] كالمتن [illegible]
فقط [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

سوال نمبر (١٢٦)

(١) [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

(٢) [illegible]

(٣) [illegible]
[illegible]

# الجواب

(١) [illegible]

(٢) [illegible]

(٣) [illegible] امانت [illegible]
[illegible] امانت کی شے کا استعمال [illegible] فقط واللہ اعلم

[illegible]

[illegible]

مہر و غیرہ

[illegible]

[illegible]

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

(۴) [illegible]

(۵) [illegible]

(۶) [illegible]

[illegible]

## الجواب

[illegible]

[illegible]

(سوال نمبر ۱۲)

(۱) [illegible]

(۲) شادی کے موقع پر دولہا کی طرف سے جو زیور دلہن کو پہنایا [illegible]

## الجواب

(۱) [illegible]

(۲) [illegible] فقط واللہ اعلم

[illegible]

سوال نمبر ۱۳۹ [illegible]

[illegible]

## الجواب

[illegible]

[illegible]

سوال نمبر [illegible]

[illegible]

## الجواب

[illegible]

[illegible]

سوال نمبر [illegible]

[illegible]

## الجواب

[illegible]

[illegible]

سوال نمبر ۱۳۲ [illegible]

## جواب

[illegible]

[illegible]

## اسقاطِ حمل

سوال نمبر ۱۳۳ [illegible]

[illegible]

## الجواب

ہاں جائز ہے لیکن اگر چار [illegible] کا عمل ہو تو اسی مرتبہ میں نہ پڑھیئے اور بعض سے [illegible] اس کی اجازت دی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد [illegible]

[illegible]

رأس الحكمة مخافة الله

# چوتھا باب

# معاملات

## بین المسلمین

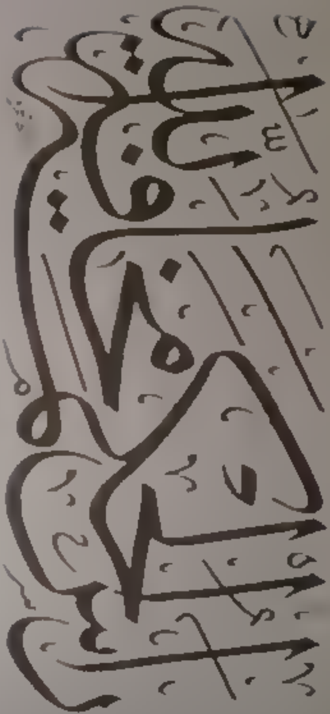

# مراۃ الغیاث لتقسیم المیراث

## حقوق

[illegible]

## وارث

[illegible]

[illegible]

[illegible]

---

[illegible]

مرتب

## عول

[illegible]

## رد

[illegible]

## دو عددوں میں نسبت

[illegible]

## تصحیح

[illegible]

[illegible]

## مناسخہ

[illegible]

## قواعد

[illegible]

# حنفیہ

مسئلہ [illegible] بیٹیاں [illegible] عصبات کی بیٹیاں [illegible] نصف، ثلثان مشترک ،

مسئلہ اوپر کی ایک بیٹی عصبہ ہو تو قریب کی نیچے والیوں کے لئے [illegible] ،

مسئلہ اور دو ہوں تو نیچے والیاں محروم ہوں گی مگر جب کہ ان کے مقابل یا ان سے کسی نیچے والی کے ساتھ [illegible] بھائی ہو تو وہ مقابل اور نیچے والیوں کو اپنے ساتھ عصبہ کر دے گا

مسئلہ [illegible]

مسئلہ [illegible]

مسئلہ [illegible]

مسئلہ [illegible] محروم

مسئلہ حقیقی وعلاتی بہنیں [illegible] نصف ثلثان مشترک

مسئلہ حقیقی [illegible] تو علاتی بہنوں کے لئے [illegible] اور دو ہوں [illegible] ان کا علاتی بھائی ہو تو وہ [illegible] مقابل [illegible] والیوں کو عصبہ [illegible] میت [illegible] باپ دادا [illegible]

مسئلہ [illegible]

مسئلہ [illegible]

مسئلہ میت [illegible] کسی [illegible] ہو [illegible]

# تخریج حصۂ حمل

[illegible]

مسئلہ ۲۴ عول ۲۷

| بنت بنت | اب | ام | زوجہ |
|---|---|---|---|
| ۱۶/۲۷ | ۴/۲۷ | ۴/۲۷ | ۳/۲۷ |

[illegible]

| بنت | بنت | اب | ام | زوجہ |
|---|---|---|---|---|
| [illegible] | | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

# تلخیص

ب... [illegible] ... شتی

(۱) ... والدین ... [illegible]

(۲) صاحب ... [illegible]

(۳) بنت ... بنت ... ابن ...

(۴) ... والست ... بنات ... ابن ...

(۵) اخت حقیقی ... برادر ... ... [illegible]

(۶) باپ دادا ... [illegible]

(۷) ... [illegible]

بیٹی، پوتی، حقیقی بہن، علاتی بہن ... ہر صنف میں ... اگر ایک ہو ... [illegible]

... مذکر کے ساتھ بہن بھائی ... [illegible]

# وراثت وملکیت

(سوال نمبر ۱۳۰) [illegible] انتقال کیا [illegible] ایک [illegible] زوجہ اور [illegible] متوفی کی زوجہ [illegible] [illegible] تقسیم کی جائے گی۔

## هوالموفق

مسئلہ ۲۴

| | | | |
|---|---|---|---|
| زوجہ | اب | [illegible] | ام |
| ۳ | [illegible] | [illegible] | ۱۳ |

[illegible] ترکہ میں شامل ہوں گی۔

فقط واللہ اعلم بالصواب

[illegible]

(سوال نمبر ۱۳۵) [illegible] تقسیم کیا جائے۔ بینوا توجروا

الجواب

مسئلہ ۶ [illegible] ترکہ ۲۵۰۰ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سوال نمبر ۱۳۰ [illegible]

## الجواب

[illegible]

[illegible]

[illegible] ۱۳۰ [illegible] متوفی کے ترکہ [illegible] ادا ہو گیا۔ بینوا توجروا

## الجواب

[illegible] متوفی کے ترکہ سے اس کا قرض ادا [illegible] اس کے بعد باقی [illegible]
[illegible] تقسیم کر سکتے ہیں [illegible]
[illegible]
[illegible]
صورت مذکورہ میں خالد کو [illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

(سوال نمبر ۱۳۸) [illegible] انتقال ہو [illegible] میں [illegible] اور [illegible] چھوڑے [illegible] کس طرح تقسیم ہوگا [illegible] بینوا وتوجروا

## الجواب

بعد تقدیم ما [illegible] و [illegible] [illegible] محروم ہیں [illegible]

واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

(سوال نمبر ۱۳۹) [illegible]

میں [illegible] طرح تقسیم کیا جائے گا۔ بینوا وتوجروا

## الجواب

مسئلہ [illegible]

| | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | اخیافی | بنت الابن | زوجہ |
| | | | | | | ۲ | | |
| | | | | | ۱۴ | ۲ / ۲۰ | | ۱ / ۲۰ |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | ۱ | ۲ | | | |

[illegible] ماحضر ہیں گواہ میں [illegible] [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

[illegible]

سوال نمبر ۱۴۰ [illegible] ۲۵۰۰۰ [illegible]

[illegible] اور ایک زوجہ موجود ہے [illegible]

[illegible] تقسیم [illegible] وصیت [illegible] کی

[illegible] وصیت [illegible] ایک بیٹی اور ایک

[illegible] بہن کی [illegible]

[illegible] تقسیم [illegible] وصیت [illegible]

[illegible]

## الجواب

[illegible]

## الجواب

[illegible]

سوال نمبر [illegible]

مستفتی

## الجواب

[illegible]

سوال نمبر [illegible]

## الجواب

[illegible]

سوال نمبر [illegible]

## الجواب

[illegible] فقط

سوال نمبر [illegible]

## الجواب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سوال نمبر [illegible] [illegible]

[illegible]

## الجواب

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

[illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

سوال نمبر [illegible] [illegible]

مستفتی

محمد اسحاق

[illegible]

## الجواب

[illegible]

[illegible]

سوال نمبر [illegible] [illegible]

[illegible]

## الجواب

[illegible]

[illegible]

سوال نمبر ۱۳۹ [illegible]

## الجواب

[illegible]

سوال نمبر (۱۱) [illegible]

[illegible]

## ہوالموفق

[illegible]

سوال نمبر ۱۵۱ [illegible] انتقال ہوا [illegible] دو لڑکیاں [illegible] موجودگی میں [illegible] بینوا توجروا

[illegible]

## الجواب

[illegible]

سوال نمبر ۲ [illegible]

[illegible] بینوا توجروا

## الجواب

[illegible]

[illegible] طریق۔

[illegible]

سوال [illegible]

## الجواب

[illegible]

زیر دستخط ... ہر ایک کے نام کے نیچے لکھے گئے ... [illegible] ... ہر ایک کے نام کے مقابل لکھ دی

گئے ہیں۔ فقط واللہ اعلم

محمد جعفر [illegible]

مسجد جامع فتحپوری دہلی

(سوال نمبر ۵۱) [illegible] کا انتقال ہوا اور انہوں نے یہ ورثا چھوڑے ہیں۔

[illegible] امینہ [illegible] تین بیٹے [illegible] محمد زبیر [illegible] دو بیٹیاں [illegible]

[illegible] کا انتقال ہوا [illegible] انہوں نے یہ ورثا چھوڑے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] بینوا توجروا۔

## الجواب

مسئلہ [illegible]

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| بنت | بنت | ابن | ابن | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | محمد زبیر | [illegible] | [illegible] | امینہ |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

مسئلہ [illegible]

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| الاحیاء | [illegible] | ابن | ابن | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| محروم | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| | | [illegible] | [illegible] | [illegible] | | [illegible] |

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سوال نمبر ١٥٥

(١) [illegible]

(٢) [illegible]

(٣) [illegible]

[illegible]

[illegible]

## الجواب

[illegible]

## الجواب

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

| [illegible] | [illegible] |
|---|---|
| [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] |

| [illegible] |
|---|
| [illegible] |
| [illegible] |
| [illegible] |

[illegible]

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

[illegible]

[illegible]

مسجد فتحپوری دہلی

[illegible]

سوال نمبر ١٥ [illegible]

[illegible]

[illegible] تقسیم [illegible]

[illegible]

[illegible] صورت [illegible]

[illegible]

## الجواب

صورت مذکورہ میں [illegible]

[illegible]

سوال نمبر ١٥٩١ [illegible]

[illegible]

## الجواب

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| (١) مسئلہ | بنت | بنت | ابن | [illegible] | [illegible] | | |
| | سلیمہ | صغریٰ | عبدالرحیم | برکت اللہ | [illegible] بیگم | | |
| | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | مرحوم | | |
| (٢) [illegible] | | | | | | زوجہ | بنت |
| | | | | | | سیدہ | حمیدہ |

| | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| (٣) مسئلہ | زوجہ | بنت | بنت | بنت | اخت | | | |
| | صبرہ | [illegible] | فاطمہ | سالار | [illegible] | | | |
| | [illegible] | ١٦ | ٠ | ٠ | [illegible] | | | |
| (٤) مسئلہ | | | | | | بنت | بنت | بنت |
| | | | | | | حنیفہ | [illegible] | [illegible] |
| | | | | | | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

## الجواب

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| ۵ | ۱۲ | [illegible] | ۱۲ | [illegible] |

| | | | |
|---|---|---|---|
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | ۳ | ۳۰ | [illegible] |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| ۵ | ۵ | ۵ | ۳۰ | [illegible] |

[illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

[illegible] ۱۳۹۱

سوال نمبر ۱۶۰ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] انتقال ہوا [illegible] ایک زوجہ مقبول بیگم [illegible] چھوڑا
مرحومہ کی اولاد [illegible] انتقال ہوا [illegible] ایک [illegible] تین لڑکیاں
رشید بیگم [illegible] بیگم [illegible] شاہ بانو بیگم ہیں۔
اب [illegible] بیگم [illegible] انتقال ہوا [illegible] مذکورہ تین لڑکیاں [illegible]
[illegible] ہوگا۔
بینوا توجروا۔

## الجواب

مسئلہ [illegible]

| بنت | بنت | بنت | ابن |
|---|---|---|---|
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| ١ | ١ | ١ | ٢ |

مسئلہ [illegible]

| |
|---|
| ابن |
| [illegible] |
| ٣ |

مسئلہ [illegible]

| | |
|---|---|
| بنت | ابن |
| [illegible] | [illegible] |
| ١ | ٢ |

مسئلہ [illegible]

| |
|---|
| [illegible] |
| [illegible] |
| ١ |

مسئلہ [illegible]

| | | | |
|---|---|---|---|
| [illegible] | [illegible] | بنت | بنت |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| | ٣ | ٢ | ٢ |

المسئلہ

[illegible]

(نمبر ۱۶۱)

## الجواب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(سوال نمبر ۱۶۲) [illegible]

## الجواب

[illegible] خدمت [illegible] مستحق ہیں [illegible] دوسرے مستحقین [illegible] کے مستحق ہیں۔

[illegible] زمانہ کے حال کو دیکھ لیا جائے [illegible] نسبت [illegible] عمل کیا جائے۔ فقط

[illegible]

(سوال نمبر ۱۶۳) [illegible] کیا [illegible] مستحق ہیں؟

## الجواب

[illegible] کے سوا اس میں کسی کا حق نہیں۔ فقط

[illegible]

(سوال نمبر ۱۶۲) زید کا انتقال ہوا [illegible]

[illegible]

## الجواب

[illegible]

(سوال نمبر ۱۶۳) [illegible]

[illegible]

## الجواب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سوال نمبر ١٦٦ [illegible]

[illegible]

(١) [illegible]

(٢) [illegible] اگر [illegible]

(٣) [illegible] معاف کئے جانے کو [illegible] گواہوں کے سامنے [illegible]

[illegible]

[illegible] کا؟

(٤) عبد القدوس نے [illegible] کے متعلق [illegible]

(٥) عبد القدوس نے اپنی لڑکی کی شادی میں [illegible] زیورات [illegible]

[illegible] زیورات مہر کے [illegible]

نہیں؟

[illegible]

# الجواب وھو الموفق للصواب

(۱) [illegible] شہید [illegible] کا حساب [illegible] بغیر [illegible] کے ترکہ بیت المال [illegible] کر دیا جائے :

وان لم یکن له وارث [illegible] ولا یصل [illegible] في [illegible]
وهو المختار . كذا في الهداية هكذا في [illegible]

(۲) ایسی صورت میں [illegible] متوفیہ کے [illegible] کا [illegible]

الا [illegible] حال [illegible] مطلق [illegible] السدس [illegible]
[illegible] . كذا في السراجي .

(۳) [illegible] متوفیہ کے [illegible] کو [illegible]
[illegible] متوفیہ [illegible] وصول کریں [illegible] متوفیہ [illegible]
[illegible] پر تقسیم کر کے [illegible] ایک [illegible]
[illegible] متوفیہ کی [illegible] مال میں [illegible]
[illegible] متوفیہ [illegible] کے [illegible] تقسیم کیا [illegible]
[illegible] ہوں گے .

(۴) [illegible] احتمال [illegible] کی اجازت [illegible]
[illegible] بات [illegible] کذا في [illegible]
[illegible] ایسی صورت میں [illegible] اجازت [illegible]

(۵) [illegible] سوال کا جواب [illegible] ذکر کر دیا گیا ہے [illegible]
[illegible] نہیں [illegible] وراثت [illegible]
[illegible] نہیں [illegible] واضح [illegible]
[illegible] کر دیا ہوں . فقط واللہ اعلم بالصواب

[illegible] اللہ [illegible]

[illegible]

[illegible] ۱۹۲۰ [illegible] فتوی [illegible]
[illegible] دیا گیا [illegible]

[illegible]

## الجواب

[illegible]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

نمبر ۱۰۰ / ب

## الجواب

مسئلہ ۲۲

| [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| --- | --- | --- |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] |

[illegible] فلا بد من التسلیم۔

[illegible] کریں۔ فقط

[illegible]

(سوال نمبر ۱۶) ایک شخص ترک وطن کر کے پاکستان کا باشندہ بن گیا اس کی جائداد [illegible]
[illegible] اجازت [illegible]
[illegible]

مستفتی

حافظ محمد میاں [illegible]
مسجد فتحپوری دہلی
[illegible]
[illegible]

## الجواب

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]
مسجد فتحپوری دہلی

# امانات

(سوال نمبر ۱۷) [illegible]
[illegible]

## الجواب

[illegible]

[illegible]

سوال نمبر [illegible]

## الجواب

[illegible]

[illegible]

سوال نمبر [illegible]

## الجواب

[illegible]

[illegible]

سوال نمبر [illegible]

## الجواب

[illegible]

امانت کہتے الامین۔ کچھ نہیں لے سکتا [illegible] کی امانت کا دینا اس کے ذمہ واجب ہے فقط
واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲۶) محمد مظہر اللہ غفرلہ
مسجد جامع فتحپوری دہلی
[illegible]
۱۱ اپریل [illegible]

(سوال نمبر ۲۰۱) [illegible]
[illegible]

[illegible]

## الجواب

[illegible]

محمد مظہر اللہ غفرلہ
مسجد جامع فتحپوری دہلی

(سوال نمبر [illegible]) [illegible]

## الجواب

[illegible] واللہ اعلم

محمد مظہر اللہ غفرلہ
[illegible]

# قرض

(سوال نمبر ۲۱۷) [illegible] قرضہ لے کر [illegible] [illegible] نہیں [illegible] قرض ادا [illegible] انتقال ہو گیا [illegible] انتقال سے پہلے [illegible] قرض ادا کرنے کا [illegible] [illegible]

## ھو المسدد

[illegible] قرض [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] قول علیہ السلام۔

ان من اعظم الذنوب عند الله تعالى ان يلقاه بها عبد بعد الكبائر التي نهى الله تعالى عنها ان يموت رجل وعليه دين لا يدع له قضاء

رواه ابوداود

[illegible] قرض کی وصیت بھی کر دی تھی [illegible] وارث اگر ادا نہ کریں گے تو وہ گنہگار ہوں گے [illegible] قیامت [illegible] ادا کرنے [illegible] لہٰذا [illegible] اپنے ذمہ سے [illegible]

لقولہ علیہ السلام مطل الغنی ظلم

اور اگر مال چھوڑ گیا [illegible] قرض کی وصیت نہیں کی [illegible] زندگی میں [illegible] قرض [illegible] تھا تو [illegible] اگر وارث ادا کریں گے تو وہ قرض سے سبکدوش ہو جائے [illegible] گناہوں میں ماخوذ ہو گا [illegible] قرض [illegible] وصیت قرض ثابت [illegible] وصیت کی صورت میں [illegible] [illegible] ثابت [illegible] وصیت کی صورت میں [illegible] کچھ مواخذہ نہ ہو گا [illegible] سے ہی مواخذہ نہ کیا جائے گا۔ فقط

محمد ظفر [illegible] غفرلہ
[illegible]

# رھن

(سوال نمبر ۱۰۶) ہماری گورنمنٹ نے عوام وغیرہ سے قرضہ وصول کرنے کی ایک سکیم نکالی ہے [illegible]

[illegible] پانچ پانچ روپے [illegible] سو سو روپے کے بونڈ [illegible] پانچ پانچ سال کی مدت کے لئے [illegible]

[illegible] پانچ سال کی مدت [illegible]

[illegible] گورنمنٹ [illegible] کی اصل [illegible]

[illegible] سال [illegible]

گورنمنٹ [illegible]

[illegible] ہزار روپے علیحدہ کرے گی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

## الجواب

[illegible] علیہ السلام ادا [illegible]

[illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد کفایت اللہ

[illegible]

سوال نمبر ۱۰ [illegible]
[illegible]
[illegible] بینوا توجروا۔

مستفتی
[illegible]

# الجواب

[illegible]

[illegible]

# [illegible]

سوال نمبر ۱۱ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ماؤف ہو گیا اور مہتمم مدرسہ کا انتقال ہو گیا [illegible]
[illegible] قرآن [illegible]
[illegible] زمین کسی کے پاس [illegible] قرضہ [illegible]
لڑائی زید کے قبیلے کے لوگ بھی اس کی شہادت دیتے ہیں [illegible]
[illegible] بیگم [illegible] شرعاً کیا حکم ہے ۔

مستفتی

[illegible]

# الجواب

[illegible] ثابت [illegible] [illegible] معلوم [illegible] [illegible] [illegible] ہو [illegible]
[illegible] ہے [illegible] [illegible] [illegible] اس وقت تک [illegible] [illegible] صحت [illegible] نہیں [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سوال [illegible] [illegible] متولی
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کیا جاتا
[illegible] حکومت نے [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] متولی [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کی جائے [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] صحت میں [illegible] ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

[illegible]

# ملازمت

(سوال نمبر ۱۰۹۱) [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] ملازمت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] کرے تو اس کی ملازمت چھوڑ دیں۔ بینوا توجروا

[illegible]

# الجواب

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] ملازمت [illegible] [illegible] فقط واللہ اعلم

[illegible]

(سوال نمبر ۱۰۰) ایک روزہ دار صاحب نے ماہ رجب [illegible] نیت [illegible] رجب کے پورے مہینے کا مشاہرہ وصول کرلیا اور [illegible] شعبان کا نصف وصول کرلیا [illegible] رمضان [illegible] تنخواہ [illegible] جائز ہے۔ بینوا توجروا۔

## الجواب

[illegible]

[illegible]

## ھوالموفق

[illegible] تنخواہ [illegible] کی [illegible]

[illegible]

الاجرۃ [illegible] ثلاثۃ [illegible] بشرط التعجیل [illegible] التعجیل [illegible]
المعقود علیہ [illegible] ھذہ الاشیاء الثلاثۃ فانہ یملکھا [illegible]
الطحاوی۔

صورت مسئولہ میں اس شخص کی تنخواہ بشرط [illegible] تعجیل [illegible] کا [illegible]
[illegible] کا وکیل ہے اور ایسی تنخواہ کے متعلق اس کی ہرگز اجازت نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

محمد مظہر اللہ غفرلہ
امام مسجد فتحپوری دہلی

(سوال نمبر ۱۰۱) ایک اخبار جس میں سٹہ بازی کے اشتہار، سینما کے اشتہارات اور کچھ فرضی خوب [illegible]
شائع ہوتے ہیں، اس میں ملازمت کرنا شرعاً درست ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

مستفتی
محمد نصیب الدین
کراچی

## الجواب

مسئلہ میں ملازمت جائز نہیں کہ اعانت علی المعصیت ہے جن امور کے متعلق کوئی ایسا امر ہو کہ جو نہ [illegible]
ہو تو ایسی ملازمت کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد مظہر اللہ غفرلہ
مسجد جامع فتحپوری دہلی

(سوال نمبر ۱۸۲)

(۱) سال میں حکومت ایک ماہ کی تنخواہ زیادہ دیتی ہے یہ تنخواہ لینا شرعاً جائز ہے؟
(۲) حکومت کی طرف سے ملازمین کے فنڈ میں جو جمع ہوتا ہے اور روپیہ لینا جائز ہے یا نہیں اور اس فنڈ سے جو سود کا روپیہ ملتا ہے اس کا لینا شرعاً کیسا ہے۔ بینوا توجروا

مستفتی
غلام حسین
۱۸ نومبر ۱۹۵۹ء

## الجواب

(۱) حکومت جو سال میں ایک ماہ کی تنخواہ زیادہ دیتی ہے اس کا لینا جائز ہے اور حکومت کی طرف سے جو ملازم کی تنخواہ کے ایک حصہ میں زیادتی کر کے دی جاتی ہے اور کچھ بطور سود دی جاتی ہے اس کا لینا بھی جائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد مظہر اللہ غفرلہ
مسجد جامع فتحپوری دہلی

(نوٹ) مولانا [illegible] صاحب [illegible] نے چند سوالات تحریر فرمائے تھے مندرجہ ذیل جوابات انہیں سوالات کے جواب میں مسودہ کی صورت میں دستیاب ہوا بعینہٖ یہاں نقل کر دیا

(۱) کاتب

## الجواب

[illegible] کریم [illegible] زندگی [illegible] خدمت [illegible]

اس لئے مجھے [illegible] کی بھی ضرورت [illegible]
[illegible] اس چیز کی ضرورت ہے اس سے بھی [illegible] نہیں ہو سکتا [illegible]
[illegible] اختیار [illegible] آئندہ کی تنخواہ [illegible] لئے بھی تو وہ بھی وصول نہیں کر سکتے تھے مثلاً سبب
[illegible] جب [illegible] کی تنخواہ بھی وصول نہیں کر سکتے [illegible]
[illegible] اس سے موہوب [illegible] قبضہ [illegible]
[illegible] ہے۔

[illegible]

[illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

# بیع وشراء

## (سوال نمبر ۱۸۴)

(۱) زید ایک چیز فروخت کرتا ہے جب قیمت اسی وقت ادا کر دی جائے تو [illegible] کمیشن دیتا ہے اگر [illegible] ادائیگی کی جائے تو کمیشن نہیں دیتا۔

(۲) [illegible] ایک چیز دس روپیہ [illegible] فروخت کرتا ہے جب کہ قیمت اسی وقت [illegible] ادا [illegible] دس روپے آٹھ آنے [illegible] دیتا ہے [illegible] سود [illegible]

بینوا توجروا

## الجواب

جب تک [illegible] جائز ہے کسی میں سود کا اطلاق نہیں کیا جا سکتا۔ فقط

[illegible]

## سوال نمبر ۱۹۵

(۱) دکاندار ایک گاہک کے ہاتھ سے ایک [illegible] گھڑی [illegible] ٹوٹ گئی [illegible] کیا دکاندار ایسی صورت میں گاہک سے جو نقصان ہوا ہے لیا جا سکتا ہے؟

(۲) دکان میں چوری ہو گئی جس میں گاہکوں کی دو گھڑیاں [illegible] تو کیا گاہکوں کے لئے جائز ہے کہ وہ [illegible] گھڑیوں کی قیمت [illegible] سے لیں؟ بینوا توجروا۔

[illegible]

## الجواب

(۱) گھڑی کا نقصان [illegible] لیا جا سکتا ہے۔

(۲) [illegible] گاہکوں کو گھڑیوں کے [illegible] قیمت [illegible]

واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

سوال نمبر ۱۹۶: ایک شخص [illegible] سنار سے [illegible] زیور بنوانے [illegible] سونا سنار کے سپرد کر دیا اتفاق سے [illegible] اس صورت میں [illegible] ہے یا نہیں؟

## الجواب

[illegible]

مقصد ذلک من احکام الوکالة لانه امین فیما فی یده کالمودع فیضمن ما یضمن به المودع ۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

(سوال نمبر ۱۰۱) [illegible]

## الجواب

[illegible] اپنے مقدور کی قیمت کے [illegible]

[illegible] ملک [illegible] فی الامتناع من تصرف [illegible] مال صاحبه منه

وفی الشامی:

واما ما عدا الاصول من العصبة کالعم والاخ وغیرهم کالام [illegible] ونحوه له لانه لیس لهم ان یتصرفوا فی ماله تجارة فلا یملکون الاذن له فیها (الشامی ج ۵ ص ۱۱۱)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

(سوال نمبر ۱۰۲) ایک شخص کسی دوسرے شخص کو اپنی پانچ بکریاں اس شرط پر دیتا ہے کہ ان سے جو بچے پیدا ہوں گے ان میں آدھے آدھے تقسیم کرتے جائیں گے مگر اس پانچ بکریوں کا [illegible] یہ صورت [illegible] جائز ہے۔ بینوا توجروا۔

مستفتی

[illegible]

# الجواب

یہ صورت شرعاً جائز نہیں ہے کہ سب بکریاں اس لئے کہ تین جوان بکریوں کی پرورش کرے گا اس کو پرورش کرنے کی اجرت ملے گا اور بکریاں اس نے اپنے پاس سے [illegible] دی ہیں تو اجارہ فاسدہ کی قیمت ہی ملے گا۔ ہاں اگر بکریوں یا نصف بکریاں دوسرے کے ہاتھ بیچ دے تو البتہ دونوں بکریوں میں بھی شریک ہو سکتا ہے و شرکت صحیح ہے۔

فدفع البقرة الى انسان بالعلف ليكون الحادث بينهما نصفين فما حدث فهو لصاحب البقرة وللآخر مثل علفه الذي علفه واجر مثله فيما قام عليها والحيلة في ذلك ان يبيع نصف البقرة من ذلك الرجل. انتهى. وهكذا في الشامي.

فقط واللہ اعلم

محمد کفایت اللہ [illegible]

[illegible] دہلی

(سوال نمبر ١٨٩)

(١) [illegible] ایک چیز خریدی بعد میں معلوم ہوا کہ اس پر [illegible] تو کیا حکم ہے؟

(٢) اگر [illegible] ہو تو [illegible] کیا جائے؟

(٣) ہندوستانیوں کی بنی ہوئی اشیاء جو [illegible] ہیں ان کا [illegible] کیا حکم ہے۔

(٤) زید نے بکر کو ایک ہزار روپیہ [illegible] کے عوض [illegible] زمین گروی رکھی [illegible] اب بکر [illegible] زمین زید کے ہاتھ فروخت کرنا چاہتا ہے [illegible] کیا یہ بیع صحیح ہے۔ [illegible]

مستفتی

محمد الدین [illegible]

مسجد [illegible] دہلی

# الجواب

ہندوستانی [illegible]

کرے والی کراہت تحریمی ہو سکتا ہے۔ تا انگریزی نہیں ہے

دیکھو ۲۱۱ ان بعض مسائل الشبہات والقصاص او نظام او بطلان طلبہ [illegible]

الانسان منہ بول او حافظ

(۲) جس جانور فروخت [illegible] ہے [illegible] کہ [illegible] ہو [illegible]

منصوبہ مکان وغیرہ بنایا جا سکتا ہے بشرطیکہ یہ زمین قبرستان نہ ہو کیونکہ وقف ہوتی ہے۔

(۳) جب ثابت ہے کہ یہ قبرستان ہے تو اس کی بے حرمتی ہے اور [illegible]

وغیرہ دیکھنے پڑ سکتا ہے۔

(۴) [illegible] نہیں کمانا رکھے لا آپ [illegible]

والیۃ تعالیٰ [illegible]

محمد [illegible]

[illegible]

(سوال نمبر ۱) زید اور عمر کے درمیان [illegible] کی جا پر [illegible]

[illegible] زید کا ہے اور محنت [illegible] ساتھ [illegible] ہو [illegible] کے مشورے [illegible]

[illegible] ایک شخص قرض [illegible] روپیہ [illegible]

[illegible] بہت قرضہ [illegible] خرید [illegible]

[illegible] ۱۰۰۰ روپے کر [illegible] دو سو روپیہ [illegible]

[illegible] دوسرا مال [illegible] بکر کو [illegible]

[illegible] روپیہ بار [illegible] سو روپیہ [illegible]

روپیہ کا مال خرید [illegible] فروخت کر کے قرضہ کی رقم ادا کی [illegible]

سوال یہ ہے کہ [illegible] جو مال خرید کر [illegible]

[illegible] اس مال کی خریداری کی [illegible] نہیں [illegible]

حاصل کیا ہے وہ [illegible] کس طرح تقسیم کیا جائے بینوا وتوجروا۔

مستفتی

شمس الدین [illegible]

۲ [illegible]

## الجواب

صورت مذکورہ میں زینب مرحومہ نے کسی خاص تجارت کی قید نہیں لگائی تھی البتہ زید کی یہ قید ضرور تھی کہ اس کے شوہر سے تجارت کا مال خریدا جائے۔ پس اگر اس کے خلاف شوہر سے مال خریدا ہے تو اس کی مخالفت ضرور ہوئی اس لئے اس کے مال میں بکر غاصب قرار دیا جائے گا لہذا اس کے دو سو روپے کا بکر ضامن ہے قرینہ کا اس وقت اس تجارت پر اعتراض نہیں لیکن اگر اس میں نقصان ہوتا [illegible] مال تلف ہو جاتا تو وہ [illegible] اس کا ذمہ دار رہتا اور [illegible] دو سو روپے کا مستحق تھا لیکن قرینہ کوئی قید نہ لگائی تھی اس لئے نفع کا $\frac{1}{2}$ اس کو ملے گا [illegible] بکر [illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد [illegible]

[illegible]

---

الرزق على الله

# پانچواں باب

# اوقاف

(سوال نمبر ۱۹۱) [illegible] عیدگاہ [illegible] آبادی کے [illegible] ہوتی ہے [illegible] عیدین کی نماز ہوتی رہی ہے اب [illegible] کو شہید کرکے عیدگاہ [illegible] یا نہیں عیدگاہ بنانا جائز ہے [illegible]

# الجواب

[illegible] عیدگاہ کا [illegible] اور مسجد کو عیدگاہ کی حیثیت میں [illegible] بلکہ [illegible] اس حیثیت کی [illegible] وقف کی [illegible] وقت [illegible] عیدگاہ [illegible] باقی رہتا ہے [illegible] نہیں [illegible] مسجد [illegible] حیثیت پر رکھنا ضروری ہے البتہ [illegible] شامل [illegible] کو [illegible] جاسکتا ہے۔

[illegible] عیدگاہ بنانے کی ضرورت نہیں [illegible] مسجد [illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد کفایت اللہ [illegible]
[illegible]

(سوال نمبر ۱۹۲) [illegible] فروخت [illegible] مسجد [illegible] نماز جمعہ و تراویح وغیرہ ہوتی رہی [illegible] جس کا درست [illegible] ایسی صورت میں [illegible] وقف [illegible]
[illegible] اس کو فروخت کرکے [illegible] بینوا توجروا۔

# الجواب وهو الموفق للصواب

مسجد پر جب شرعاً مسجد ہونے کا حکم ہو جاتا ہے تو وہ وقف تام ہی نہیں [illegible] لا یعود الی ملک [illegible] اور مسجد مذکور [illegible] تمام ائمہ کے نزدیک [illegible] مسجد [illegible] اس کا کوئی [illegible] کا حق ہے [illegible] اس سے [illegible] عالمگیری میں ہے :

او صلی رجلا واحدا مرتدا وامام مأذون واقام وصلی وحده لا [illegible]
بالاتفاق؛ کذا فی الکتاب (فتح القدیر)

در مختار الابصار میں ہے :-

فاذا تم ولزم لا یملک ولا یملک ولا یرهن انتہی فقط

اس بنا پر کہا ہے کہ [illegible] لا یقبل التملیک لغیرہ بالبیع ونحوہ لاستحالۃ تملیک
الخارج عن ملکہ (الدر المختار مع الشامی) پس حالت مذکورہ میں جبکہ اس مسجد کے [illegible]
اس جائداد کو مسجد پر وقف کر دیا ہے اور ایسے شخص کو جو [illegible] کر دے [illegible]

[illegible] موافق [illegible] مالاشیا
[illegible] مقتضا [illegible]
[illegible] فقط [illegible]

[illegible]
[illegible]

(سوال نمبر ۱۹۲)

(۱) ایک مسجد ریلوے اسٹیشن کے درمیان میں آگئی ہے اس سے ریلوے [illegible]
ہے کہ کوئی نمازی منتشر ہو جائے۔

(۲) راستہ اس مسجد [illegible] ہو جاتا ہے [illegible] بہت [illegible] ہے۔

(۳) مسجد کے متعلق [illegible] کو مسجد منہدم ہو جائے [illegible] مسجد کی چھت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ریلوے [illegible] مسجد کی [illegible]
[illegible] راستہ [illegible] کر دیں گے [illegible]
[illegible] کوئی [illegible] ہو۔

حالت [illegible] استعمال [illegible]
[illegible] استعمال کیا جائے تو مسجد میں جانے کا راستہ [illegible]

[illegible] ——— [illegible]
[illegible]
بھی ایسا ہو گا۔

## الجواب

[illegible]

[illegible]

کتبہ
[illegible]
مفتی دارالعلوم [illegible]

## الجواب هو الموفق للصواب

اگر بہ صورت مذکورہ میں استبدال قطعہ زمین [illegible] [illegible] کا اس کے منہدم اور برباد ہونے کا ظن غالب کیا جاسکتا [illegible] کوئی [illegible] نہ ہوئی یہاں تک کہ اب [illegible] اور [illegible] کوئی ایسا جائز [illegible] نہیں آتا [illegible] اختیار کرنے سے [illegible]

[illegible] استعمال بدیہی لانہ اذا تعارض مفسدتان روعی اعظمهما ضررا بارتکاب
اخفهما قال الزیلعی فی باب شروط الصلوٰة ثم الاصل فی جنس هذه المسائل
ان من ابتلی ببلیتین وهما متساویتان یأخذ بایتهما شاء وان اختلفا یختار اهونهما کذا
فی الاشباه والنظائر۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

محمد مظہر اللہ غفرلہ
امام مسجد فتحپوری دہلی

(سوال نمبر ۱۹۴) ایک مسجد میں جو مسجد [illegible] سال تک نماز ہوتی رہی تقریباً بیس سال سے اس مسجد قدیم کے
صحن سے [illegible] سے بڑھا کر اور کرسی ڈال کر اوپر مسجد بنا دی گئی باقی ہے۔ جو نیچے [illegible] اس پر بھی لوگ
نماز پڑھتے رہے اب خیال ہے کہ اس حصہ پر دوکانیں بنتی ہیں کی صورت مذکورہ میں جائز ہوگا یا نہ
تصدیق فرمائیں۔ بینوا وتوجروا۔

مستفتی
اسحاق علی
[illegible]

## هو الموفق

اگر مسجد قدیم پر مسجد ہی [illegible] اس کے نیچے [illegible] دوکانیں بنوانا جائز نہیں [illegible]
لقوله تعالیٰ ومن اظلم ممن منع مساجد الله ان یذکر فیها اسمه الآیة۔ در مختار میں ہے
ولو بنی فوقه بیتا للامام لا یضر لانه من المصالح اما لو تمت المسجدیة
ثم اراد البناء منع۔ انتهی ملتقطاً۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد مظہر اللہ غفرلہ
امام مسجد فتحپوری دہلی

(سوال نمبر ۱۹۵)
ایک مسجد [illegible] چار دیواری [illegible] مسجد کی ہے [illegible]
[illegible] موجود ہے [illegible] مسجد [illegible]
[illegible] اپنے مکانات کی دیوار تعمیر کر کے [illegible]
[illegible] مسجد [illegible] دیوار مسجد [illegible] جائز ہے؟

(۲) اس مسجد کی [illegible] قبرستان میں ہے [illegible] قبروں پر [illegible] وضو کا پانی گرتا ہے نیز
بعض مکان بجانب [illegible] مسجد [illegible] ان کا گندہ پانی قبروں پر گرتا ہے [illegible] قبروں میں [illegible] مسجد
منتظمین نے [illegible] رکھا ہے [illegible] قبروں کی بے حرمتی ہوتی ہے یا نہیں
منتظمین مسجد کا یہ فعل درست ہے!

(۳) اس مسجد [illegible] انتظامیہ کے [illegible] [illegible]
[illegible] کہ اگر وہ [illegible] کے خلاف [illegible] کریں گے [illegible] کو حق ہوگا [illegible]
آدمی [illegible] کردیں [illegible] اکثریت [illegible]
[illegible] [illegible] مسجد [illegible]
[illegible] خلاف [illegible]
[illegible] مسجد [illegible]
[illegible] کا یہ عمل جائز ہے!

[illegible] کی [illegible] کے حلقہ کی مسجد [illegible]
[illegible] مسجد کا [illegible]
[illegible] کا یہ عمل [illegible]!

(۵) [illegible] فرخت [illegible]
[illegible] وصول کرنا [illegible] یا نہیں [illegible]
[illegible] بینوا توجروا

[illegible]

رسالہ [illegible] ص [illegible] ۲۰۰۳ [illegible]

## الجواب

(۱) [illegible] مسجد پر [illegible] کرنا درست ہے [illegible]
او یوضع الجذوع علی جدار المسجد [illegible] من اوقاف المسجد [illegible]
(۲) ان افعال سے اہل قبور کی بے حرمتی ظاہر ہے مسلمانوں پر جس طرح زندہ مسلم کی حرمت [illegible]
ہے اسی طرح وفات یافتہ کی ان کی بھی حرمت واجبات سے ہے جیسا کہ فتح القدیر میں ہے:
الاتفاق علی ان حرمة المسلم میتا کحرمته حیا.
اور شامی میں ہے:

المیت یتأذی بما یتأذی به الحی

یعنی میت بھی اسی شے سے ایذا پاتی ہے جس شے سے زندہ تکلیف پاتا ہے۔

(۲) اگر مستعملین سے کسی قسم کی خیانت متحقق ہے تو یقیناً یہ معزول کئے جانے کے مستحق ہیں صورت مذکورہ میں قرآن سے معاوضہ ہو جائے۔ اگر معاوضہ بھی نہ کیا گیا ہوتا تب بھی ان کو علیحدہ کرنا نہ صرف جائز بلکہ ضروری تھا۔

درمختار میں ہے:-

وینزع وجوباً لو الواقف غیر مامون فغیرہ بالاولی اھ (انتہیٰ ملخصاً)

[illegible] ہوں گے ... تو یہ اراکین مسجد کا روپیہ صرف کریں گے تو [illegible]

[illegible] روپیہ بھی ان سے وصول کر سکتے ہیں۔

(۴) مسجد کا روپیہ مدرسہ میں صرف نہیں کیا جا سکتا۔ اگرچہ مسجد کو اس کی ضرورت نہ ہو اور جب کہ مسجد کو اس روپیہ کی ضرورت بھی ہے تو اس حالت میں اس پر صرف کرنا [illegible]

اور خیانت ہے

(۵) یہ رشوت ہے جس کا لینا حرام ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

[illegible]

(سوال نمبر ۱۹۶) کیا ایک مسجد کی اشیاء کو دوسری مسجد میں لگایا جا سکتا ہے؟ بینوا و توجروا

## الجواب

جائز ہے:-

حشیش المسجد وحصیرہ مع الاستغناء عنهما وكذا الرباط والبئر اذا لم ينتفع بهما فيصرف وقف المسجد والرباط والبئر الى اقرب مسجد او رباط او بئر اليه.

یعنی مسجد کی گھاس اور چٹائی وغیرہ جب مسجد کے کام کی نہ رہیں تب دوسری مسجد میں خرچ کی اجازت ہے۔ نیز اسی میں ہے:-

صرف نقضه الى عمارته ان احتاج والا حفظ ليحتاج۔ فقط

حمزہ [illegible]

مسجد جامع فتح پوری دہلی

(سوال نمبر ۱۹۰) [illegible]

# الجواب

[illegible]

(سوال نمبر ۱۹۱) [illegible] وقت تک حکومت کے قبضے [illegible] مسلمانوں کے معاملات [illegible] کرام اس بارے میں [illegible] صورت [illegible] کریں۔ بینوا وتوجروا۔

# هوالموفق

ظاہر ہے کہ اوقاف کسی کی ملکیت نہیں خصوصاً مسجد کہ ارشاد باری ہے:

ان المساجد لله

اور قانون انگریزی کی رو سے بھی تمام اوقاف محفوظ ہیں جس کی بنا پر ہمیشہ [illegible] بھی اوقاف میں سے کسی وقف کو نقصان نہ پہنچایا جاتا [illegible] اس کی آمدنی کو غیر مصرف میں صرف کرنے لگی تو خود حکومت [illegible] کے تصرفات کو روک دیا گیا، پس یہی صورت یہاں بھی اختیار کی جائے [illegible] کرکے اس شخص پر جس کے حکم سے اس مسجد اور مقبرہ کو منہدم کیا گیا ہے دعویٰ کیا جائے تاکہ [illegible] نقصان کی تلافی ہو [illegible] کے لئے ایسے افعال شنیعہ کا انسداد [illegible] جو مساجد [illegible] حکومت کے قبضے میں ہیں وہ بھی مسلمانوں کے لئے واگذاشت ہوں جب [illegible] کام کو

بہت اہم ہے لیکن اب جس میں تمام مسلم انجمنوں کے نمائندے کارکن ہیں، تو ایسی صورت میں بہت جلد کامیابی کی امید ہے لیکن چونکہ یہ کوئی معمولی کام نہیں اس لئے ضرورت ہے کہ تمام مسلمان متفقہ طور پر اس میں کوشش کریں جس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ہر محلہ کے سربرآوردہ حضرات اراکین مشن کو بروقت اطلاع کرتے رہیں جو ساعی کی جا رہی ہے اس کے حالات معلوم کرتے رہیں تاکہ اس انجمن کو جس کسی قسم کی امداد کی ضرورت پیش آئے تو باسانی امداد کی جا سکے ۔

مسجد کی حفاظت اگرچہ واجب علی الکفایہ ہے اور مشن کی بروقت کی کوشش تمام مسلمانوں [illegible] کے وجوب کو ساقط کر دیتی ہے لیکن جب مشن کو بروقت اس کے تحفظ کے اسباب مہیا [illegible] نہ ہوں تو ایسی صورت میں مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ اپنی طاقت کے [illegible] اعانت کریں ورنہ گنہگار ہوں گے کیونکہ اسلام میں جو مسجد کا [illegible] شرک کے قریب [illegible] ارشاد باری ہے :-

ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ [illegible]
اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ کی مسجدوں
میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کئے جانے سے روکے اور ان کی بربادی
کی کوشش کرے ۔

پس ہر مسلمان پر ضروری ہے کہ جب وہ ایسے مواقع دیکھے تو اپنی پوری کوشش صرف کرے [illegible] ورنہ عالمگیر عذاب کا اندیشہ ہے ۔ قال علیہ السلام :

ان الناس اذا راوا الظالم فلم یاخذوا علی یدیہ اوشک ان یعمہم اللہ بعقاب منہ (رواہ ابو داؤد)

جس کا مطلب ہے کہ لوگ جب ظالم کے ظلم کو دیکھ کر اس کو روکنے کی کوشش نہ کریں تو [illegible] اللہ تعالیٰ ان کے اس قصور کی وجہ سے عام عذاب میں مبتلا فرمائے گا ۔

اور جب مساجد کے حقوق کی حفاظت اعمال میں [illegible] کوشش کرنا [illegible] تو حفاظت مساجد کے ثواب کا اندازہ بھی لگایا جا سکتا ہے کیا کہنا ان اعمال صالحہ کا جو ایمان کے بعد [illegible] اعمال کا مرتبہ ہوگا جیسا امام رازی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں :-

فاذا کان الساعی فی تخریبہ فی اعظم درجات الفسق وجب ان یکون الساعی فی عمارتہ فی اعظم درجات الایمان

ارشاد باری تعالیٰ جل مجدہٗ فرماتا ہے :-

انما یعمر مساجد اللہ الآیۃ ۔ یعنی مسجدوں کو تعمیر تو وہی لوگ کرتے ہیں جو اللہ پر ایمان لاتے ہیں

جہاں [illegible] ہیں [illegible] اور اللہ تعالیٰ [illegible]
[illegible] فرماتے ہیں۔

ترجمہ: [illegible] مسجد [illegible]
[illegible] مسجد [illegible]
[illegible] کی اصلاح اور اس کی حفاظت کرنے [illegible]
اس کو آباد رکھنا سب [illegible] مسجد میں داخل ہیں [illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد مظہر اللہ غفرلہ
امام مسجد فتحپوری دہلی

(نوٹ) یہ فتویٰ تقریباً بیس سال قبل تحریر فرمایا تھا۔

(سوال نمبر ۱۹۹) زید ایک محلے کی مسجد کا متولی ہے اس مسجد کے صحن کے نیچے چند دکانیں تھیں، زید نے صحن مسجد کے نیچے کھود کر اور ان دونوں دکانوں کو ملا کر ایک گودام بنا لیا ہے اور خود ہی اس پر قابض ہو گیا ہے اور کرایہ بھی نہیں دیتا۔ آیا متولی مذکور کا یہ فعل جائز ہے اور اگر ناجائز ہے تو کیا ایسے متولی کو مسجد کی تولیت سپرد کی جا سکتی ہے۔ اور کیا اس گودام کو توڑ کر پہلی حالت پر کر دیا جائے؟

(بینوا توجروا)

# الجواب

مسجد کے بانی نے جو دکانیں مسجد کے [illegible] کے لئے [illegible] خرچ کے لئے کافی [illegible] تو ان [illegible]
[illegible] تھا کہ ایک [illegible] بنایا ہے [illegible] جائز ہے [illegible] اس کو [illegible]
متولی کو ایسا چند سال کی مدت مقرر کر کے اس کو دے [illegible] متولی کو [illegible]
اور دوسرا متولی مقرر کر دیا جائے کہ اس کی آمدنی مسجد کی ضروریات میں خرچ [illegible] بتایا [illegible]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

[illegible] دہلی

(سوال نمبر ۲۰۰)

(۱) کیا مسجد کو [illegible] ہے یا نہیں؟
(۲) [illegible] ہے یا نہیں؟
(۳) کیا متولی یا منتظم کمیٹی [illegible] مسجد کو [illegible] درست ہے یا نہیں؟
(۵) کیا متولی اپنی [illegible] مسجد [illegible] موقوفہ کو فروخت کریں درست ہے یا نہیں؟
(۶) اوقاف کی جملہ املاک یا بعض کو اپنے تصرف میں لانا [illegible] حساب [illegible]
[illegible] ہے یا نہیں؟
(۷) [illegible] مسلمانوں کو مسجد [illegible] ہے یا نہیں [illegible]
[illegible] مسلمانوں کو حق ہے یا نہیں؟
(۸) کیا عام مسلمانوں کو حق پہنچتا ہے کہ مسجد [illegible] کی صورت میں عدالتی چارہ جوئی کریں یا نہیں؟
(۹) [illegible] شریف [illegible] قیامت میں [illegible] ہوں گے
(۱۰) کیا مسلمانوں کو مسجد میں [illegible] وقت [illegible] ہوگی تو [illegible]؟

# الجواب

[illegible] مسجد [illegible]

[illegible]

(۹) [illegible]

(۱۰) [illegible]

[illegible]

[illegible] دہلی

(سوال نمبر ۲۰۱) [illegible] ہو سکتا ہے [illegible] جائز ہے تو [illegible] کی توضیح و تشریح فرما دیں۔ بینوا توجروا

## هُوالموفق

اگر ذمی نے کسی مسلمان کو یہ کہہ کر چندہ دیا ہے اس لئے کہ وہ اپنے لئے مسجد بنالیں تب تو بہرحال اس چندہ کا مسجد میں لگانا جائز ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے۔ اور اگر کسی ایسے مسلمان شخص کو دیا جو عام مسلمانوں کا وکیل تھا تو اس میں دو صورتیں ہیں۔ اگر کافر کے اعتقاد میں مسجد بنانا ثواب کا کام ہے تب تو اس کا چندہ مسجد میں لگانا جائز ہے ورنہ نہیں۔ ہدایہ شریف میں ہے:

فاذا اوصى بما يكون قربة في حقنا ولا يكون قربة في معتقدهم كما اذا اوصى بالحج او بان يبنى مسجد المسلمين او بان يسرج في مساجد المسلمين فهذه الوصية باطلة بالاجماع اعتبارا لاعتقادهم الا اذا كان لقوم باعيانهم فيصح تمليكا لانهم معلومون والجهة مشورة وعكسه اذا اوصى بما يكون قربة في حقهم كما اذا اوصى بان يسرج في بيت المقدس [illegible] الترك وهو من الاثم وهذا جائز سواء كانت لقوم باعيانهم او بغير اعيانهم لانه وصية بما هو قربة حقيقة وفي معتقدهم ايضا انتهى

مقابلہ کریمہ میں تعمیر مساجد کے معنی ہیں [illegible] مشرکین سے بنانا [illegible] اس پر استدلال نہیں کیا جاسکتا۔ [illegible] اس میں ہے کہ کسی [illegible] جانے کا تعلق تو اس قسم سے [illegible] کئے جاتے ہیں [illegible] تفسیر [illegible] میں ہے:

يجب على المسلمين منعهم من ذلك لان مساجد الله انما تعمر بعبادة الله وحده فمن كان كافرا بالله فليس من شانه ان يعمرها [illegible] انتهى

مقررہ [illegible] ثانی ٨٩

محمد [illegible]
امام مسجد [illegible]

**سوال نمبر ۲۰۲** ، [illegible] ایک [illegible] نے [illegible] حاجی محمد [illegible] صاحب [illegible] وہ اپنے دونوں مکان [illegible] صاحب موصوف کو ہبہ کردئے [illegible] بعد دونوں مکانات کو ایک مسجد [illegible] وقف کردیا [illegible] شرائط وقف [illegible] صاحب موصوف اس کی متولیہ ہیں ان کی وفات کے بعد [illegible] حاجی صاحب [illegible] ان کے [illegible] کے [illegible] چند [illegible] کے سپرد کردی گئی جو حاجی صاحب کی [illegible] کر [illegible] وہی لوگ متولی ہیں۔ کچھ لوگ معترض ہیں کہ یہ وقف [illegible]

[illegible] بلا دلائل واضح فرمائیں کہ از روئے شرع یہ وقف صحیح ہے یا نہیں؟

مستفتی
محمد خان ولد محمد [illegible]
[illegible]

## ھو الموفق

[illegible] وقف [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] وقف صحیح ہو [illegible]

[illegible] الاعلام المعصوبة [illegible] [illegible] اليه [illegible] لا يجزيه التصدق لان يضيف الشراء اليه [illegible]

[illegible] ان مکانات کا وقف صحیح ہے [illegible]

واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]
مسجد جامع [illegible]
۳ جولائی [illegible]
[illegible]

**سوال نمبر (۲۰۳)** ایک شخص نے مرتے وقت اپنا سکنی مکان اس طرح وقف کیا کہ اس کی آمدنی سے مکان مذکور کی درستی و مرمت و مجلس محرم و شربت اور مسجد محلہ کی درستی کی جائے۔ کیا اس مکان کی آمدنی بلا ضرورت شرعی مسجد میں لگائی جا سکتی ہے۔ بینوا توجروا

مستفتی
قاری محمد سلیمان [illegible] مسجد [illegible]

# هو الموفق

[illegible]

مقصود [illegible]

# اعتراض

[illegible] فقط

ولایت احمد

[illegible]

[illegible]

ھوالمصوب

[illegible]

فقط واللہ اعلم

[illegible]

(سوال نمبر ۲۰۳) [illegible]

[illegible]

[illegible] اوقاف کی حفاظت [illegible] اس لوگوں کا تقرر کرنا [illegible] اولیائے کرام [illegible]
[illegible] مزارات کی تعمیر نہیں کرتے [illegible] ان کے [illegible] کو ترک کر [illegible] دیتے ہیں [illegible]
[illegible] اولیائے کرام کے معتقدین کے اعتقاد [illegible]
[illegible] نہیں ہے [illegible] حنفیہ [illegible]
معاملات میں [illegible] لوگوں کو قاضی مقرر کرنا [illegible]
[illegible] مناسب [illegible] نہیں ہے [illegible]

المستفتی
[illegible] دہلی
[illegible]

# الجواب

(۱) [illegible]
[illegible] خیانت [illegible]
[illegible] ثابت ہو سکتی ہو [illegible] اپنے منصب [illegible]
کی خواہش [illegible] ہیں کہ اگرچہ [illegible]
[illegible] درخواست کرتا [illegible] متولی [illegible]
[illegible] لوگ [illegible]
[illegible] میں [illegible]
[illegible]
[illegible] نہیں کیا جا سکتا۔

[illegible] ہے [illegible]
[illegible] نہیں کر سکتے [illegible] مستقل [illegible]
[illegible] احترام کرنے والے [illegible]
[illegible] نہیں کیا [illegible] وقف کے [illegible] ہیں تو [illegible]
[illegible] فرض [illegible] متولی [illegible] لوگوں [illegible]
[illegible] وقف کو تو [illegible]
[illegible]

[illegible]

قاضی [illegible]

[illegible]

[illegible] مضمون [illegible]

(سوال نمبر ۲۰۵) [illegible]

[illegible]

[illegible] کیا [illegible]

امام مقرر کرنے کا اختیار ہے؟

امام مذکور اور اس کے مقتدیوں [illegible] صاحب [illegible]

[illegible] ایک [illegible] حق کو [illegible] کرنے کے لئے مختلف تدابیر اختیار کیں [illegible]

[illegible] ایک [illegible] نے اس کو [illegible] کر [illegible] امام مذکور [illegible]

---

[illegible]

[illegible]

## هو المسدد

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(نمبر ۱۰۶)

[illegible]

حضرت مفتی صاحب دام اللہ مجدہ و فیوضہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت شاہ [illegible]
[illegible] حضرت شاہ [illegible] متولی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] جواب [illegible] حکم اللہ

زید ابوالحسن فاروقی
سجادہ نشین حضرت شاہ [illegible]
درگاہ حضرت شاہ ابوالخیر [illegible]
(دہلی)
۱۰ ذیقعدہ [illegible] ۱۰ مئی [illegible]

[illegible]

جناب ناظر صاحب [illegible]

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جواب کی ضرورت نہیں جناب خود مجھ سے [illegible] مسائل [illegible]
ہیں لیکن حسب منشاء [illegible] جواب عرض کیا جاتا ہے وھو الملھم بالصدق والصواب

# الجواب

ناظر صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے وہ غالباً قانون کی کسی دفعہ کا منشا ہوگا، مگر شرعاً تو ہر متولی کو یہ حق ہے کہ وہ مرض موت میں دوسرے کو متولی مقرر کر دے اور اگر واقف نے متولی کو تفویض کے ساتھ مختار بنا دیا ہے جیسا کہ صورت مذکورہ میں ہے تب تو ایسا متولی حالت صحت میں بھی جس کو چاہے متولی کر سکتا ہے چنانچہ در مختار میں ہے:

اراد المتولی اقامة غیرہ مقامه فی حیاته و صحته ان کان التفویض له

بالشرع مصالحه والا لا [illegible] وان في مرض موته [illegible] في

العالمگیری .

لہذا خانقاہوں کی تولیت میں تو اس کی بھی ضرورت نہیں کہ واقف کی اجازت ہی [illegible]
میں تو ارشاد واقف کا صرف متولی کر دینا بھی کسی اجنبی کو دینے کا حکم رکھتا ہے .

لان المتعارف فینصرف المطلق الیه ، ولانه امر معروف کالمنصوص [illegible]
عامة کتب الفقه )

چنانچہ تمام دنیا میں ان خانقاہوں کی تولیت کا یہی حال ہے [illegible]
اس لئے وقف تولیت دینے کے ساتھ یہ شرط بھی [illegible]
تو البتہ جب اس کی وجہ سے یہ اس کا اختیار رہتا ہے [illegible]
ہے متولی کے نے فی اختیار دینے کے بعد خود یہ شرط بھی [illegible]
بیٹھا ، وہ خیانت کرے تو واقف کی شرط کہ وہ اس کے اختیارات [illegible]
وہ معزول کر دیا جائے گا ، لیکن دیکھا یہ جا رہا ہے [illegible] وقف تو واقف یا متولی ہی [illegible]
میں یہ جو بتایا ہے جیسا متولی بن بیٹھا ہے اور خوب خیانت کرتا ہے جس [illegible]
طرف بھی توجہ مبذول فرمائی جانی چاہئیے ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد [illegible]

مسجد [illegible]

(سوال نمبر ٢٠)

(١) کیا امام مسجد یا امام یا متولی یا موذن یا [illegible] مسجد وقف جائداد کو [illegible]
گودام یا کارخانہ قائم کر سکتے ہیں [illegible] مسجد یا متعلقہ جائداد کو دیں اور اس سے کرایہ وصول کریں یا نہیں

(٢) کیا کسی مسجد کی عمارت کو ڈھا کر یا مسجد کے متعلقہ حجرے کو یا مسجد کی خالی زمین کو فروخت [illegible]
ہے ؟

(٣) کیا تمام مسلمانوں کو یا خاص طور پر لوگوں کو یہ حق ہے کہ مسجد کی بے حرمتی کرنے والوں پر یا اوقاف جائداد کو خورد برد کرنے والوں پر یا مستقل [illegible] مسجد [illegible] موقوفہ جائداد پر جائز تصرف نہ کریں [illegible] عدالتی چارہ جوئی کریں ۔ بینوا توجروا ۔

## الجواب

(١) متولی یا کارکنان مسجد کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ مسجد کی جائداد کو جو کرایہ پر دینے کے لائق [illegible]

جائز ہے کہ اگر [illegible] کہ اس کی آمدنی صرف [illegible]
کسی قوم یا جماعت کے لئے بنائی گئی ہے اس کو تو ان ہی [illegible]
متولی وقف اپنے اوپر یا غیر مصالح مسجد خرچ کر سکتا ہے ورنہ [illegible] کسی کو [illegible]
سکتا ہے۔

(۲) مسجد یا وقف جائداد کے کسی حصہ کو بھی فروخت کرنا [illegible]
مسلمان کو یہ حق حاصل ہے کہ مسجد یا دوسرے اوقاف [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

(سوال نمبر ۲۰۸) [illegible] محلہ جمیل [illegible] متصل [illegible]
کرائی، اپنی زندگی میں وہی اس کے متولی رہے [illegible] کے بعد ان کے صاحبزادے [illegible]
مرحوم [illegible] کی وفات کے بعد ان کے صاحبزادے مولانا محمد کرامت اللہ [illegible] مسجد [illegible]
نماز جماعت، خانقاہ اور [illegible] کی تعمیر کرائی اور باترتیب متولی رہے [illegible]
کے بعد ان کی صاحبزادی فخر النساء مرحومہ [illegible] اور ان کی [illegible]
بعد ان کی صاحبزادی [illegible] بیگم [illegible] خانقاہ و مسجد مذکورہ کی متولیہ ہیں۔ [illegible]
حافظ [illegible] اللہ کو متولی بنا دیا حافظ صاحب [illegible] کی وجہ سے ایک [illegible]

[illegible] سے مشکل [illegible] جب [illegible] کا انتقال ہو گیا تو ایک نابالغ [illegible] تو [illegible]
[illegible] تولیت [illegible] رکھتا ہے یا نہیں حافظ [illegible] کو پہنچتا ہے بینوا توجروا

## الجواب

اس مسجد میں حافظ [illegible] ہی متولی ہیں۔ حافظ [illegible] تو [illegible] ہے [illegible]
[illegible] کوئی [illegible] دل [illegible] حق نہیں رکھتا کہ وہ تولیت [illegible]
[illegible] نابالغ [illegible] کوئی [illegible]
[illegible] تولیت کا [illegible] نہیں رکھتے فقط واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

## الجواب

(۱) [illegible] قبرستان [illegible] ہے [illegible]
[illegible] ثابت [illegible] ہے۔
[illegible] علیہ [illegible]
[illegible] قبرستان [illegible] بول [illegible] فقط۔
(۲) [illegible] کو ختم کر دیا جائے [illegible]
[illegible] ہو سکتا ہے [illegible] زمین قبرستان [illegible] وقف ہوتا ہے۔
(۳) جب ثابت ہے کہ یہ قبرستان ہے تو اس کی [illegible] نہیں ہو سکتی ہے [illegible] قبرستان
[illegible] بنایا جا سکتا ہے۔

مسئلہ نمبر (۲۱) [illegible] بعض ایسے [illegible] قبضہ [illegible] ہے [illegible]
[illegible] کی [illegible] نہیں۔ [illegible] قبرستان کی زمینوں [illegible] درخت [illegible] ہیں [illegible] کرایہ [illegible]
[illegible] ہیں۔ [illegible] جگہ [illegible] مکان [illegible] ہیں کیا [illegible] قبرستان کا
[illegible] اعمال کے مرتکب ہوتے ہیں ان کے [illegible] میں کیا حکم ہے۔
بینوا توجروا

## الجواب

قبرستان کی زمین کو فروخت [illegible]

[illegible]

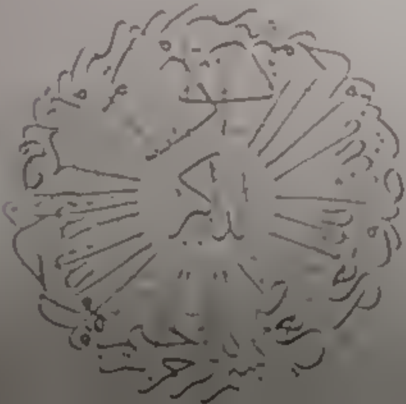

# چھٹا باب

# احکام

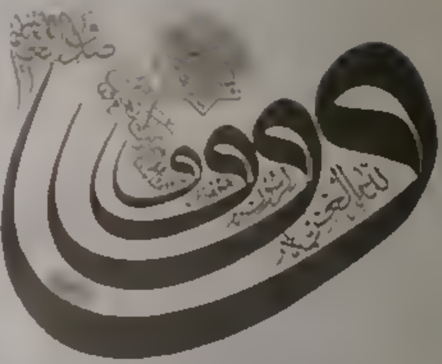

حضرت [illegible] صاحب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] آپ [illegible]
[illegible]

(مکتوب ۲۱۱)

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ثابت کرنے [illegible]
متعلق [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ذات [illegible] صفات [illegible]
[illegible]
رسالہ [illegible] نظر [illegible] ہے۔

میرے مخدوم [illegible] ! [illegible]
[illegible] والله [illegible]
[illegible]
[illegible] تطویل [illegible]
[illegible]
[illegible] اس [illegible]
[illegible] آپ [illegible] حکم [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] جواب [illegible] قول پر اعتراض وارد ہوتا تھا کہ [illegible]
بدعت [illegible] کیوں کر [illegible] استدلال کرتے ہوئے جواب دیا ہے کہ
احادیث میں [illegible] کے ساتھ [illegible] بھی وارد ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] مستحب [illegible]
[illegible] فرض، واجب، مستحب [illegible]
بدعت مباح کی نفی سے [illegible] لیکن [illegible]
[illegible] فرض ہو گا یا واجب یا مستحب [illegible]
[illegible] فرض ہو گا یا واجب یا مستحب
[illegible]
[illegible] یا مستحب، تو [illegible] اصل سے [illegible] بیکار ہو جاتا۔

[illegible]
[illegible]
[illegible] مستحب

[illegible]

[illegible]

کوئی فاسق نہیں کہتا۔ لیکن جب اس کی مثال طلب کی جاتی ہے تو خاموش۔ ان حضرات سے کسی صغیرہ پر اصرار ہو بھی جاوے تو اس پر محل کلام ہوگا۔ بعض تحریر کے صغیرہ ہونے ہی میں کیا کلام ہو سکتا ہے؟ مگر تو اصرار مسئلہ لحیہ میں مسلمانانِ امت میں سے کسی ایک فرد کو بھی نہیں بتلایا جا سکتا جس نے صغیرہ تو درکنار قبضہ سے کم بھی داڑھی رکھی ہو۔ اس سے قبل فقیر کو بھی داڑھی کے باب میں کچھ تردد تھا لیکن مولوی [illegible] صاحب رسالہ کو جزائے خیر دے اور ان کے درجات عالی فرمائے کہ مجھے اس تردد سے نجات دی

ساتھ مجھے فیصلہ [illegible] کے لئے [illegible] لکھ دیں۔ فقط

اب مجھے اپنے محترم [illegible] کی خدمت میں بھی اتنا عرض کرنا ہے کہ اس [illegible]
[illegible] اپنی ذات سے [illegible] کو ہر طرف سے [illegible] کرے اور ممکن ہے کہ [illegible] اسلام میں [illegible]
[illegible] اپنے متعلقین کے بارے میں کیا خیال رکھتا ہے [illegible]
[illegible] لیکن
[illegible]
[illegible] اسلام [illegible]۔

[illegible]

(۲) [illegible]

(سوال نمبر ۲) [illegible] حضرت [illegible] فرماتے ہیں [illegible]
پیش کرتے ہیں۔

(۱) جیسا کہ [illegible] حدیث [illegible]
[illegible]
[illegible] ان کی پرستش کرتے تھے۔

(۲) جس [illegible] شبیہ [illegible] شبیہ [illegible]
[illegible] تصویر [illegible] ہے

(۳) [illegible]
[illegible]
[illegible]۔

[illegible] کو [illegible] پر
[illegible]

مستفتی

[illegible] - کراچی

## هو الموفق

[illegible]
[illegible]

[illegible]

ان اصحاب هذه الصور يعذبون يوم القيامة ويقال لهم احيوا ما خلقتم

ان البيت الذي فيه الصورة لا تدخله الملائكة

یعنی تصویریں بنانے والے قیامت کے روز عذاب دیئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنایا ہے اسے زندہ کرو۔ فرمایا کہ جس گھر میں تصویر ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے

ان احادیث پاک سے یہ شبہ بھی نہیں ہونا کہ ان سے مجسم بت مراد ہیں [illegible]

[illegible] جس کی حدیث اوپر مذکور ہو چکی ہے۔

[illegible]

ہونا [illegible] زیادہ [illegible] مفاسد کے [illegible] کی ہیئت کو دلائل سے ثابت کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ابتدا [illegible] کا [illegible] تھا [illegible] محض مفاسد کے [illegible] بھی [illegible] اسلام ظہور ہوا تو ضروری ہوا کہ آئندہ کے لئے مفاسد کا قطعی سد باب کر دیا جائے [illegible] اس بنا پر مولانا [illegible] کہ جہاں جہاں سے شر و فساد کے [illegible] اعمال [illegible] سے [illegible] اول [illegible] کی گئی تھی [illegible] کی اجازت دی گئی تھی [illegible] ان کو مباح قرار [illegible] تصویر کشی کو [illegible] کی [illegible] بھی دی گئی ہے [illegible] دونوں تصویروں کو [illegible] ذلک [illegible] تھا۔

ظاہر ہے کہ [illegible] اور [illegible] احتیاط کے ساتھ [illegible] تصویر [illegible] کی [illegible] ہے:

لو كانت الصورة على [illegible] [illegible] بخلاف [illegible] وسادة [illegible] كانت [illegible] المستترة لانه تعظيم له [illegible] انتهى۔

مولانا موصوف خود ہی فرماتے ہیں:

"[illegible] جو [illegible] کے ساتھ [illegible] ہو۔"

[illegible] تصویر [illegible] کے ساتھ [illegible] کا [illegible] ہے [illegible] ہوتی تو مجتہدین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کسی صورت [illegible] اجازت [illegible] اس کے خلاف [illegible] کہ وہ [illegible] مباح [illegible] اسلام [illegible] کے سلسلے میں داخل ہوگا [illegible] کے جواز کے [illegible] تھا۔

[illegible] موصوف نے [illegible] کو [illegible] اس وقت [illegible] فرمایا [illegible] کا [illegible]

[illegible] الله متفق علیہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] تو تصویر نہیں ہے جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے۔

اذا کان التمثال مقطوع الرأس فلیس بتمثال۔

[illegible]

[illegible] متفق علیہ [illegible]

[illegible] ہو جاتی ہیں وہ صرف بنانے کو نقاشی کہتے ہیں مصوری نہیں کہتے۔ احادیث کی عبارتوں سے بھی نقشہ کشی کو نقاشی سمجھتے ہیں۔ تصویر کشی نہیں سمجھتے۔ جہاں کہیں مصوری کا اطلاق آیا ہے وہ بطریق مجاز ہے حدیث میں آیا کہ حضرت میمونہ فرماتی ہیں کہ ایک روز صبح حضور غمگین اٹھے اور فرمایا کہ جبرئیل نے شب کو آنے کا وعدہ کیا تھا لیکن آئے نہیں۔ پھر خیال آیا کہ خیمہ کے نیچے کتے کا بچہ پڑا ہے۔ اس کو نکالا اور جگہ پر پانی چھڑکا۔ پھر شام کو حضرت جبرائیل آئے تو حضرت نے فرمایا کہ آپ نے کل شب آنے کا وعدہ کیا تھا۔ جبرئیل نے عرض کیا کہ بیشک میں نے وعدہ کیا تھا لیکن لا ندخل بیتا فیہ کلب و لا صورۃ یعنی ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو (رواہ مسلم) [illegible] اس حدیث سے ذی روح تصویر [illegible] ثابت ہوتی ہے۔ مولانا موصوف نے جب شبہ رفع کیا تو ان روایات کی نسبت تو وہ کچھ نہ کہہ سکے، لیکن ان اشیاء میں جو اس کو اپنے اس قول میں کہ:

اگر ایسا ہے تو ذکر ایک ہی حیثیت سے ہو رہا ہے [illegible]

[illegible] ہو گیا [illegible] ہوا کہ حدیث میں [illegible] ہے کہ [illegible]

[illegible] اور [illegible] ہے اور [illegible]

فرماتے ہیں:

وھذا یختص بصور [illegible] [illegible]

انتہی

یعنی یہ خاص ہے [illegible] کی صورت کے [illegible]

[illegible] ہو جاتی ہے

بالاتفاق [illegible] کو نہیں کہا جاتا ہے [illegible] بلکہ علت میں بحث ہوتی ہے جو [illegible] تصویر میں ایک ذی روح علت ہے [illegible] بھی علت ہے اور [illegible] کی شکل میں علت ہے اور [illegible] [illegible] کو جو علت [illegible] [illegible] یہ حدیث لکھی ہے:

ان بیت الذی فیہ صورۃ لا تدخلہ الملائکۃ انتہی

[illegible] [illegible] علت [illegible] تصویر کشی [illegible]

[illegible] اشیاء کی تصویر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

---

له حضرت قدس سرہ [illegible]
[illegible] بھی میں ان کا انتقال ہو گیا — حضرت علیہ الرحمہ کا [illegible] صاحب [illegible] مرحوم کی طرف اشارہ ہے

له حضرت قدس سرہ کی [illegible] سید حفیظ الرحمن صاحب دامت برکاتہم [illegible] اچانک کراچی میں منتقل ہو گئیں [illegible] یہاں اسی طرف اشارہ ہے

له حضرت علیہ الرحمہ کے فرزند [illegible] حضرۃ العلامہ مفتی محمد محمود صاحب دامت برکاتہم [illegible]
دہلی تشریف [illegible] پاسپورٹ [illegible] کی صورت نکالی جس کا حضرت نے ذکر فرمایا [illegible]
حضرت موصوف ہی کی طرف اشارہ ہے ۔

# الجواب

[illegible]

[illegible]

(سوال نمبر [illegible])

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ب۔ [illegible]

ہے۔

ج۔ الکوحل [illegible]

مریض کی راحت اور منفعت کے خیال سے ملحوظ ہے

۷ [illegible] جو خاص [illegible] کو [illegible] کے [illegible]
[illegible] کے [illegible] کی [illegible]
[illegible] کر دیتے ہیں۔

[illegible] میں [illegible] کی [illegible] ہے [illegible]
[illegible] ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱ [illegible]
۲ [illegible]
۳ [illegible]
۴ [illegible]

مستفتی

محمد اسمٰعیل - کولوٹولہ اسٹریٹ

[illegible] کلکتہ

نوٹ — سوال بالا فتویٰ [illegible] ہے [illegible] اسٹریٹ کلکتہ میں چھپا ہے [illegible] حضرت کا جواب [illegible] ہے۔

## الجواب هو الموفق للصواب

خمر کا اطلاق مجازاً ہر ایک شراب پر کیا جاتا ہے لیکن کسی شراب کا نام اگر خمر رکھ دیا جائے تو وہ شراب خمر کا حکم پیدا کرے گی۔ شراب کے اقسام بہت ہیں لیکن جو [illegible] ہے خمر [illegible] شیرہ انگور خاص کا نام ہے جو جوش مار کر [illegible] آ جائے [illegible] وہ شراب ہے جو قطعاً حرام ہے اور اس کی نجاست، نجاست غلیظہ ہے نہ اس کی بیع جائز ہے اور نہ اس سے کسی قسم کا انتفاع حتی کہ دوا میں استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ قال فی التنویر:

الخمر وهي النيء من ماء العنب اذا غلى واشتد وقذف بالزبد وحرم

[illegible] عالمگیریہ و فتح القدیر وغیرہما [illegible] ہیں [illegible] استعمال ہی
قبیل [illegible] سب حرام ہے اور چونکہ اتفاق ہے اس [illegible] استعمال کثرت سے [illegible] روایت امام ابو یوسف و امام
[illegible] حاصل کرنا تھا لہذا امام [illegible] محمد کے قول پر فتوی بھی دیا جانا چاہئے [illegible]

وحرمہ محمد [illegible] الثلاث [illegible] من العسل والتین ونحوهما [illegible]
[illegible] قلیلها وکثیرها وبہ یفتی ذکرہ الزیلعی وغیرہ. انتہی

الدر [illegible]

[illegible] یقول محمد لعلة الفساد انتہی

[illegible] حسب [illegible] اس [illegible] [illegible]
[illegible] حنفیہ [illegible] کون [illegible] اس [illegible] مذہب [illegible]
[illegible] شراب [illegible] نہیں گرچہ [illegible] استعمال [illegible]
[illegible] معلوم نہیں ہوتا [illegible] کی [illegible] درست [illegible]
[illegible] تو [illegible] وفتح القدیر [illegible]

[illegible] غیر المخمر [illegible] خلاف [illegible] البیع [illegible]
[illegible] علی [illegible] البیع انتہی [illegible]

[illegible] احکام معلوم ہو گئے تو اب اپنے سوالوں کے جواب لیجئے

(۱) [illegible] ہوتی ہے جیسا کہ سوال میں [illegible] ہے تو مطلقاً حرام ہے اس سے کسی قسم کا
انتفاع جائز نہیں مگر بوقت اضطرار [illegible] اس حرمت سے مستثنی ہے [illegible]
بھی جائز نہیں [illegible] کے ذریعہ جیسکے [illegible] اس کی حرمت کو زائل نہیں کرتا جیسا کہ شریعت [illegible]

[illegible] ان [illegible] لا یؤثر فیه لانه [illegible] من ثبوت الحرمة [illegible]
ثبوتها انتہی

لیکن [illegible] ڈاکٹروں کی زبانی [illegible] معلوم ہوا کہ یہ اس شراب سے نہیں بنائی جاتی جس کو شرعاً خمر کہا جاتا ہے
بلکہ ایسی شراب کا جوہر ہے جو [illegible] وغیرہ سے بنائی گئی ہے [illegible] ہے تو اس کا استعمال [illegible]
میں جو مسکر نہیں ہے [illegible] حرام نہیں [illegible] جائز ہے [illegible] اس تقدیر پر ہے جب کہ [illegible]
[illegible] سے بنائی گئی [illegible] کہ اس میں [illegible] لہذا امام [illegible] کے نزدیک اس کا فعل
مطلقاً حرام نہیں کما صرحت من قبل [illegible] کہ یہ شراب سے بنائی گئی ہے یا نہیں [illegible]
معلوم ہے کہ [illegible] ہے لیکن یہ نہیں معلوم کہ کونسی شراب سے بنی ہے تب بھی [illegible] حکم ہے [illegible]

(و) اذا كان احدكم في الصلاة فوجد حركة في دبره احدث او لم يحدث فاشكل فلا ينصرف حتى يسمع صوتا او يجد ريحا رواه ابو داؤد

وقال الفقهاء ان اليقين لا يزول بالشك والاصل في الاشياء الحل والطهارة۔ فقط

(۲) جن صورتوں میں اس کی بیع جائز ہے انہی صورتوں میں اس کی خریداری بھی جائز ہے۔ فقط

(۳) اگر وہ شربت ملاوٹ کے کسی دوسری شراب سے بنائی گئی ہے اور بیچنے والا اس کا بیان کرے تو اس کی خرید فروخت جائز لیکن مکروہ ہے قال الشامی:

ثم ان بیع غیرہ صحیح وان حرم لکنه یکرہ کما فی الغایة۔

پس اس کا ترک اولیٰ ہے۔ فقط

(۴) جبکہ دوا میں اسپرٹ شامل ہے تو چونکہ اسپرٹ [illegible] ہے جس طرح اسپرٹ [illegible] تیار ہوتی ہے تو دیکھا جائے کہ اس سے نشہ [illegible] ہے یا نہیں اگر صرف اسپرٹ نشہ آور نہیں اور اس میں نشہ ہے تو اگر دوسری دوا نہ ملے اس مرض کے لئے باقی [illegible] اختلاف ہے روایتیں یہ ہیں:

اختلف في التداوي بالمحرم وظاهر المذهب المنع كما في رضاع البحر لكن نقل المصنف ثمة وههنا عن الحاوي وقيل يرخص اذا علم فيه الشفاء ولم يعلم دواء آخر كما رخص الخمر للعطشان وعليه الفتوى

پس اس صورت میں اگر مجبوراً استعمال کیا جائے تو گنجائش ہے لیکن [illegible] کہ اس سے [illegible] اس کی مانند بطور تغییر [illegible] شراب کے [illegible] تب [illegible] کیونکہ لقوله عليه السلام

[illegible] ما [illegible] الا ما لا [illegible] کما قال

لیکن [illegible] بھی [illegible] کے استعمال میں بھی گنجائش ہے للاختلاف والعموم [illegible] جیسا کہ علامہ شامی نے [illegible] کے بارے میں فرمایا۔

الحاصل ان استعمال الكثير المسكر منه حرام مطلقا واما القليل فان كان للهو حرام وان كان للتداوي فلا انتهى

بلکہ [illegible] کی [illegible] استعمال کیا جائے [illegible] جائز نہیں کما قاله العلامة الشامی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

[illegible]

[illegible]

(سوال نمبر ۲۱۵) [illegible]

# الجواب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

# مال حرام

سوال نمبر ۲۱۶) بندہ کے محلہ میں کوئی شخص ہے [illegible] کرایہ پر [illegible] تو اس کی دعوت کھانی چاہیے یا نہیں؟ بینوا و توجروا

# الجواب

اگر اس شخص کی کرایہ [illegible]

[illegible] اس کا استعمال جائز نہیں [illegible]

ولا تتبدلوا الخبیث بالطیب

ولقولہ علیہ السلام:

لا یحل ثمن الکلب ولا حلوان الکاهن ولا مهر البغی [illegible]

پس جو شخص [illegible] مال کو دعوت میں صرف کرتا ہے [illegible]

اس کی دعوت قبول نہ کرنی چاہیے [illegible]

کرایہ کے علاوہ [illegible]

[illegible] تو اس کی دعوت قبول کرنے میں حرج نہیں [illegible]

اذا کان غالب [illegible] لا بأس [illegible]

مالہ [illegible] حرام۔

فقط و [illegible] تعالیٰ اعلم

[illegible]

## سُود

سوال نمبر (۱) [illegible]

## الجواب

[illegible]

واللہ [illegible] تعالیٰ اعلم

[illegible]

سوال نمبر (۲)

[illegible]

## الجواب

[illegible]

[illegible]

[illegible] علیہ الصلوۃ والسلام [illegible]

[illegible] فبای طریق اخذہ المسلم [illegible]

مالا مباحا اذا لم یکن فیہ غدر [illegible] انتہی

[illegible] میرے نزدیک یہ صحیح ہے کہ حدیث میں جو قید [illegible] ہے وہ [illegible]
ہندستان پر صادق نہیں آتی اس لئے [illegible] سے سود لینا [illegible]
[illegible]
[illegible] سے [illegible] کا مال لینا۔ اس وجہ سے جائز ہے [illegible]
لینا جائز [illegible] ہندستان [illegible]
[illegible] ایک مال کا [illegible] نہیں کیا جا سکتا [illegible]

[illegible] جو صاحب ہے اس کو دے کر اپنے مرض میں [illegible] ہاں اگر اس غرض [illegible] کو [illegible]
زیادتی کی اعانت کم ہے صرف کیا جا سکے تو گنجائش ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ
مدرسہ [illegible] فتحپوری دہلی

نوٹ: اس سوال [illegible] کے بارے میں مختلف سوالات کئے گئے تھے جو [illegible] کی [illegible]
نہیں یہاں صرف [illegible] کے جوابات درج کر کے حاشیہ میں ضروری تشریح کر دی گئی ہے

(نمبر ۲۱۹)

## الجواب

[illegible] کو [illegible] جائز [illegible] میں صرف کر سکتے ہیں [illegible]
[illegible] جانے [illegible] جائز [illegible]
[illegible] مصارف میں صرف کرنا بہتر نہیں [illegible] ہاں [illegible]
[illegible] مصارف میں صرف کر سکتا ہے [illegible] کئے جاتے ہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ
مدرسہ [illegible] دہلی
([illegible])

## بیمہ

(سوال نمبر ۲۲۰) [illegible] بیمہ کرانا جائز ہے یا نہیں [illegible]
[illegible]

المستفتی
عبدالخالق [illegible]

([illegible])

---

۱ [illegible]
۲ [illegible] کی جائے
۳ [illegible] استعمال کیا جائے۔

## الجواب

[illegible]

[illegible]

سوال نمبر ۲۲۱ [illegible]

[illegible]

## الجواب

[illegible]

[illegible]

سوال نمبر ۲۲۲ [illegible]

[illegible]

## الجواب

[illegible] ہندوستان [illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

(سوال نمبر ۲۲۳) [illegible]

[illegible]

[illegible]

## الجواب

[illegible]

[illegible]

## الجواب

[illegible] فقط

[illegible]

سوال نمبر ۲۲۵

[illegible]

[illegible]

## الجواب

[illegible]

[illegible]

الرزق على الله

م ک ـ شقیق بلخی رحمہ کہتے ہیں کہ ایک بار میں ابو حنیفہؒ کے ساتھ کسی کی عیادت
کو جا رہا تھا راستہ میں ایک شخص آپ کو دیکھکر چھپ گیا اور دوسرے
راستہ سے نکل جانا چاہا۔ آپنے اُسکو پکار کر کہا دوسرے راستے کیوں
جاتے ہو اُسنے دیکھا کہ امام صاحب پہچان گئے شرمندہ ہو کر کھڑا ہو گیا
آپنے جب کہ سبب دریافت کیا تو اُسنے کہا کہ میرے آپکے دس ہزار درہم
ہیں اور باوجود مدت گذر جانیکے تنگدستی کی وجہ سے ادا نہ کر سکا اسلئے آپکے
سامنے سے شرمندہ ہوں۔ آپنے فرمایا سبحان اللہ اُن درہموں سے یہ نوبت
پہنچگئی وہ کل میں نے تمہیں معاف کر دیا۔ اور تم سے یہ درخواست ہے
کہ میری طرف سے تمہارے دل پر جو گرانی گذری وہ تم معاف کر دو۔
م ک ـ امام صاحب کے فرزند حماد نے جب سورۂ فاتحہ ختم کی تو آپنے
معلم کے پاس ہزار درہم بھیجکر معذرت کہلائی کہ اسوقت میرے پاس اتنے ہی
ہیں اگر زیادہ ہوتے تو تعلیم قرآن کے لحاظ سے وہ سب بھیجدیتا
غرضکہ تجارت اور تمول سے آپنے نہ حظوظ نفسانی حاصل کئے نہ دنیوی
کوئی فائدہ اٹھایا۔ بلکہ اُسکے کل مصارف فی سبیل اللہ تھے اور اپنی
ذاتی گذران فقیرانہ رکھی اس سے زیادہ کیا ہو سکتا ہے کہ بیٹے بیس برس
صرف دو درہم آپ کا قوت تھا جیسا کہ ابھی معلوم ہوا۔ انہی اسباب سے
اکابر محدثین کے دل میں آپ کی وہ وقعت تھی کہ کسی دوسرے کی تھی
م ص ک ـ اسمٰعیل بغدادی کہتے ہیں کہ کسی نے یزید ابن ہارون سے
پوچھا آدمی کو فتویٰ دینا کب حلال ہوتا ہے فرمایا کہ جب ابو حنیفہ کے

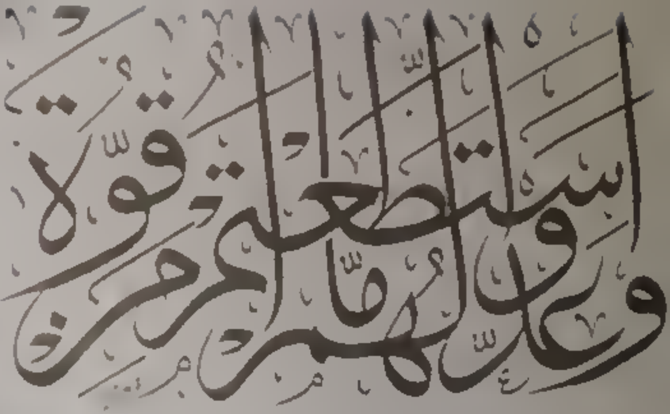
وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ

[illegible] ماہنامہ [illegible] [illegible]

[illegible] صاحب [illegible] مطالعہ [illegible]

[illegible] متعلق حضرت [illegible]

[illegible] معروف

[illegible]

[illegible] جواب [illegible]

ج ۲۲۶ — **جواب گرامی**

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] تو اس [illegible] آپ کو [illegible]

[illegible] کر [illegible] قرآن [illegible]

[illegible] الٰہی ہے۔

عن ام سلمة [illegible] [illegible]

[illegible] علیہم [illegible] الحسن [illegible]

[illegible] الحسین [illegible] فاطمة [illegible]

[illegible] تعالیٰ انما یرید اللہ [illegible]

[illegible] کو دیکھنے [illegible] تعالیٰ [illegible]

[illegible] تعلق [illegible]

[illegible] اور کسی [illegible] کا نتیجہ ہے جس میں [illegible]

[illegible] کو نہیں سوچا کہ [illegible]

[illegible] کو ان کے تباہ کرنے کے لئے سنہری موقع [illegible]

[illegible]

سید [illegible]

سوال نمبر ۲۲۷ [illegible] حضرت [illegible]

[illegible] حضرت سیدہ [illegible] کرتا ہے [illegible]

[illegible]

## جواب

[illegible]

[illegible]

[illegible] بیعت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اہل بیت کی محبت [illegible]

[illegible] ثابت کرتی ہیں [illegible]

[illegible] احادیث کا [illegible] فرمایا [illegible]

[illegible] قرآن [illegible] اہل بیت [illegible]

[illegible] اہل بیت سے محبت [illegible] فرمایا [illegible]

[illegible] اہل بیت کے [illegible]

[illegible] اور فرمایا اشتد غضب اللہ علی من اذانی فی عترتی [illegible]

[illegible]

[illegible] علیہ السلام [illegible]

[illegible] تاریخ الخلفاء، صواعق محرقہ [illegible] ملاحظہ کرے [illegible] یزید [illegible]

[illegible] یزید [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] یزید [illegible]

[illegible]

[illegible] عبداللہ بن حنظلہ [illegible]

[illegible]

[illegible] عمر بن عبدالعزیز [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہو گیا ہے

الحاصل [illegible] حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ [illegible] مکتوبات [illegible] فرماتے ہیں:

[illegible]

[illegible] احتیاط [illegible] مسلمانوں [illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

[illegible]

دہلی

[illegible] کراچی [illegible] حضرت مولانا [illegible]

(نمبر ۲۲)

## جواب گرامی

[illegible] صاحب [illegible]

السلام علیکم [illegible] امام حسین رضی اللہ عنہ کے [illegible] کتاب [illegible] مصنف کے [illegible] سیدالشہداء امام حسین علیہ السلام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] فجار کا مکر آڑے آگیا، پس سرکشوں کے ہلاک کرنے [illegible]
اور ایسی گرفت فرمائی جس طرح [illegible] صاحب قدرت کی گرفت ہوتی ہے۔

[illegible]

اب [illegible] فرمائیں کہ اس عبارت میں جو کچھ [illegible]
اور [illegible] کے [illegible] مثال کی طرح بیان کئے جاتے ہیں [illegible]
[illegible] بھی جان گئے ہیں تو اس سے [illegible]

[illegible]

حضرت معاویہ [illegible]

[illegible] حضرت معاویہ [illegible] مجھ سے [illegible] حضرت امام [illegible]

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں [illegible] حضرت معاویہ کے مقابلے میں پہاڑوں کی مانند لشکر لے کر گئے [illegible] حضرت [illegible] نے حضرت معاویہ سے کہا کہ میں ایسا لشکر دیکھ رہا ہوں کہ جب تک [illegible] قتل نہ کر دیا [illegible] انہوں نے کہا اگر ان کے لشکر نے ہمارے لشکر کو قتل کر دیا [illegible] والی اور لشکریوں کی عورتوں اور ان کے مالوں کا [illegible] دامن گیر رہا، تو حضرت معاویہ نے بنی عبد شمس کے دو [illegible] حضرت امام کی خدمت میں صلح کی بات چیت کرنے کو بھیجا [illegible]

[illegible]

[illegible] قدامی غرب [illegible] یا دم شرب کرنے کے لئے بیٹھیں [illegible] کی تو مناسب ہے؟ حدیث میں ہی یہ خواست ہے۔ [illegible] امام [illegible] کچھ [illegible] نے [illegible] سے [illegible] حضرت امام حسن [illegible] صلح کر لی [illegible]

یہی مضمون [illegible] تصنیف کتاب الفتن میں حضرت سفیان بن عیینہ [illegible] حدیث میں ہے کہ حضرت معاویہ [illegible] حضرت امام علیہ السلام [illegible] جو ہم میں شرائط تحریر فرما دیں مجھے سب منظور ہیں۔ اب [illegible] ہوتی ہے [illegible] سخت [illegible] کیا ایسی صحیح [illegible] روایت [illegible] کیا جا سکتا ہے کہ حضرت [illegible] کر [illegible] بھی کیا [illegible]

[illegible]

کیا ایمان کے ساتھ [illegible] لیکن جب [illegible] فوراً [illegible] اقدس کی [illegible] لشکریوں [illegible] ذکر دنیا [illegible] کے مقابلے میں [illegible] تو اپنے جانی و دشمنوں کو صاف [illegible] کہ لا تثریب علیکم الیوم [illegible] کیوں نہ ہو کہ [illegible] — اس [illegible] کے جگر [illegible] غرض صحیح یہی ہے کہ امام علیہ السلام نے اپنی تمام شرائط منوا کر امیر معاویہ [illegible] کی حیات تک [illegible] کے سپرد کی تھی جس میں ایک اہم شرط یہ بھی تھی:

لیس لمعاویة بن ابی سفیان ان یعهد الی احد من بعده عهدا بل یکون الامر من بعده شوریٰ بین المسلمین۔

یعنی [illegible] کہ [illegible] بعد کسی شخص [illegible] مسلمانوں کے [illegible] ہوگا

[illegible] امیر معاویہ یزید کو خلافت سپرد [illegible] کا حق نہ رکھتے تھے [illegible]

کی رم [illegible] قلب میں [illegible] نہایت [illegible] [illegible]
کے [illegible] [illegible] اختلاف [illegible] غیر [illegible]

اصلاحہ [illegible] [illegible] [illegible]
یوم [illegible]

[illegible] ولیکن [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] قدر [illegible]

[illegible] جانب [illegible]

[illegible] مسلمانوں کے [illegible]

[illegible]

[illegible] سرکار اقدس [illegible] ذکر [illegible]

[illegible] اہل بیت کے حقوق [illegible] [illegible]

[illegible] خلافت معاویہ و یزید [illegible]

[illegible] کہیں میرے اہل بیت کی محبت [illegible]
[illegible] سرکار اقدس کا ارشاد تھا:

لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیہما
یہ دونوں [illegible] جدا نہیں [illegible] [illegible]
[illegible]

یعنی اہل بیت کا ہمیشہ [illegible] قرآن کریم کا ارشاد ہو [illegible] دونوں کے
معاملہ میں میرے کیسے خلیفہ رہتے ہو! لیکن [illegible] کی تکذیب کی [illegible]
کہ حضرت امام کا عمل قرآن کریم کی آیۂ کریمہ لا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحہا کے [illegible]
ارشاد نبوی تھا:

الا ان مثل اھل بیتی فیکم مثل سفینۃ نوح من رکبھا نجا ومن تخلف
عنھا ھلک

یعنی [illegible] اہل بیت کی مثال [illegible] کشتی کی مانند ہے کہ جو اس پر سوار ہو [illegible]
[illegible] سوار نہ ہوا ہلاک ہو۔

[illegible] طرح میرے اہل بیت کے ساتھ [illegible] محبت کی اور انہیں اپنا [illegible] بنایا [illegible]
[illegible] لیکن آج بجائے اہل بیت کے یزید کو [illegible] حدیث کا مصداق بتلایا جاتا ہے۔
[illegible] ساتھ کہا جاتا ہے کہ حضرت [illegible] یزید کی [illegible] ساتھیوں کو [illegible]
[illegible] کشتی بھی [illegible] جنھوں میں پڑگئی [illegible] امت [illegible]
[illegible] باللہ [illegible]
[illegible] حضرت [illegible]

[illegible] بالکل [illegible]
[illegible] خیال [illegible]
[illegible] مسلمان [illegible]
[illegible] یزید [illegible]
[illegible] خیال کرتے ہیں [illegible]
[illegible] یزید پلید کی مذمت کرتے [illegible]
[illegible] دونوں [illegible] خم۔

والذی نفسی بیدہ [illegible] اهل البیت احد الا ادخله [illegible]

[illegible]
[illegible] یزید [illegible]
[illegible] یزید کی [illegible] مخالفت [illegible]
[illegible] امت [illegible]
[illegible]

[illegible] فلیسوا
[illegible]

[illegible]

[illegible] طائفة
[illegible] فیسوا [illegible]
[illegible]

[illegible]

سوال نمبر ۲۲۹ [illegible]

[illegible]

## الجواب

[illegible]

(سوال نمبر ۲۳)

(۱) جمعیت العلماء ہند [illegible] کیسے ہیں؟

(۲) جمعیت العلماء ہند میں شرکت کرنا جائز ہے اس کی نشستیں قائم کرنا اور اس کو مضبوط [illegible] شرعی [illegible]؟

(۳) جمعیت مذکورہ کی کوئی سنی عالم [illegible] ہیں، اگر نہیں تو کیوں؟

(۴) سنی علماء کرام میں کیا کوئی جماعت [illegible] اور اس کا کیا کام [illegible] انجام [illegible] کیا ہے؟

(۵) جمعیت العلماء کے کسی عالم کو جلسہ [illegible]

جواب بالصواب [illegible]

[illegible]

# الجواب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سید الاصول کی بحث ملاحظہ فرمائیں

[illegible] ماخوں سے [illegible] میں [illegible] ان معاملوں کی [illegible] مسلمانوں کے سیاسی [illegible] ان نئے مسائل میں [illegible] اہم معلوم ہوتے ہیں [illegible] اس [illegible] کوشش کریں۔

[illegible]

(۶) [illegible]

[illegible]

سوال نمبر (۲۲۳)

(۱) کیا اسلامی مملکت کے کاموں کے لئے [illegible] حیثیت [illegible] ہوتی ہے؟

(۲) کیا ان [illegible] کے [illegible] بیت المال کی حیثیت [illegible] ہوتی ہے؟

(۳) کیا اس قسم کے بیت المال کے سربراہ کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وصول شدہ رقم زکوٰۃ وغیرہ [illegible] ذریعہ [illegible] اس کے نتیجہ میں [illegible] خرچ کرے؟

(۴) کیا اس قسم کے بیت المال میں دی ہوئی زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے؟

مستفتی

[illegible] محمد صدیق، دہلی

---

اس فتویٰ کا جواب مولانا [illegible] صاحب مدرسہ امینیہ دہلی نے تحریر فرمایا [illegible] حضرت مفتی اعظم [illegible] ہے

# الجواب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

# الجواب

[illegible]

(سوال نمبر ۲۳۳) [illegible]

[illegible]

[illegible] ہندوؤں کی دوکانوں سے مٹھائی وغیرہ خریدنا یا ان کے ہاتھ سے پانی پینا مسلمانوں کے لئے
جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

## الجواب هو الموفق للصواب

بعض لوگوں کا محض بیان ہے کہ ان اشیاء خوردنی میں جو [illegible]
کے ہاتھ فروخت کرتے ہیں۔ ان ہندوؤں کا پیشاب ملا ہوتا ہے یا نہیں [illegible]
[illegible] لیکن کثرت سے یہی سنا گیا ہے کہ عام [illegible]
[illegible] اشیاء بنالی جاتی ہیں [illegible]
[illegible] - [illegible] وغیرہ کے متعلق کوئی [illegible]
کسی معتبر وجہ سے یہ بات بظن غالب ثابت ہو جائے کہ [illegible]
ان کا استعمال ناجائز ہوگا۔ عالمگیری میں ہے:

خبر الواحد مقبول في الديانات كالحل والحرمة [illegible]
اذا كان مسلما عادلا [illegible] انتهى

بس چونکہ ان اشیاء کے ناپاک ہونے کی تحقیق نہیں [illegible]
[illegible] واقع ہوگئی ہے لہذا جب مسلمان سوداگروں کے یہاں یہ اشیاء دستیاب [illegible]
[illegible] تجارت کو [illegible] اشیاء [illegible] خریدنا اور ان کا
استعمال دونوں کراہت سے خالی نہیں۔

[illegible] ان يكون بين المسلم والذمي معاملة [illegible]
[illegible] ولا [illegible]
[illegible] والشرب في أواني المشركين قبل الغسل
[illegible] كذا في الهندية

فقط والله تعالى اعلم

[illegible]
[illegible]

سوال نمبر [illegible] ۳۲۳ [illegible] مسلمان [illegible] کے پاس [illegible] وقت [illegible]
[illegible] جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

[illegible]

## الجواب

[illegible]

[illegible]

سوال نمبر [illegible]

۱. [illegible]

۲. [illegible]

۳. [illegible]

[illegible]

## الجواب

۱. [illegible]

[illegible]

۲. [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کا خلاف ہے ۔

یہ تو صرف مطلقاً [illegible] کے ترک کا سبب ہے لیکن [illegible] قربانی کا ترک تو [illegible]
وہ عبادت اصل ہے پس اس کے ترک میں ایک مخصوص عبادت کا ترک ہے تو مسلمان کو [illegible]
نہیں [illegible] کر سکتا ہوں یا نہیں ؟ —— یقیناً [illegible] جو اس کا ترک [illegible]
اس میں اعانت کریں گے وہ سخت گنہگار ہوں گے ۔

اور یہ خیال کہ محض ہنود کی خوشی حاصل کرنے کے لئے ہی قربانی کا ترک مقصود ہے وہ بھی [illegible]
حاصل کرنا کوئی جرم نہیں تو اول تو [illegible] کے مقابلہ میں کسی کی [illegible] خوشی [illegible]
یہ محض احمقانہ بات ہے کہ آپ نے بیچارے گاؤ کو ترک کر دیں پوری طرح خوش بھی نہیں ہو سکتے کیونکہ حقیقت میں ان کو
صرف گاؤ کی قربانی کا ترک مطلوب نہیں بلکہ ایک [illegible] قربانی مطلوب ہے [illegible] فرمایا
اللہ تعالیٰ ودوا لو تکفرون یعنی ان کی خوشی تو اس میں ہے کہ تم کس طرح کافر ہو جاؤ [illegible]
آج مسلمانوں کو اپنی [illegible] دیکھ رہے ہیں تو کیا مسلمان اس کو برداشت کر کے جہنم میں جا
سکتے ہیں ؟ ——

[illegible] میں آپ کو ان سے [illegible] کوئی نہیں روکتا [illegible]

معاملہ میں سے کوئی شعار اسلامی چھوٹ جائے یا موقوف ہو یا پامال ہو تو ہرگز جائز نہیں آپ کو ان کی خوشی اس میں ہے

تو در کار ہے [illegible] میسر آ جائے جس کی آپ سخت ضرورت ہے لیکن کیا دونوں حاصل ہو سکتے ہیں [illegible] ہرگز نہیں

ہرگز نہیں کہ یہ شے تو اور اختلافات کی بنیاد مضبوط کرنے والی ہے۔ اتفاق حاصل کرنے [illegible]

صورت یہ ہے کہ جس طرح تم ان کے مستعملات میں کوئی مداخلت نہیں کرتے [illegible]

اسلامی احکام کے بجا لانے میں بھی کچھ تعرض نہ کریں ان کو سمجھا [illegible]

پر نظر ڈالیے کہ مشرک کیسی بد ترین شے ہے جس میں معبود برحق کے مقابلہ [illegible]

ہمسایہ ہو رہے ہیں کیا کوئی مسلمان ان سے تعرض کرتا ہے [illegible]

سے معبود ہی کو [illegible] بھی جانتا [illegible] جب مسلمانوں کی طرف سے [illegible]

کی گنجائش ایسے سے مطالبہ کریں [illegible]

جس کو وہ بھی معبود جانتے ہیں اور ہم دونوں کے [illegible] ہیں [illegible]

ہونا چاہئے۔

الحاصل مسلمانوں کو ہرگز جائز نہیں کہ وہ [illegible] کے بارے میں [illegible]

ہی کے ترک پر اصرار کر کے [illegible] کریں کہ یہ جائز ہے [illegible]

ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

[illegible]

نوٹ: [illegible] صاحب علیہ الرحمۃ [illegible] کی طرف [illegible]

کی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم بھی اس پر ایک نظر ڈالیں۔

قارئین کرام [illegible] استعجاب ہو کہ ہندو [illegible] ہیں سے ان

میں کوئی بھی [illegible] نہیں [illegible] گوشت [illegible] بالخصوص گائے کا گوشت [illegible] ہندو [illegible] نفرت

[illegible] کی مذہبی اہمیت [illegible] کے اثرات کے تحت پیدا ہو گئی ہے بعض انصاف پسند

ہندوؤں نے [illegible] کو بر ملا بیان کیا ہے جناب [illegible] میں [illegible] کا خلاصہ

یہ کہا تھا:۔

"[illegible] مذہبی اصول کے تحت [illegible] قربانی کی [illegible]

[illegible] ہوتی تھیں [illegible]

[illegible] گوشت [illegible] قربانی کے تحت [illegible]

مسلمانوں کی گائے کی قربانی [illegible] شعار ہے اور یہ [illegible] سے [illegible] کے ہاتھ میں اقتدار رہا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ گائے کی قربانی کے سلسلے میں [illegible] کی تاریخ سے چند حوالے پیش کر دیے جائیں تاکہ مغلیہ دور کی [illegible] رہے اور حقائق واضح ہو جائیں۔

(۱) [illegible] میں گائے کی قربانی [illegible] وجہ سے [illegible] ان میں بھی گائے کی ممانعت تھی (جہانگیر [illegible] سوم [illegible] ص ۵۰)

(۲) [illegible] وقت گائے [illegible] منت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
([illegible])

(۳) [illegible]
([illegible])

(۴) [illegible] تو [illegible]
(ایضاً ص [illegible] ۱۵–۱۰)

(۵) [illegible] گوشت سے [illegible] تو [illegible] [illegible]
([illegible])

(۶) [illegible] کی قربانی کی [illegible] میں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

(برہان [illegible])

تعجب ہے کہ ان حقائق کے باوجود [illegible] ہندوستان میں [illegible] کے عہد میں [illegible] قرار دی گئی تھی [illegible] عبدالقادر بدایونی نے منتخب التواریخ میں [illegible] کے مورخ [illegible] ذکر کیا ہے۔ حالانکہ [illegible] ہندوستان میں گائے کی قربانی کے خلاف [illegible] کے باوجود [illegible] تسلیم نہیں کیا گیا۔

(مرتب)

(سوال نمبر ۲۳۶) [illegible] کے ساتھ مسلمانوں کو [illegible] آزادی سے مسلمانوں کو [illegible] جائز [illegible] کے [illegible] ہندوستان کے ایک [illegible] فرقہ کی [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]
سلیمان [illegible]

# الجواب

[illegible] مسلمانوں [illegible] [illegible] کا مقصد [illegible] مسلمانوں [illegible] کی مدافعت [illegible] [illegible] مدافعت کے [illegible] جو قوت [illegible] مسلمانوں کو [illegible] [illegible] ہے۔

[illegible]

# الجواب هو الموفق للصواب

[illegible] مسلمانوں پر [illegible] [illegible] قوت [illegible] جب کہ آیت کریمہ [illegible] [illegible] مسلمان [illegible] [illegible] حالت میں [illegible] [illegible] صورت میں [illegible] [illegible] کے لئے [illegible] دوسری جگہ ارشاد ہے [illegible] [illegible] [illegible] آیت کریمہ [illegible] مسلمانوں کو متنبہ فرماتی ہے [illegible] [illegible] مسلمانوں پر [illegible] [illegible] مسلمانوں [illegible] حکومت [illegible] [illegible] ادراک [illegible]

[illegible]

# الجواب

[illegible]

[illegible]

اور

وقال الذين كفروا لا تسمعوا لهذا القرآن والغوا فيه لعلكم تغلبون ۔

[illegible]

[illegible]

سوال نمبر ۳۳ [illegible]

# ہوالموفق

[illegible]

إن يثقفوكم يكونوا لكم أعداء ويبسطوا إليكم أيديهم وألسنتهم بالسوء وودوا لو تكفرون

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سوال نمبر ۳۳۵:

[illegible]

(۲) اگر اس مقابلہ میں کوئی مسلمان گولی لگنے کی وجہ سے مر جائے تو وہ شہید ہوگا یا نہیں؟

(۳) بعض اس بات کے مدعی ہیں کہ ہندو اپنے ارادوں میں کامیاب ہوں اور مشرک کا بول بالا رہے [illegible] کو اپنے لئے بمنزلہ فرض کے سمجھنا اور [illegible] پڑھتے ہوں ان کو بہ نظر حقارت دیکھنا یا ان کے [illegible] وجہ سے [illegible] نمازوں میں [illegible] بنانا یہ سب امور جائز ہیں یا نہیں؟

(۴) مشرک قانون ساز کے توڑنے کا حکم دیتا ہے اس پر کسی مسلمان کا یہ کہنا [illegible] نے [illegible] ہندو کے حکم کی تعمیل کی ہے لہذا اس کے حکم کی تعمیل فرض ہے [illegible] یہ کہنا [illegible] ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

# الجواب

(۱) مسلمانوں کا آزاد ہونا [illegible] یہ ممکن ہے کہ [illegible] ہو جاویں [illegible] ہوں اور ہندوؤں کی آزادی یہ ہے کہ مسلمانوں کو [illegible] کی قوت [illegible] اس سے ظاہر ہے کہ دونوں آزادیاں [illegible] ہے ایسی صورت میں دونوں آزادیوں کا اجتماع محالات عقلیہ سے ہے۔

جب [illegible] ہو سکتی ہے تو ان دونوں قوموں میں صرف ایک قوم آزاد ہو سکتی ہے اور [illegible] دوسری قوم [illegible] مغلوب ہے گی۔ جو حقیقت کو دیکھتے ہوئے یا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ہندو مسلمانوں کی آزادی چاہتے ہیں ہرگز نہیں [illegible] ہندو کا اصلی منشا [illegible] آزادی نہیں بلکہ صرف یہ ہے کہ گورنمنٹ [illegible] وہ قوت [illegible] آجائے جس سے مسلمانوں کی قوت [illegible] برباد کر سکتے ہیں [illegible] قوت [illegible] وحشت [illegible] گورنمنٹ [illegible] خود مختار ہو جاویں [illegible] مسلمانوں کے [illegible] مذہب [illegible] کوشش [illegible] وہ خود بھی [illegible] قانونی آواز [illegible] لہذا اگر کسی [illegible] سے مسلمان مارا جائے تو [illegible] شہید [illegible] نہیں ہوگی [illegible] حرکت [illegible] کرنا [illegible] مسلم [illegible] پاس کر دیا [illegible] کوئی وقیقہ [illegible] کیا [illegible] وصیت [illegible] گورنمنٹ [illegible] دیا جاتا [illegible] یہ سب [illegible] وحشی زمانہ کا نتیجہ ہے۔

(۲) [illegible]

اجازت لی ہے تو وہ حق بجانب ہیں۔ دوسرا جواب دیا ہے کہ آپ کی صحبت میں کچھ حمایت ہو رہی ہے اور کوئی اسلامی اصول بجا ہی کی جا رہی ہے تو اس وقت اسلامی معاشرت عامہ ہو جاتی ہے وہ خاص قوم کا ہی مستثنیٰ نہیں کیا جا سکتا۔ اس قدر کے اندر ہی یہ جانب شجاعت ہی ہیں کا صاف مطلب یہ ہے کہ اب جنت سے ہم ہو گئے جو ہو چکا۔ وہ میں یہ ختم ہو گئے اور اس وقت ہو گیا جب یہ [illegible] حکومت پر خائز ہو ہی ہے اور یہ ہجرت مسلم اسلام کی تجویز بنا کر کے آپ کے سامنے [illegible] ہے۔ مسلمانو! جوش میں آؤ اپنے دشمنوں اپنے کو برباد کر دو اس میں ایسی ہی عار ہو۔ کون دوسری مامت ہو ہی تو ہو شرکت رشتہ کی کی۔ اس وقت وہ حقوق خالص ہی ہے [illegible] نبیوں سے ہی۔ سو ہو مت ملت واجب ہے۔ یہ [illegible] اور [illegible]

یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا بطانة الآیة

اے ایمان والو اپنے سوا کسی کو راز دار نہ بناؤ۔ وہ تمہارے خرابی میں کمی نہ کریں گے اپنی تمہارا نقصان [illegible] ہو تا ہے [illegible] ظاہر ہو رہی ہے [illegible] ہے [illegible] سینوں میں چھپا ہے وہ [illegible] بہت بڑا ہے ہم نے تو تمہارے لئے نشانیاں بیان کر دی [illegible] سمجھو۔

یا ایہا الذین آمنوا ان تطیعوا الذین کفروا الآیة

یعنی اے ایمان والو۔ اگر تم نے کافروں کا کہنا مان لیا تو یاد رکھنا وہ تم کو الٹا پھیر دیں گے اور تم پھر الٹے پاؤں پھر کر دوبارہ کافر بن جاؤ گے، پھر نقصان میں جا پڑو گے۔ یہ تمہاری کیا مدد کریں گے تمہارے اپنے پاؤں پر کھڑے ہو تو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور اس کی مدد سے بہتر ہے۔ ہم عنقریب تمہارا رعب کافروں کے دلوں میں ڈال دیں گے۔ (انتہی ترجمہ)

بعض مسلمانوں کو جو اب ہنود کی ہمراہی پر اعتراض ہے وہ یہ ہے کہ اب یہ بات کہ ذہن نشین ہو چکا ہے [illegible] پر اس قوم کی اس وقت جدوجہد سے اگر کچھ نتائج برآمد ہوں تو ضرور یہ ہندو بازی لے جائیں گے۔ پھر ہم کو افسوس کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ اور جب انہوں نے حقوق حاصل کر لئے تو یہ گورنمنٹ اور دنیا بھر کی نگاہ میں معزز ہو جاویں گے اور ہم ذلت کی نگاہوں سے دیکھے جائیں گے۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ اول تو جن حقوق کا مطالبہ ہے وہ خاص ہنود کے حقوق نہیں ہیں بلکہ مشترکہ ہندوستانیوں کے ہیں، تو اگر حاصل ہو بھی گئے تو مسلمان محروم نہ رہیں گے۔ پھر تو، خواہ ان کا اس بری صورت کے ساتھ دخل انداز ہونا کیا ہے خصوصاً جب کہ ہنود بھی سمجھتے ہیں کہ ہم مسلمانوں کی شرکت کی وجہ سے ہیں۔ اگر کہتے ہیں کہ ہمارے حقوق تو برابر ہیں نام ہی کا اصل میں وہ حقوق زیادہ تر انہیں کے حق میں مفید ہوں گے تو اس کا جواب یہ ہے کہ پھر ان کے حاصل کرنے کے لئے آپ کیوں کوشاں ہیں۔ آپ کو چاہئے کہ

[illegible] ایسے [illegible] پیش کریں جو آپ کے [illegible] فرقہ [illegible] رہتے ہوئے اور متحد ہو کر ساتھ کام کرنا کسی نقصان کے آپ کو کوشش کامیابی میسر آ جائے گی کہ یہ ممکن نہیں کہ وہ درخواست کنندگان میں سے گورنمنٹ ایسے اشخاص کو محروم رکھے جو اس کے قواعد کے ساتھ درخواست کرتے ہیں اور ان کو کامیاب بنا دے جو اس کے ساتھ برسر پیکار ہیں۔ یہ عزت کا سوال ہے [illegible] شرکت ممنوع ہے خواہ نقصان ہو:

ایبتغون عندھم العزۃ فان العزۃ للہ جمیعا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اگرچہ سلطنت تباہ ہو چکی تھی [illegible] اسلام کے [illegible] مخالفت پیدا کریں اور آج [illegible] مشکلات کی [illegible] لیکن ہماری ہر کوشش اور [illegible] حرکت [illegible] کے ساتھ ہو [illegible] کامیابی کی [illegible] مسلمان [illegible]

[illegible]

میں کہا گیا ہو، جیسا کہ تذبیحے یہاں ظہر تا سنون ہے۔ جب کہ ... کہ تعظیم برے گا منصب ہے کہ ملحوظ ہو۔ حکومت کے خلاف ... پاس ... بہ اجتہاد زکوٰیات سے بھی نہیں ملا ... حفاظت جان کے لئے بعض صورت کے ارتکاب کو بھی فرض فرمایا ہے۔ عالمگیری میں ہے:

السلطان اذا اخذ رجلاً وقال لاقتلنك او لتشربن هذا الخمر، فان في غالب رأيه انه لو لم يشرب لا يقتل فان لم يشرب ولم ... حتى قتل كان ... في ظاهر الرواية عن اصحابه، وذكر شيخ الاسلام انه انما ماخوذ بدمه ... ان يكن جاهلاً بالاباحة حالة الضرب، ثم اذا كان عالماً بالاباحة كان ماخوذاً كذا قال محمد رحمه الله تعالى۔

(۳) سجدہ کا استعمال فی نفسہ مباح ہے لیکن اس نیت سے بنانا ... میں نہ کرے ... موجب ... اسے استعمال بھی نیت سے مستحسن ہے اور بری نیت سے مکروہ۔

(۴) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرک کی تحسین کی نیت سے ... ریش مبارک کا منصوبہ ہے کہ اگر کوئی حکومت ... بہ مصروف ... کی حفاظت کرے ... زندہ یا مردہ فرض ہے حالانکہ محض کذب ہے۔ فقط

محمد ظہیر اللہ غفرلہ
مسجد جامع فتحپوری دہلی

(نوٹ) یہ فتویٰ تقریباً ۱۹۳۰ء ... میں لکھا گیا ... کتاب "...". کے صفحات ۳۲۶ تا ۳۳۱ پر اس فتوے کو نقل کیا تھا ... نقل کیا ہے۔
(مرتب)

فَسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

[illegible]

# فتاویٰ مظہریہ

جلد دوم


شیخ الاسلام مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ رحمہ

مرتبہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد



ادارۂ مسعودیہ [illegible]

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# سخن ہائے گفتنی

از

[illegible]

[illegible] عادت [illegible] ہو گئے تھے [illegible] ان حضرات کے اقوال [illegible] مشہور تھے [illegible] اور [illegible] بات ہیں جن کا [illegible] بلکہ [illegible] مناسب [illegible] کتابوں سے [illegible] اور [illegible] اور جن کی تائید [illegible] جن کے [illegible] میں [illegible] کیا ہے [illegible] ذوق و شوق سے بالاتر ہو کر [illegible] کے [illegible] پیش کریں گے جن سے ان اقوال کی تردید ہوتی ہے [illegible] سے کسی کی دل آزاری یا [illegible] مقصود نہیں ہے

[illegible]
گر یہ بات کہیں [illegible]

[illegible] نہیں ان کے متعلق [illegible] بیان نہیں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(۱)

[illegible]

## اقول

[illegible]

ومن الاعراب من يؤمن بالله واليوم الآخر ويتخذ ما ينفق قربات عند الله وصلوات الرسول [illegible] الا انها قربة لهم سيدخلهم الله في رحمته ان الله غفور رحيم

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] اور رحمت [illegible] ہیں۔

ذات اقدس [illegible] آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے [illegible] وسیلہ سعادت [illegible]
[illegible] آپ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] کو قرب رحمت سے نوازا جاتا ہے۔

(۲)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (ماخوذ)

## اقوال

شیخ [illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] درود [illegible] ہے۔

ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔ (احزاب ۵۶)

بیشک اللہ اور فرشتے رحمت بھیجتے ہیں رسول پر، اے ایمان والو تم بھی آپ پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔

آیت مذکورہ کے بعد ہی یہ آیت آتی ہے:

ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعد لہم عذابا مہینا (احزاب ۔ ۳۳)

بیشک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں اللہ [illegible]
ان کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

آیت اولیٰ میں [illegible] [illegible] اللہ [illegible] کی لعنت [illegible] ذلت والے عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔

جس جگہ قدسی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کو [illegible] مومنین کے لئے رحمت و سکون فرمایا [illegible]
ان صلاتک سکن لہم "اس ذات ستودہ صفات پر درود و سلام بھیجنا [illegible] ہے۔

(۳)

شیخ نجدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف ایلچی سمجھتے تھے جس کا کام [illegible]
[illegible] چنانچہ شیخ دحلان فرماتے ہیں:

منہا ان یقول انہ طارش وہو فی لغۃ اہل الشرق بمعنی الشخص المرسل من قوم الی آخرین فمرادہ انہ صلی اللہ علیہ وسلم حامل کتاب ای غایۃ امرہ کالطارش الذی یرسلہ الامیر او غیرہ فی امر الی الناس لیبلغہم ایاہ ثم ینصرف۔ (ص ۔ ۴۶)

انہیں کے اقوال میں ایک یہ قول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایلچی ہیں۔ اہل مشرق کی لغت میں طارش کے معنی اس شخص مرسل کے ہیں جو ایک قوم کی طرف سے دوسری قوم کے پاس بھیجا جاتا ہے۔ شیخ نجدی کی اس سے مراد یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حامل کتاب ہیں ان کی [illegible] کی غایت ایسی ہے جیسے ایلچی کی ہوتی ہے جس کو بادشاہ وغیرہ ایک قوم کے پاس پیغام [illegible] بھیجے [illegible] کا کام ختم ہو جاتا ہے۔

# اقول

شیخ مجدی نے اپنی حجت [illegible] کہ یہ بات [illegible] نہیں ہو سکتی جب قرآن پاک [illegible] ملت کے [illegible] حرکت [illegible] مناسب مقام و سیاق کریں گے [illegible]

[illegible]

[illegible] سورہ احزاب [illegible] سے [illegible] ساتھ [illegible] اسلامی [illegible] کتاب [illegible]

[illegible] ان يكون لهم [illegible] ومن يعص الله ورسوله فقد ضل ضلالا مبينا [illegible] انعم الله عليه وانعمت عليه الآية (احزاب ۳۶)

[illegible] اللہ اور اس کا رسول [illegible] اور جو کوئی [illegible] اللہ کا اور اس کے رسول کا سو وہ راہ بھولا [illegible] اور جب تو کہنے لگا اس شخص کو جس پر اللہ نے احسان کیا اور تو نے [illegible]

[illegible] سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت درحقیقت [illegible] اطاعت قرآن ہی میں منحصر نہیں بلکہ [illegible] اطاعت نبی [illegible] اطاعت [illegible]

ومن يقنت منكن لله ورسوله وتعمل صالحا نؤتها اجرها مرتين

(احزاب ۳۱)

اور جو کوئی تم میں اطاعت کرے اللہ کی اور اس کے رسول کی اور عمل کرے اچھے دیویں ہم اس کو اس کا ثواب دوبار۔

اس آیت میں لفظ مرتین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انفرادی شان کا اظہار کرتا ہے۔ دوہری طاعت کا صلہ بھی دوہرا ہی ہونا چاہیے۔ اگر سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت صرف ایلچی کی ہوتی تو یہ اطاعت کیسی اور جزا کیسی؟

قرآن کریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible] پیروی کا داعی نہیں [illegible] مستلزم [illegible] بلکہ [illegible] رسالت علیہ السلام سے محبت و عشق پیدا کراتا جاتا ہے ایسی محبت جو کہ تمام [illegible]

[illegible] سبب کیا ہے، خیال [illegible]

[illegible] محبت میں [illegible] پیدا کر دیتی ہے [illegible] قرآن [illegible]
[illegible] پیدا ہو سکتی ہے [illegible] محبت [illegible] پیدا ہو سکتی [illegible]
[illegible] نہیں [illegible] ضروری ہے [illegible]

علامہ محمد اقبال [illegible] مکاتیب میں فرماتے ہیں:

من لم یجز [illegible] علیہ السلام فی جمیع [illegible]

[illegible]

[illegible]

یہاں [illegible] ایک [illegible] احساس [illegible]
[illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] قرآن [illegible]
[illegible] رسالت [illegible] محبت [illegible] ہے ؎

[illegible]
[illegible]

بلاشبہ [illegible] مسئلہ رسالت [illegible] برہانی [illegible]
[illegible] قرآن [illegible]
[illegible] محبت [illegible] وقت [illegible] محبوب [illegible]
[illegible] ہے [illegible]

[illegible]

فی الحقیقت مسئلہ رسالت پر غور کرنے کے لئے دانش برہانی نہیں بلکہ دانش نورانی کی ضرورت ہے جو [illegible]
جو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے کامل عشق و محبت سے پیدا ہوتی ہے۔ خوب کہا ہے ؎

اک دانشِ نورانی، اک دانشِ برہانی
ہے دانشِ برہانی حیرت کی فراوانی

●

اک شرعِ مسلمانی، اک جذبِ مسلمانی
ہے جذبِ مسلمانی سرِّ فلک الافلاک

[illegible] ہے ؎

[illegible]

[illegible]

## اقوال

[illegible]

مولانا اشرف علی صاحب تھانوی تفسیر بیان القرآن میں فرماتے ہیں :۔

اور یہ حیات جسمانی ہے جس میں انبیاء، شہداء سے بھی زیادہ امتیاز و قوت رکھتے ہیں کہ بعد موت سلامتی جسم کے بعض احکام میں بھی وہ مثل زندہ کے ہیں مثلاً بعد موت ظاہری کے ان کے ازواج کو نکاح کسی سے درست نہیں ہوتا، ان کا مال میراث میں تقسیم نہیں ہوتا، اور بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض اولیاء صالحین بھی اس فضیلت میں شہداء کے شریک ہیں۔

(حاشیہ قرآن کریم مطبوعہ فرقان محل کراچی، ص ۳۵)

جس طرح انبیاء علیہم السلام کے اجساد اطہر کا یہ حال ہے تو قرآن مجید میں ... جو ... انبیاء ... کے جسد اطہر کا کیا کیفیت ہوگی، وہ جن پاک ہستی کے لئے قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے۔

لعمرك انهم لفي سكرتهم يعمهون (...)

قسم ہے تیری جان کی وہ اپنی مستی میں مدہوش ہیں۔

جن کے متعلق کہا گیا ہے :۔

ومحمد قد مات ولم يبق فيه من اصحابه (...)

---

شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی کی ایک کتاب التوحید کے نام سے مشہور ہے اس میں بعض عبارات ایسی ہیں جن میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب جسمی کو شرک و غیرہ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

(۵)

عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک منافق مومنین کی ایذا رسانیوں سے پریشان ہو کر اس حالت میں فریاد کرتے تو جناب رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا کہ فریاد تو اللہ ہی سے کرنی چاہیئے مجھ سے نہیں۔ یہ حدیث پیش کر کے صاحب کتاب توحید نکات بیان فرماتے ہیں اور نتائج یہ نکالتے ہیں :۔

الرابعة ان اصلح الناس لو يفعله ارضاء لغيره صار من الظالمين۔

(کتاب التوحید مطبوعہ لاہور، ص ۵۳)

یعنی یہ بات معلوم ہوئی کہ غیر اللہ سے فریاد کرنے کے لئے اگر سب سے زیادہ نیک انسان بھی ایسی غلطی کرے تو وہ بھی گنہگاروں میں سے ہو جاتا ہے۔

## اقول

شاید شیخ صاحب کو یہ علم نہیں کہ یہ اگر حقیقی ہو تو وہ استمداد ہوگی جو مطلوب حضور ...

حقہ۔

ترجمہ ... ۵

... کتاب ... صاحب ...

قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

یحلفون باللہ لکم لیرضوکم واللہ ورسولہ احق ان یرضوہ ان کانوا مومنین

(توبہ ۶۲)

قسمیں کھاتے ہیں اللہ کی تمہارے آگے تاکہ تم کو راضی کریں اور اللہ اور اس کے رسول کا حق زیادہ ہے کہ اس کو راضی کریں اگر ایمان رکھتے ہیں۔

[illegible]

[illegible] ۵

[illegible] شان محبوبیت [illegible] [illegible]

[illegible]

قد نری تقلب وجہک فی السماء فلنولینک قبلۃ ترضاہا فول وجہک شطر المسجد الحرام وحیث ما کنتم فولوا وجوہکم شطرہ

[illegible] آسمان کی طرف [illegible] آپ کو اسی [illegible] جس میں [illegible] مسجد حرام کی طرف [illegible] جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی کی طرف کیا کرو۔

[illegible] ارشاد ہوتا ہے:

ولسوف یعطیک ربک فترضی (الضحیٰ ۵)

اور عنقریب تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے

ایک [illegible] فرمایا گیا ہے

لعلک ترضی (طٰہٰ ۱۳۰)

شاید آپ راضی ہو جائیں۔

ان آیات قدسیہ کی بنا پر [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] کر دیا۔

(۶)

ترمذی شریف کی حدیث میں آتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا:

فان تسلیمکم لیبلغنی این کنتم

کیوں کہ تم جہاں بھی ہو گے تمہارے بھیجے ہوئے درود مجھ تک پہنچ جائیں گے

[illegible]

ان صلوٰۃ الرحمٰن وسلامہ علیہ [illegible]

[illegible]

[illegible] قریب [illegible]

## اقوال

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

و ان قبر [illegible]

[illegible] الحسن و الحسین [illegible] صلی اللہ علیہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سول دعا نے [illegible] [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] بہشت [illegible]
نہیں ہوا۔

اور یہ حدیث [illegible] حالت [illegible]
اللہ علیہ وسلم کی حیات [illegible]
[illegible]

(۲)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

## قول

[illegible] نے [illegible] جب [illegible] کر [illegible]
[illegible] میں [illegible] نفسیاتی کیفیت [illegible]
ہو سکتی ہے

یہ تسلیم کر [illegible] کے برابر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہو تو شرک اکبر ہے [illegible]
محبت کا یہ سبق [illegible] پڑھانے [illegible] کیا جائے ارشاد ہوتا ہے:

قل ان کان اٰباؤکم وابناؤکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال
اقترفتموھا وتجارۃ تخشون کسادھا ومساکن ترضونھا احب الیکم
من اللہ ورسولہ وجھاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ و
اللہ لا یھدی القوم الفٰسقین ؕ (التوبہ ۲۴)

آپ کہہ دیجئے اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیبیاں اور تمہارا
کنبہ اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ تجارت جس میں نکاسی نہ ہونے کا تم کو اندیشہ ہو اور وہ گھر
جن کو تم پسند کرتے ہو، تم کو اللہ سے اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے
زیادہ پیارے ہوں تو تم منتظر رہو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم بھیج دے اور اللہ بے حکمی کرنے والے

[illegible] سمجھا گیا۔

آیت مذکورہ [illegible] ذات اور ذات اقدس جناب رسالت مآب سے محبت و عشق کی [illegible] اور خود فراموشانہ محبت کے [illegible] کرکے [illegible] گزشتہ احوال میں [illegible] سے صرف ہدایت ارشاد کیا گیا ہے۔

(۸)

[illegible] جس کے [illegible] گزشتہ [illegible] [illegible] فرمایا۔ [illegible] اس حدیث [illegible] [illegible] [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم جعلنی اللہ فداک۔

مسالک در سیتین جلد ۱ ص ۱۳۲

[illegible] ہے۔ [illegible]

[illegible] نہیں [illegible]

[illegible] اس شعر کی طرف ہے

یا اکرم الخلق ما لی من الوذ بہ
سواک عند حلول الحادث العمم

# اقول

[illegible] بعد وفات بھی [illegible] ہے۔ [illegible] ہے۔

ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاءوک فاستغفروا اللہ واستغفر لہم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما۔

[illegible] آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]

[illegible]

اور دنیا سے نجس اکڑا و جھگڑوں کو دیکھئے۔ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ قیامت [illegible] [illegible] ہوں گے۔ [illegible] وہ وقت ہوگا جب کسی نبی [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت ابو طالب نے اپنے اشعار میں یوں فرمایا ہے

تلوذ به الهلاک من آل هاشم

فهم عنده فی نعمة و فواضل

ہلاک ہونے والے تباہی کے وقت ان کی پناہ میں آتے ہیں، اور ان

کے پاس نعمت و فضل میں بسر کرتے ہیں۔

([illegible] ص ۱۰۰)

---

اس باب میں ہم نے علمائے دیوبند کے مستندات کے بارے میں فتوے لیے گئے ہیں وہ سب ان اقوال کے مؤیدین کی حیثیت سے کسی شخص و تنقیص کی بلکہ تاویلات سے کام لیا ہے۔ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی جیسا متبحر عالم بھی شیخ نجدی کے ان واضح اقوال کے باوجود ایک سوال کے جواب میں تحریر کرتا ہے۔

محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں۔ ان کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب ان کا حنبلی تھا البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے ان

[illegible] الدرر السنیہ مطبوعہ کراچی ص ۲۲۵

شیخ [illegible] کے اقوال [illegible] محققان [illegible] کر کے اندازہ ہوگا کہ شیخ نجدی اور ان کے متبعین [illegible] بہت بڑھ چڑھ کر [illegible] کے زمرے میں شامل تھے۔ اس سے زیادہ اور کیا ستم ظریفی ہوگی کہ شیخ نجدی کے نزدیک ان کے اور ان کے پیروؤں کے علاوہ سب مشرک تھے اور ان کا قتل اور مال مباح تھا [illegible] فرماتے ہیں۔

وكان يقول لهم إنى ادعوكم الى الدين وجميع ما هو تحت السبع الطباق مشرك على الاطلاق، ومن قتل مشركا فله الجنة [illegible]

---

[illegible] شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی کی تعلیمات سے [illegible] بالخصوص [illegible] کو مرد [illegible] کے طور پر شرک [illegible] اقوال [illegible] [illegible] کی کتاب [illegible] سے مختصر اقتباسات پیش کرتے ہیں۔

(۵)

[illegible] کتاب و سنت سے مسائل کے استخراج [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] خواہ وہ کوئی ہو یا نہ ہو۔

(الدرر السنیہ مطبوعہ [illegible] ص [illegible])

## اقول

[illegible] [illegible] مستحب ہے

[illegible] شیخ [illegible] [illegible] [illegible]

---

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(مکتوبات ... دفتر دوم، مکتوب ... جلد دوم ... ص ...)

ترجمہ: سعادت اطوار! یہ دولت (نسبتِ شیخ کی کیفیت) جو شخص بھی ان طالبِ صادق ... [illegible]
ہیں یہ کیفیت ہزاروں میں سے کسی ایک کو نصیب ہوتی ہے (اس کیفیت) کو جو اپنے میں صفت کے
لئے مستعد اور شیخ مقتدا کے ساتھ پوری مناسبت رکھتا ہے۔ ایسے شخص کے مستحق ... [illegible]
صرف چند روز صحبت سے اپنے شیخ مقتدا کے کمالات اپنے اندر جذب کر لے ... [illegible]
دعوت و تبلیغ کی نوبت نہیں کرنی چاہیئے کیوں کہ وہ مسجود الیہ جس کی طرف سجدہ کیا جاتا ہے نہ
کہ مسجود لہ جس کو سجدہ کیا جائے۔ اگر یہی بات ہے تو پھر مسجدوں کی محرابوں کی بھی کیوں نہیں
کرتے؟ (حالانکہ) ان کی طرف بھی سجدہ کیا جاتا ہے۔ یہی دولت کا نتیجہ سعادت مند کو میسر
آتا ہے تاکہ تمام معاملات میں صاحب اللہ (یعنی) شیخ مقتدا کو ... اور تمام اوقات اسی شیخ مقتدا

ارباب توجہ ہیں ان بدنصیبوں کی طرح نہیں ہیں جو اپنے آپ کو بے نیاز سمجھتے ہیں اور اپنی توجہ
کا قبلہ اپنے شیخ سے پھیر لیتے ہیں اور اپنے سارے طریقت کو تباہ و برباد کر دیتے ہیں۔

قارئین کرام نے ملاحظہ فرمایا کہ جس بات کو دلیل سعادت [illegible] شرک خفی سے تعبیر کرتے ہیں، حضرت مجدد الف ثانی
کے نزدیک یہ کیفیت ہزاروں میں سے کسی ایک کو میسر آتی ہے، جو مقبول و محبوب ہوتے ہیں، بلکہ ان کے نزدیک
اس کیفیت روحانی سے روگردانی کرنے والا بے نصیب اور معاملۂ طریقت کو برباد کرنے والا ہے۔

(١٠)

صراط مستقیم میں اسمٰعیل لکھتے ہیں:

زنا کے وسوسہ سے اپنی بیوی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا اسی جیسے بزرگوں کی طرف
خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے
سے زیادہ برا ہے۔ (صراط مستقیم، ص [illegible])

# اقول

اس تحریر میں جو مذمت اور توہین کی ہے حضرت مجدد الف ثانی کی [illegible]
کا قول تو اوپر نقل کیا جا چکا ہے حضرت امام غزالی احیاء العلوم میں فرماتے ہیں:

واحضر فی قلبک النبی صلی اللہ علیہ وسلم وشخصہ الکریم وقل سلام علیک
ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

التحیات میں بیٹھے ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی صورت پاک کو دل میں حاضر کرو اور پھر کہو السلام
علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ [illegible]

(١١)

مولوی اسمٰعیل نے تقویۃ الایمان میں بعض جگہ [illegible] حضرات انبیاء علیہم السلام اور حضرات اولیاء اللہ
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] عالم ملکوت [illegible] بندہ [illegible] جیسے [illegible] شیطان بہت
پریشان اور پراگندہ [illegible] ہیں ۔ (تقویۃ الایمان ص ۱۲)

(۶۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبے کے متعلق مولانا اسمعیل تقویۃ الایمان میں یہ لکھتے ہیں:
[illegible] رسول [illegible] لوگوں کے [illegible] پاس [illegible] تو [illegible]
[illegible] کی [illegible] بات [illegible] کہا [illegible]
[illegible]
[illegible] (تقویۃ الایمان ص ۲۶)

## اقول

[illegible] آیات وہ ہیں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] روایت [illegible]
[illegible] نے [illegible] کچھ باتیں کہی گئی ہیں اگر اس قسم کی آیات [illegible]
[illegible] آیات کو [illegible] کیا جائے [illegible] آتا ہے [illegible]
[illegible] نہیں [illegible] اس قسم کی آیات میں [illegible]
[illegible] اللہ تعالیٰ نے [illegible] فرمایا ہے انہوں نے [illegible] محسوس کیا ہے چنانچہ [illegible]

قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب [illegible] (انعام)
آپ کہہ دیجئے [illegible] کہتا کہ میرے پاس [illegible] خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں الخ
[illegible] صاحب [illegible] تحریر فرماتے ہیں:
[illegible] نفی [illegible] الاشیاء [illegible] تعالیٰ [illegible]
[illegible] (تفسیر [illegible] ص ۲۰۰)

[illegible] اللہ علیہ وسلم [illegible] اشیاء کی اپنی ذات میں موجود ہونے کی صاف طور سے نفی
فرمائی کہ آپ کو [illegible] خداوندی میں تو [illegible] بندگی کا اقرار و اعتراف۔

اس قسم کی آیات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] استدلال کرتے
[illegible] کو [illegible] انکساری [illegible] اسلامی
تہذیب [illegible] انفرادی اور اجتماعی [illegible]
[illegible] حقیقت [illegible]
خیانت ہے۔

(۳)

[illegible] :

[illegible] صفحہ [illegible]

# اقول

مولوی اسمٰعیل نے جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بے اختیار و مجبور بتایا ہے حق تعالیٰ [illegible]
[illegible] :

لا یملکون الشفاعة الا من اتخذ عند الرحمٰن عهدا [illegible]

[illegible]

[illegible] مقام [illegible]

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا [illegible]

[illegible]

[illegible] شفاعت [illegible]
[illegible]

[illegible] روایت [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نہ کسی قسم کی ترمیم [illegible] اسی پارہ کی تفسیر میں [illegible] حالی [illegible]
ساتھ ان حضرات کی معصومیت اور رسالت شان کا ذکر فرمایا ہے جس سے ان کی عظمت کا احساس [illegible]

(۱۳)

[illegible] کہ ایک [illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب [illegible]
[illegible] تو آپ نے [illegible] کا اظہار کیا [illegible]
[illegible] نہیں مگر [illegible]
[illegible] لکھتے ہیں :-

[illegible]
[illegible] مگر [illegible]
[illegible] (۔۔۔ ص ۶)

## اقول

مولانا [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] آیات قرآن [illegible]
[illegible] ارشاد ہوتا ہے :-

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔
[illegible] رسول [illegible] خاتم النبیین
[illegible]

النبی اولی بالمومنین من انفسہم وازواجہ امہاتہم (الاحزاب ۶)
[illegible] زیادہ [illegible]
اولیٰ اقرب کے معنی میں بھی آتا ہے [illegible] کی تلاوت کی جائے ونحن
اقرب الیہ من حبل الورید تو آیت [illegible] نظر آتی ہے۔
آیت ثانی کی رو سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات مومنین کی مائیں [illegible]
نہیں ہو سکتا [illegible] کہ نبی کو [illegible] مگر قرآن حکیم نے [illegible]
[illegible] اور صاف صاف اعلان کر دیا کہ نبی تو رسول اللہ و خاتم النبیین ہے [illegible] مومنین سے
[illegible] کا اندازہ کون کر سکتا ہے؟ [illegible] تمہاری [illegible]
[illegible] لینا۔

یٰنساء النبی لستن کاحد من النساء ان اتقیتن الآیہ ( [illegible] )

اسے بیان سے تو بہتیں ہو جیسے ہر کوئی جو رہیں اگر تم نہ رکھو۔

(۱۵)

تقویۃ الایمان میں ایک جگہ مولانا اسمٰعیل تحریر کرتے ہیں:۔
بشر رسول بن کر بھی بشر ہی رہتا ہے ——— نبی بن کر بشر میں خدائی شان نہیں آجاتی ——
——— بشر کو بشریت ہی کے مقام پر رکھو (ص ۔ ۶۲)

# اقول

حق تعالیٰ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام بشریت سے تمام صفات پر فائز کیا اور [illegible] کے تمام [illegible] پر سرفراز فرمایا۔ اس سرفرازی و سربلندی کو دیکھتے ہوئے ایک اہل ایمان کو [illegible] بشر ہو سکتے ہوئے بھی رسول بن جاتا ہے۔ رسول بن کر وہ صفات الٰہیہ سے متصف ہو سکتا ہے [illegible] بشر کو بشریت ہی کے مقام پر رکھا۔ اس [illegible] قرآن حکیم میں [illegible] موجود ہیں [illegible] حضرات نے [illegible] مقام رسالت کی عظمتوں کو سمجھ لیا اور [illegible] دولت ایمان سے سرفراز ہوئے۔ [illegible] عظمت انبیاء کا [illegible] ہے اسی لئے قرآن کریم نے متعدد مقامات پر ابتداء سے لے کر انتہا تک عظمت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو بار بار بیان کیا ہے تاکہ نقش عظمت دل پر مرتسم ہو جائے۔

---

مولانا اسمٰعیل کے مذکورہ بالا اقوال کی وجہ سے اہل سنت و جماعت کا ایک نیا طبقہ وجود میں آ گیا لیکن بعض [illegible] شان اقوال کی [illegible] اس لئے جانب مخالف کی جدل میں اضافہ ہوتا رہا۔ ورنہ چاہیئے تو یہ تھا کہ ان اقوال سے شان رسالت مآب میں [illegible] جو ایسی تعبیر ہو اس کو ترک کر دیا جاتا [illegible] خود صاحب کی دنیا و عاقبت کے [illegible] ہوتا [illegible] نہیں [illegible] محبوب نہیں کیا گیا بلکہ تاویلات سے کام لیا گیا۔ مثلاً ہم مولانا گنگوہی کے دو فتوے نقل کرتے ہیں۔

(۱) سوال:۔ مولانا اسمٰعیل کے اس قول کے بارے میں استفسار کیا۔

جواب:۔ [illegible] کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ خدا کی شان کے آگے [illegible]
دلیل ہے۔

[illegible] بار بار [illegible] ہیں۔

[illegible] حق تعالیٰ کی [illegible] ظاہر کرتا ہے

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۲)

(ب) مولانا اسمٰعیل کے اس قول کے بارے میں استفسار کیا گیا جو انہوں نے ایک بت کی تشریح کرتے ہوئے اپنے الفاظ میں لکھے تھے:

"جیسے ہی میں یکایک سر کرسی پر بیٹھ [illegible] ہوں تو کیا سجدہ کے لائق ہوں"

مولانا گنگوہی (جواب میں) لکھتے ہیں:

سنی بی کے دو معنی ہیں ایک بے کوشش ہو کر بنی زمین کے ساتھ [illegible] ہو جانے ـــــ دوسرے [illegible] سے [illegible] ہو جانا جس معنی میں مستعمل ہوا تو یہاں دوسرے معنی ہیں

(فتاویٰ رشیدیہ ص [illegible])

[illegible] شدید [illegible] اور [illegible] سے [illegible] میں [illegible] مولانا [illegible] تو [illegible] کے ساتھ کیا ہے [illegible] مولانا [illegible]

[illegible] صاحب [illegible] لگ [illegible] ہیں [illegible] اگرچہ [illegible] سے [illegible]

[illegible] کیا [illegible] کو سامنے کر [illegible] (فتاویٰ رشیدیہ ص [illegible])

[illegible] ہے [illegible] کی [illegible] نہیں ہوئی۔

(۶)

[illegible] قول کو ان کی [illegible] بحث گیری اور ماحول کے شدید [illegible] کا نتیجہ سمجھا جا [illegible] کیا کرتا تھا [illegible] کو ان کی زندگی میں [illegible] متوجہ کیا جاتا تو شاید وہ رجوع کر لیتے اور اپنے اقوال کی [illegible] لیتے لیکن [illegible] کے تمام موقف کے علیحدہ کر دیکھ کر سخت تعجب اور افسوس ہوا [illegible] سے [illegible] بیان (رد الاشراک) کے انداز بیان کی تلخی کو محسوس کرتے ہوئے مولانا کو لکھا تھا:

ان تساوی بالاصنام وجمیع الناس والانبیاء فی باب المخلوقیة وعدم الاختیار وان کان صحیحا اعتقادا فی العقیدة لکنه نوع من سوء الادب

(تقویۃ الایمان ص ۳۰)

بتوں کو مخلوق ہونے اور بے اختیار ہونے میں بتوں اور عوام کو انبیاء کے برابر کر دینا اگرچہ حق ہے اور عقائد میں درست ہے مگر ایک قسم کی بے ادبی اور گستاخی ہے۔

مولانا اسمٰعیل ذکر بالا قول نقل کرتے ہوئے مولانا [illegible] کو لکھتے ہیں:

والعجب کل العجب من صاحب [illegible] ان هذا الامر حق وصدق فی العقیدة ثم قلتم انه سوء الادب [illegible] اذا کان ثابتا من البراهین وحقا فی العقیدة کیف یتصور انه سوء الادب وکلامکم یشیر الی اجتماع [illegible]

گئے تعجب ہے کہ آپ یہ تسلیم کرنے کے باوجود کہ یہ بات معقول ہے [illegible]

بھی داخل ہے جو آپ اس کو بے ادبی پر محمول کرتے ہیں، تو فرمائیے کہ یہ بات معقول و منقول ہے اور حقیقت میں بھی داخل ہے تو جب بے ادبی کے کیا معنی ہوئے؟ آپ کے کلام میں اجتماع ضدین لازم آتا ہے۔

## اقول

مولانا کی اس تقریر سے یقین ہو جاتا ہے کہ جو کچھ انہوں نے فرمایا اس کی صداقت و معقولیت پر پورا پورا یقین و اصرار تھا ——— حقیقت تو اب دلائل منطقیہ سے ظاہر ہے۔ انبیاء علیہم السلام کو ... بھی ... حق ہے اگر دین کے سند کی اقوال کی روشنی میں ... کہا جاتا کہ آپ ... بھی ... تو فرما دیا :

توحق تعالیٰ کے سامنے ... موت ... پری ... اور

تعداد کی ... برائی کے ساتھ ... اور ... ہے۔

... انبیاء کو ... حضرات انبیاء علیہم السلام ... کے سامنے فرمائے ... بڑی جرات ہے۔

قرآن ... تو ... کی ... حالانکہ ... کسی ... کی ایسی برائی جو ... میں اس کے ... بیان کرنے کو ... کہا ہے اور اس کے ... ارشاد ہوا :

ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیه میتا فکرهتموه .

... کھانا ... کرو گے

... متعلق کہا جا سکتا ہے ... جب ... وجود ... تو پھر اس کے بیان میں کیا ... ہے ... آداب ... کہ کسی کی ... ہو ... کا ... جب ... آداب سکھاتا ہے تو پھر ... کہ حضرات انبیاء علیہم السلام اور بالخصوص حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کیا ... ہوں گے۔ ع

حرف ... کہ ...

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(الف)

صحابہ کی حالت یہ تھی کہ جب کسی صحابی کے کان میں کوئی بات نہ پہنچتی ... تو ... سے کہتے ... راعنا ... یعنی ہماری رعایت کیجئے مگر یہ لفظ ... یہودی ... اپنی زبان میں ... بطور ... استعمال کرتے تھے اس لیے ... حکم ہوا کہ ...

یا ایہا الذین آمنوا لا تقولوا راعنا وقولوا انظرنا واسمعوا وللکافرین عذاب الیم

اے ایمان والو! راعنا نہ کہو بلکہ انظرنا کہو اور ... سنو ... کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

(البقرہ: ۱۰۴)

... اس ... سے ... کی ... ادب ... صحابی ... کے ... نہیں ... لفظ ... سے ... بھی ... ان ... ہے۔

(ب)

... میں ... یہ ... بات ... کہ کوئی ... نبی محترم کے آواز پر ... بلند ... ہو ... جو ... معقول ہو ... تمام ... اعمال ... ضائع ... ہو جاتے ہیں:

یا ایہا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجہروا لہ بالقول کجہر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون۔ ان الذین یغضون اصواتہم عند رسول اللہ اولئک الذین امتحن اللہ قلوبہم للتقویٰ لہم مغفرۃ واجر عظیم۔ ان الذین ینادونک من وراء الحجرات اکثرہم لا یعقلون (الحجرات: ۲-۴)

اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کی آواز سے اونچی نہ کرو اور نہ ان سے اس طرح زور سے بات کرو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو، کہیں تمہارے اعمال برباد نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔ جو لوگ رسول اللہ کے حضور اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں وہ وہی لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ کے لیے جانچ لیا ہے، ان کے لیے مغفرت اور اجر عظیم ہے۔ جو لوگ تمہیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر عقل نہیں رکھتے۔

اونچی آواز سے بولنا ... اتنا برا نہیں کہ اس کی وجہ سے تمام اعمال اکارت کر دیئے جائیں ... میں یہ اتنا ہی برا ہے ... جو ... اونچی آواز سے بولتے ہیں ان کے ... نہیں ... کو ... بھی ... کو ... ہے ... کو ... سے ... ۔

(ج)

یہ تو محض ... حالت میں ہونے کے آداب قرآن کریم نے اس مجلس نبوی سے اٹھنے کے
تو اب ہی بتاتے ہیں اور صرف اس ایک حکم کی نافرمانی کرنے والوں کو فتنہ عظیم اور عذاب الیم کی وعید سنائی ہے،
ارشاد ہوتا ہے:-

انما المومنون الذین امنوا باللہ و رسولہ واذا کانوا معہ علی امر جامع
لم یذھبوا حتی یستاذنوہ ان الذین یستاذنونک اولئک الذین
یومنون باللہ و رسولہ فاذا استاذنوک لبعض شانھم فاذن لمن شئت
منھم واستغفر لھم اللہ ان اللہ غفور رحیم (نور - ٦٢)

ایمان والے تو بس وہی ہیں جو یقین لائے ہیں اللہ پر اور اس کے رسول پر اور جب ہوتے ہیں اس کے ساتھ
کسی جمع ہونے کے کام میں تو چلے نہیں جاتے جب تک اس سے اجازت نہ لیں، جو لوگ تجھ سے
اجازت لیتے ہیں وہی ہیں جو مانتے ہیں اللہ کو اور اس کے رسول کو، پھر جب اجازت مانگیں تجھ
سے اپنے کسی کام کے لئے تو اجازت دے جس کو ان میں سے تو چاہے اور معافی مانگ ان کے واسطے اللہ سے،
بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اس سے اگلی آیت شریفہ میں یہ ارشاد ہوتا ہے:-

لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا قد یعلم اللہ الذین
یتسللون منکم لواذا فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم
فتنۃ او یصیبھم عذاب الیم (نور - ٦٣)

تم رسول کے بلانے کو ایسا مت سمجھو جیسا تم میں ایک دوسرے کو بلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان
لوگوں کو جانتا ہے جو آڑ میں ہو کر تم میں سے کھسک جاتے ہیں۔ جو لوگ اس کے حکم کی مخالفت
کرتے ہیں ان کو اس سے ڈرنا چاہیئے کہ ان پر کوئی آفت آن پڑے یا ان پر کوئی دردناک عذاب
نازل ہو جائے۔

(د)

ان آیات پر ... کہ ... مطالب ... ان سے ... جا سکتا ہے کہ جب ان
... کے ... کہ ... ہیں ... کی ... قرآن حکیم میں ... قسم کی
... یا ... کو بیان کیا جائے۔ ایک آیت میں صحابہ کرام کو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
... حاضر ہونے ... کھانے کے بعد اٹھ کر چلے آنے کے ... دی گئی
... ہے

[illegible] کہ [illegible] بالا گرچہ [illegible] کو [illegible]
ایسے طور پر کہ اس [illegible] جب [illegible]
[illegible] کو [illegible] اس بات [illegible]
ہوتی ہے [illegible] کرسکتے ہیں [illegible] صاف بات کہنے میں [illegible]

(۶۱ ـ ب ۳ ۵۲)

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] ——— [illegible]
[illegible] ——— [illegible]
[illegible]
[illegible]

(۳۰)

[illegible] کہ [illegible] شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی [illegible] محمد اسمٰعیل [illegible]
[illegible] بعض [illegible] ان کے [illegible] صاف صاف نظر آتے ہیں [illegible]
[illegible]

شیطان اور ملک الموت کا حال [illegible] زمین کا [illegible] دلیل [illegible]
[illegible] شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے شیطان اور ملک الموت کو [illegible]
[illegible] کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے
ایک شرک ثابت کرتا ہے۔ [illegible]

# اقول

[illegible] ملک الموت کے علم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے [illegible] کو [illegible]
[illegible] اسرار معارف قرآنیہ کو جس [illegible]
سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] قرآن حکیم میں [illegible]
[illegible] قرآن کریم [illegible]

[illegible] (سورہ [illegible])
[illegible]

[illegible] حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

الی ما حررنا فی الکتاب ذکر بعد من خلق لکن لا یبصر ذکرہ فی الکتاب الا الموقنون بانوار معرفتہ۔

[illegible] قرآن میں [illegible] ذکر باقی [illegible] سب کچھ بیان کر دیا لیکن اس ذکر کو [illegible] باطن میں کو نور معرفت حاصل ہو وہی محسوس کرتے ہیں۔

اسی طرح آیہ کریمہ وعلمک ما لم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما [illegible] حضرت صاحب مدارک تحریر فرماتے ہیں:

من امور الدین والشرائع او من خفیات الامور وضمائر القلوب

یعنی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو [illegible] امور شریعت ہونے کے [illegible]

[illegible] (تفسیر المدارک [illegible])

[illegible]

اما علمت [illegible]

[illegible]

[illegible]

ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا۔

جس کو حکمت ملی اس کو بہت بڑی خیر مل گئی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(۱۶)

[illegible] ۔

[illegible]

[illegible]

# اقول

[illegible]

(۱) وما كان الله ليطلعكم على الغيب ولكن الله يجتبي من رسله من يشاء

(آل عمران [illegible])

[illegible]

(۲) عالم الغيب فلا يظهر على غيبه احدا الا من ارتضى من رسول فانه يسلك من بين يديه ومن خلفه رصدا (جن ۲۶-۲۷)

غیب کا جاننے والا وہی ہے سو وہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا بجز کسی برگزیدہ پیغمبر کے تو اس پیغمبر کے آگے اور پیچھے محافظ فرشتے بھیج دیتا ہے۔

(۳) وما هو على الغيب بضنين (تکویر ص ۲۴)

اور یہ غیب کی بات بتانے میں بخیل نہیں۔

(۴) تلك من انباء الغيب نوحيها اليك (ہود ص ۴۹)

[illegible] غیب کی [illegible] تیری طرف

(۵) [illegible]

عليهم [illegible] ونزلنا عليك الكتاب تبيانا لكل شیء وهدى ورحمة وبشرى للمسلمين ۝ (النحل - ٨٩)

اور یہاں [illegible] بلکہ [illegible] انہیں میں [illegible] ان کے مقابلے میں قائم کریں گے [illegible] لوگوں کے مقابلے میں آپ کو [illegible] اور ہم نے آپ پر یہ قرآن اتارا ہے [illegible] تمام باتوں کو بیان کرنے والا ہے اور [illegible] اور [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(دستخط) محمد مسعود احمد

[illegible]

[illegible]

# پہلا باب

# معتقدات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# حاضر و ناظر

(سوال نمبر ٢٢٠) [illegible]
[illegible]

مستفتی
[illegible]

## ھوالموفق

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اتنہی۔

نیز محدث دہلوی نے رسالہ سلوک اقرب السبل بالتوجہ الی سید الرسل میں [illegible]

---

لہ اس سوال کے جواب میں [illegible]
[illegible]
[illegible]

با ایں ہمہ اختلافات و کثرت مذاہب کہ در علمائے امت است یک کس را دریں مسئلہ خلافے نیست کہ
آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بحقیقت حیات بے شائبہ مجاز و توہم تاویل دائم و باقی است و بر
اعمال امت حاضر و ناظر و مر طالبان حقیقت را و متوجہان آں حضرت را مفیض و مربی۔ انتہی

پس اگر اس معنی کے اعتبار سے حضور پر اس کا اطلاق کیا جائے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنفس نفیس بلا کسی واسطہ کے اپنی امت کے ہر فرد کی حرکات و سکنات کو ملاحظہ فرماتے ہیں تو اس میں علما کو اختلاف ہے [illegible] یہ ہے کہ ایسے معنی مراد نہ لئے جائیں۔ لیکن اگر کوئی حضور کو حاضر اس معنی کی بنا پر [illegible] حضور کے لئے اس لفظ کا استعمال کرے تو کسی مسلمان کو یہ جائز نہیں کہ وہ اس کو [illegible] گنہگار قرار دے کیونکہ [illegible] اس شخص کو گمراہ بتانا حقیقت میں [illegible] اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو گمراہ بتانا ہے۔

بعض احادیث میں یہ وارد ہوا کہ جب مسلمان اپنے گھر میں جائے تو حضور کو سلام کرے [illegible] جیسے ملا علی قاری شرح شفا میں اس کی یوں دلیل بیان فرماتے ہیں:

ای لان روحہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاضرۃ فی بیوت اہل الاسلام

مدارج النبوت میں ہے:

[illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
قیاس نتواں کرد۔ انتہی

نیز حضرت شیخ محقق قدس سرہ مجمع البرکات میں فرماتے ہیں:

وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بر احوال و اعمال امت مطلع است و بر مقربان و خاصان درگاہ
خود مفیض و حاضر و ناظر است۔ انتہی

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد مظہر اللہ غفرلہ
امام مسجد فتحپوری دہلی

سوال نمبر (۲۶) مندرجہ ذیل تین عبارات اپنے معنی و مفہوم کے اعتبار سے اہل سنت والجماعت کے عقیدہ سے مطابق ہیں یا نہیں ہر ایک کا جواب مع حوالہ کتب تحریر فرمائیں۔

المستفتی
[illegible]
[illegible]

## [illegible] سوال

[illegible]

## الجواب

[illegible]

[illegible] است۔

اس مسئلہ میں تفصیل کی ضرورت تھی لیکن میں علالت کی وجہ سے مجبور ہوں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد مظہر [illegible]
مسجد جامع فتحپوری دہلی

(سوال نمبر ۲۶۳)

[illegible]

۲۔ [illegible]

۳۔ [illegible]

# الجواب

۱۔ [illegible]

۲۔ [illegible]

۳۔ [illegible]

[illegible]

(سوال نمبر ۲۲۳) [illegible]

[illegible]

## الجواب هو الموفق للصواب

[illegible]

[illegible]

## درود شریف

(سوال نمبر ۲۲۴) [illegible]

## الجواب هو الموفق للصواب

[illegible] کہ آپ وہ [illegible]

[illegible] درود شریف کے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضور کا ذکر شریف ہو۔

[illegible] علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible]

اختلفوا [illegible] وهو الاكثر [illegible]

للطحاوی کما فی الدر المختار۔

[illegible]

[illegible] اختلاف [illegible]

[illegible]

[illegible] دوسرے [illegible] کے ہمراہ

عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال من صلی علی صلوۃ واحدۃ صلی اللہ علیہ بہا عشرا وحطت عنہ عشر خطیئات ورفعت لہ عشر درجات [illegible] الترمذی عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اولی الناس بی یوم القیامۃ اکثرہم علی صلوۃ اخرجہ الترمذی

[illegible]

[illegible] علیہ السلام۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

[illegible]

# صفات نبوی

[illegible]

## ھو الموفق

[illegible]

[illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible] فضلاته [illegible] قال ابو حنیفة كما نقله في المواهب اللدنية عن [illegible] وصرح به العيني في شرح البخاري [illegible] وقال الحافظ ابن حجر [illegible] تظافرت الادلة على ذلك وعد الائمة ذلك من خصائصه صلى الله عليه وسلم۔ [illegible] ص ۲۲۳

[illegible] یہ بھی صحیح ہے کہ آپ کے فضلہ کو زمین نگل جاتی تھی [illegible] جہاں [illegible] فرماتے رہے۔

[illegible]

فقط واللہ اعلم۔

[illegible]

(سوال نمبر [illegible]) [illegible]
[illegible] وسیلہ [illegible] حضرت محمد [illegible]
[illegible] بینوا توجروا۔

## الجواب

[illegible]
[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

# علمائے دیوبند

(سوال نمبر [illegible]) [illegible]
[illegible]
[illegible]

مستفتی

[illegible]

[illegible]

## الجواب

[illegible]
[illegible]
[illegible] فقط

[illegible]

[illegible]

سوال نمبر [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

# الجواب

[illegible]

[illegible]

سوال نمبر [illegible]

[illegible]

## الجواب هو الموفق للصواب

[illegible]

[illegible] ہو تو اس کی تو اس سے بچنا ضروری ہوگا [illegible] حق اس کی اصلاح فرماتے [illegible] ہو سکتا ہے لوگوں میں سے کوئی ایسے کے معتقد ہوں [illegible] ہم ہے یا نہیں اس لئے احتیاط اسی میں ہے کہ ان میں سے کسی کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے [illegible] فرمائی جائے اگر فرقہ بدعت کی وابستگی ہو مشتبہ ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ
[illegible]

(سوال نمبر ۲۵۰) [illegible] مولوی حسین احمد [illegible] مولوی [illegible] مولوی خلیل احمد انبیٹھوی وغیرہ نے حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں [illegible] لکھے ہیں ان عبارتوں کی وجہ سے ان کو کافر کہا جا سکتا ہے یا نہیں؟

مستفتی
محمد عبدالرحمن
خطیب مسجد [illegible]
[illegible] ملتان

## الجواب

[illegible] ان لوگوں نے جو [illegible] لکھے ہیں [illegible] معلوم نہیں کہ توبہ کی یا نہیں [illegible] سکوت بہتر ہے البتہ جو شخص ان عبارتوں کا قائل ہو [illegible] وہ کافر ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ
مسجد [illegible]

(سوال نمبر ۲۵۱) علماء دیوبند نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں جو گستاخانہ عبارات لکھی ہیں ان کے متعلق دیوبندی حضرات یہ کہتے ہیں کہ یہ عبارتیں [illegible] لوگ ان کا مطلب سمجھتے ہی نہیں۔ اس قسم کے حضرات جو ان عبارات کی تاویلات کرتے ہیں [illegible] کیا حکم ہے؟

المستفتی محمد ایوب [illegible]
خطیب [illegible] ملتان
[illegible] ذی [illegible]

## الجواب

[illegible] کے معنی کے سمجھنے میں کسی دیوبندی کا
اعتبار ہے نہ بریلوی کے فتوے کا بلکہ کسی [illegible] جو ان عبارات کے معنی نکالنے میں
ہی کا اعتبار ہے پھر اس پر جو شریعت مطہرہ کا حکم ہے اس پر عمل لازم ہے۔ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] فقط واللہ تعالیٰ [illegible]

[illegible]

[illegible] دہلی

(سوال نمبر ۲۵۲) [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] فقط

مستفتی

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کہ [illegible] [illegible]
[illegible]
[illegible]

مفتی صاحب موصوف کا جواب صحیح ہے [illegible]

## هوالموفق

[illegible]

جس کو قول بالست اختیار کرنا چاہئے کون سا گروہ [illegible] اور [illegible]
کو [illegible] اسلام [illegible] کرتے [illegible] ہوں جن سے تحت [illegible]
سب اور اس کا معلوم کرنا کچھ زیادہ مشکل نہیں [illegible] اسلامی دنیا پر نظر [illegible]
کہ عام اہل اسلام اس مسئلے میں کیا خیال رکھتے ہیں [illegible]
[illegible] فرمایا ہے ۔۔

[illegible]

یا حضرت مجدد صاحب سرہندی، حضرت شاہ عبد الحق صاحب دہلوی، حضرت شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی
رحمہم اللہ تعالی علیہم اجمعین کی کتابوں پر نظر ڈالیں۔ فقط واللہ تعالی اعلم

[illegible]
[illegible]

## الجواب

دوسرا باب

# آداب

یستیزند رخت خستگی صدا

از خود رها کن و احتوی جهان

انسانی تو لا انجمن مرد

کلام حق فی ذات الان

نعت خود شنو نمی ریب

ابو حنیفه فی لا مذهب

# آداب القاب

(سوال نمبر ۲۵) [illegible]

[illegible]

## الجواب

[illegible]

[illegible] کان رحمۃ للعالمین [illegible]

[illegible]

[illegible] من جملة [illegible]
[illegible] الارض من [illegible] بلا [illegible]
[illegible] قرآن مجید کی [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]
[illegible]
[illegible] عليه [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

[illegible]

سوال نمبر ۲۵۵ [illegible]
[illegible] ہوگا۔

ایک سائل
فضل احمد

## الجواب

[illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]
جامع مسجد دہلی

## آدابِ قیام

سوال نمبر [illegible]
[illegible]
[illegible]

## الجواب

[illegible]

[illegible]

# آداب قدم شریف

[illegible]

[illegible]

## الجواب

[illegible]

قدیماً وحدیثاً۔

(۲) صاحبِ باطن کو اس مقام پر انوار کا مشاہدہ ہونا۔

(۳) شاہ عبدالعزیز صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے ایک فتوے میں تحریر فرماتے ہیں: تبرک بآثار صالحین مشروع است قدیماً وحدیثاً، در کتاب و سنت ثابت است، و انکار آں بعد کلام حق آں غیر از الحاد و زندقہ چہ توان گفت۔

(۴) اسی کا اثر ہے کہ دہلی میں جو قدم شریف ہے جس کے جوار میں حضرت خواجہ خواجگان حضرت خواجہ باقی باللہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے قیام کو پسند فرمایا، وہ زیادہ مشہور ہے جس کی زیارت کے لئے بکثرت علماء و فضلاء اپنی حاضری کو باعث سعادت خیال فرماتے رہے۔

(۵) یہ امر قابل استفسار نہیں جس شخص کو سرکار نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت ہے وہ ہر اس شے کی تعظیم کرے گا جو حضور سے نسبت رکھتی ہوگی، اور مولیٰ تعالیٰ اس کی نیت صالح پر اجر عطا فرمائے گا۔ محب کی جانب سے تحقیق کی وہ توقیف اپنے محبوب کی طرف نسبت رکھتا ہے۔ اور جب اس کو خفیفاً مسموع ہو جائے تو پھر وہ اس کو متبرک کیوں نہ سمجھنے لگا؟ مثلاً کسی نے اس کے سامنے پتھر پر گھڑا ہو تو یہ پتھر کو حضور سے کیونکہ نسبت دینے لگے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد مظہر اللہ غفرلہ (مہر)
امام مسجد جامع فتحپوری دہلی
۲۶ نومبر ۱۹۵۸ء

# آدابِ ازواجِ مطہرات

(سوال نمبر ۵۰۲) [illegible] صفحہ ۳۰۰، ۳۰۳ پر حضرت سیدہ ام المومنین عائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی [illegible] جو قصہ [illegible] کی تمہید میں سات اشعار [illegible] سے متعلق ہیں [illegible] بخاری شریف، ترمذی شریف، مسلم شریف، نسائی شریف وغیرہ کتب حدیث کی صحیح [illegible] ہے — یہ اشعار [illegible] کی غلطی سے چھپ گئے ہیں [illegible] حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں [illegible] مولوی [illegible] حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی توہین کا [illegible] — [illegible] غلطی پر اطلاع ہوئی تو انہوں نے

ان خاطی سے کئی بار زبانی اور تحریری طور پر بھی توبہ نامہ لیا جا چکا ہے اور ان کو توبہ [illegible]
یہ اعلان بھی شائع کرنا کہ فقیر نے اس ورق کو صحیح ترتیب سے نہ چھپوایا ہے جس میں سات شعر [illegible]
ہی نکال دیا ہے جن صاحب کے پاس مدائح بخشش حصہ سوم ہو وہ [illegible] صفحات [illegible]
نکال کر فقیر کے پاس بھیج دیں اور صحیح چھپا ہوا واپس لے لیں۔ اس توبہ اور اعلان کے بعد [illegible]
کہ ان کا توبہ نامہ قبول کر لیا جائے اور ان پر طعن و تشنیع سے پرہیز کیا جائے یا نہیں [illegible]
مسلمانوں کی نماز شرعاً جائز ہے یا نہیں فقط بینوا توجروا۔

[illegible]

## هو الموفق

امر اقدس کے متعلق فقیر کے پاس اس سے قبل بھی دو یا تین مرتبہ سوال آ چکے ہیں [illegible]
کے متعلق سوال نہ تھا۔ انداز سوال سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ سوال فریق مخالف کی جانب سے ہے۔ [illegible]
اشعار کا ذکر کرتے ہوئے حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کی توہین کے متعلق سوال تھا جس کا جواب [illegible]
تھا دیا گیا پھر اس کی توبہ کے متعلق سوال آیا جس میں بعض شکوک کا بھی ذکر تھا۔ ہر چند اس سے [illegible]
ہوتا تھا کہ کسی [illegible] مذہب کے متعلق سوال ہے لیکن توبہ کی جس نوعیت کا ذکر تھا وہ [illegible]
کوئی دقیقہ بھی باقی نہ چھوڑا تھا۔ اس لئے یہ خیال کرتے ہوئے کہ جب اس کی بد مذہبی سے کیا واقعہ [illegible]
گناہ سے توبہ بھی ہو چکا۔ لہٰذا اس کا جواب ویسا ہی دیا گیا اور جو اس پر شکوک پیش کئے گئے تھے ان کو
بھی کما حقہ رفع کیا گیا تھا لیکن اس سوال سے چونکہ حقیقت واقعہ پر پوری روشنی پڑتی ہے اور وہ [illegible]
بھی جس کے بعض اشعار پر اعتراض کیا جا رہا ہے، نیز جس مسودے سے یہ اشعار نقل کئے گئے ہیں [illegible]
حقیقت بھی میرے سامنے موجود ہے اس لئے اب میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ مولانا محبوب [illegible]
ہرگز ہرگز ام المؤمنین حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی توہین کے مرتکب نہیں ہوئے۔ ان کی غلطی صرف یہی
ہے کہ جب مسودہ ایسا تھا کہ اس کے اشعار کو بغیر کسی دلیل کے دوسرا ترتیب دے سکتا تھا تو انہوں نے
ایک جاہل ناقل پر کیوں اعتماد کیا۔ ایک معمولی پڑھا لکھا آدمی اگر ان کو سرسری نظر سے بھی دیکھے تو وہ
کہہ سکتا کہ ان اشعار کو اس مقام سے کچھ بھی تعلق ہے بلکہ میرے نزدیک تو ان کا تعلق ادنیٰ مشرکہ عورتوں سے
بھی نہیں معلوم ہوتا جن کا ذکر حدیث میں آیا ہے بلکہ مجھ کو مصنف علامہ اعلیٰ حضرت کے یہ اشعار [illegible]
خدا جانے اس میں کسی کی اور کیا سازش ہے [illegible] ساتھ ہی کئی مرتبہ [illegible]

[illegible] مولانا [illegible] موصوف [illegible] احتیاط [illegible]
[illegible] تو کوئی وجہ نہیں کہ مسلمان [illegible] توبہ کا اعتبار نہ کریں [illegible]
[illegible] علیہ الصلاۃ [illegible]
[illegible] مسلمانوں کو [illegible] نہایت تعجب ہے کہ مسلمان [illegible]
ہیں کیسے [illegible]
قدرت [illegible]

[illegible]

[illegible] ... اللہ ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] نمبر ۲۵۹ ... [illegible] مولوی [illegible]

[illegible] سال [illegible]

[illegible] اس [illegible] کے متعلق [illegible]

[illegible] مولینا [illegible]

[illegible] کی منقبت میں [illegible] اشعار میں ہیں

[illegible] ... مشکل [illegible]

[illegible] دل کی صورت ... [illegible]

[illegible] ... [illegible] صورت [illegible]

لیکن فاضل [illegible] مولینا [illegible] صاحب اور مدرسہ [illegible] الاسلام [illegible]

[illegible] صاحب [illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible] رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے — جب یہ مجبور ہو کر [illegible] کے بعد اہل سنت والجماعت کے بعض حضرات نے محسوس کیا تو انہوں نے نہایت خاموشی کے ساتھ [illegible] توبہ [illegible] کیا کہ یہ تسبیح [illegible] شرعی حیثیت پاک ہے — اور [illegible] کے متعلق ہیں [illegible] اشعار [illegible] میں [illegible] ہے — [illegible] کے متعلق یہ اشعار [illegible] ہوتا [illegible] کے ذریعہ [illegible] کا اظہار اس [illegible] کے ساتھ کیا :-

[illegible] حضرت [illegible] ام المومنین [illegible] صدیقہ [illegible] ام المومنین کے [illegible] شائع ہو گئے ۔ اس اعلان [illegible] سیدنا علی [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ تعالیٰ [illegible] کی طرف نسبت کرنے سے بھی [illegible] براءت کرتا ہے [illegible] مطلع ہونے کے بعد بھی [illegible] جماعت [illegible] کا ثبوت ہوگا ۔ [illegible] توبہ کے لئے [illegible] یہ حدیث [illegible] صحیح ہے [illegible] لیکن مسلمانوں نے اس حدیث [illegible] کتاب [illegible] کرنے [illegible] دونوں [illegible] برادر [illegible] توبہ کی قبولیت پر یقین ہے نیز یہ [illegible] کی امامت [illegible] ہے ۔

مندرجہ بالا امور کی روشنی میں سوال یہ ہے کہ

(۱) [illegible] حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا [illegible] کی [illegible] رسول [illegible] اس کی اشاعت بھی کرتا [illegible] توجہ دلانے والوں [illegible] سے بھی کام لیتا رہا [illegible] مجبور ہو کر [illegible] توبہ کر لی ہو [illegible] احادیث [illegible] قول [illegible] امت کی [illegible] میں [illegible] ہے [illegible] کیا [illegible] کے تمام [illegible] معاف ہو سکتے ؟

(۲) [illegible] پیچھے نماز [illegible] سکتی ہے ؟

(۳) جو اس کی توبہ کو قبول کرے اس کو [illegible] قرار دینا [illegible]

(۴) [illegible] کے [illegible] جو [illegible] سے [illegible] بلکہ [illegible] حضرت [illegible] خاں صاحب [illegible] وعید میں آتے ہیں یا نہیں ؟

امید ہے کہ اس مسئلہ پر قرآن پاک احادیث نبویہ [illegible] سے [illegible] ہوں [illegible]

[illegible]

# الجواب

[illegible]

[illegible] آپ [illegible] خلاف [illegible] آپ کو [illegible] کر با پر [illegible] بیان ہے

زید [illegible] سال قبل [illegible] کرتا [illegible] اور اس کو [illegible] بلکہ خاص [illegible] فروخت کرتا ہے"

واقعہ [illegible] خلاف ہے۔ اتفاق سے [illegible] دستیاب ہو گئی جس سے [illegible] معلوم ہوا کہ آپ [illegible] کے برخلاف زید نے [illegible] اشاعت [illegible] میں بہت کوشش [illegible] اس کی اشاعت کے لئے [illegible] خاص [illegible] کتب [illegible] لکھنؤ، لاہور، [illegible] شائع [illegible] اس کی اشاعت [illegible] خرچ کئے [illegible] خیال میں ہندوستان کا کوئی [illegible] ایسے [illegible] اعلان کو دیکھتے ہوئے ایسا کون [illegible] ہے کہ زید کے متعلق یوں کہے کہ وہ [illegible] احتیاط سے ایک خاص [illegible] میں فروخت کرتا ہے۔ اس بیان سے [illegible] آپ [illegible] اہل سنت کی [illegible] جانتے ہیں [illegible] سال تک آپ کیوں خاموش [illegible] کرتے ہے آپ کو اس کی [illegible] عزیز [illegible] شمارہ [illegible]

[illegible] ہے۔ اگر اس کا حافظہ [illegible] ہے۔ اور اس بھی پر جرح کر لیا جائے کہ یہ اشعار جناب صدیقہ کی اور ان جناب کی شان میں قصیدہ میں کہے گئے ہیں تو اس الزام سے ان ہزارہا اہل سنت کی بریت کی کوئی صورت نظر نہیں آتی جنہوں نے ان ۳۲ سال یہ جانتے ہوئے کہ قائل نے یہ اشعار جناب صدیقہ کی شان میں کہے ہیں باوجود قدرت کے اس منکر کے مٹانے کی کوشش نہ کی۔ فرض کیجئے ۳۲ سال تو بہت ہوتے ہیں ۳۲ منٹ بھی اگر کوئی باوجود قدرت کے اس کا انسداد نہ کرے اور قائل کی موافقت کرے تو اس نے گناہ عظیم کیا [illegible] شریک جرم ہے [illegible] سب مسلمان ایسے منکر کو دیکھتے ہی [illegible] اور [illegible] ضبط کرنے [illegible] ہو جاتا ہے۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] سال ان [illegible] گزر گئے [illegible] دوران میں شیعان [illegible] کسی مسلمان [illegible] یہ اشعار ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں کہے گئے [illegible] مسلمان [illegible]

[illegible]

عمل ترتیب اگر ایسی ہو تو کامل گرفت ہو نہیں لقوله علیه السلام کان اللہ تعالیٰ [illegible] وضع من
[illegible] الخطاء و النسیان [illegible] پہ اس عمل [illegible] ہو نے کے بعد [illegible] کی صلاح [illegible] یا دو غفلت بر [illegible]
سب بیانات قابل [illegible] ہیں [illegible] سلسلہ کی [illegible]
[illegible] اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے ان تمام [illegible] حضور [illegible]
[illegible] مولانا [illegible] صاحب کا وہ بیان دیکھیے جو [illegible]
ذوالحجہ [illegible] میں شائع ہوا ہے [illegible] سلسلہ کے [illegible]
کرتے ہیں کہ [illegible] کے مشتعل [illegible] کتاب [illegible]
[illegible] اپنی غلطی اور [illegible] کا اعتراف کرتے ہوئے [illegible]
[illegible] غلطی کی معافی [illegible] مصنف [illegible] معافی [illegible]
[illegible] کی وجہ بتلائی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ قصیدہ [illegible]
[illegible] سات شمار قصیدہ [illegible]
[illegible] ساتھ نقل [illegible] لیکن [illegible] القصیدہ [illegible]
[illegible] سات نمبروں [illegible] تین حصہ کر کے ہر حصہ پر لفظ قصیدہ جلی قلم سے لکھ [illegible]
[illegible] طباعت [illegible]
[illegible] ـــــــــ [illegible]
[illegible] کا بیان کیا ہے [illegible]
[illegible] شرط [illegible] کے بعد [illegible]
[illegible] ان دونوں [illegible] اور تبدیل [illegible]
[illegible] کے بعد جب میں کتاب کی غلطیوں پر واقف ہوا تو خیال ہوا کہ [illegible] اس کی اصلاح
ہو جاوے گی لیکن حافظ [illegible] خان نے بغیر مجھے اطلاع دئے پھر چھپوا دیا۔ غرض اس میں جو [illegible]
[illegible] معاف [illegible]
[illegible] اس کے علاوہ [illegible] بھی [illegible]
حصہ سوم صفحہ ۲۰ [illegible] میں [illegible] سے اشعار شائع ہو گئے تھے [illegible]
[illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ علی الٰہ وسلم [illegible] قبول فرمائیں آمین [illegible]
[illegible] کے لئے معاف فرمائیں [illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
فقیر نے [illegible] ترتیب کے ساتھ چھپوا دیا ہے [illegible] سات شعروں کو بالکل [illegible]
[illegible] صاحبوں کے پاس [illegible]

[illegible] کر کتاب بن گئی ہیں اور جو صاحب [illegible]
[illegible] کتاب [illegible] کی قیمت واپس لے سکتے ہیں۔ [illegible] علیٰ [illegible] الاسلام
[illegible]
[illegible] کے بعد [illegible] یہ کہنا [illegible] ہے کہ [illegible]
[illegible] زبان [illegible] کی [illegible]
[illegible] حدیث [illegible]
[illegible] صحیح [illegible] حدیث [illegible]
[illegible]
[illegible] فرمایا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مدحت میں جیسے اشعار بھی ہیں ان پڑھا کر تاکہ ان کو ایسا ہے جیسے [illegible] کی کتاب کا دیکھنا اس میں حضرات شیخین و ختنین بھی ہیں احسان پڑھا کرتا تو ایسا ہے جیسے موت کے فرشتے کو [illegible] ایسا ہوتا تو [illegible] جیسے [illegible] ہو جاتا [illegible] کی طرف اشارہ ہے [illegible] تو وہ فوراً [illegible] اس میں یہ خیال بھی آپ کو [illegible] مقبولیت [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تہمت [illegible] بڑی بات [illegible] ترتیب کے وجوہ پیش کئے [illegible] بات ظاہر ہی تو سب اس کی طرف [illegible] نسبت [illegible] پر تہمت ہے [illegible] علاوہ [illegible] حضرت عائشہ کی شان میں [illegible] اس لئے کہ کسی کی اہانت کرے [illegible] اور بڑا خوبصورت [illegible] اپنے کو اس کا خیر خواہ اور [illegible] ظاہر کرتے ہوئے اور دوسرے شخص پر تہمت لگاتے ہوئے یوں کہتا ہے کہ [illegible] کو جیسی [illegible] بنا دیتا ہے [illegible] اگر [illegible] ظاہر میں اس کا خیر خواہ بھی بنا رہتا ہے [illegible] اسی دوسرے شخص پر [illegible] صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں معذرت اور نیت معافی حاصل کرنا [illegible] ہے کہ یہ دو [illegible] کے گناہ کا مرتکب ہے۔ قال اللہ تعالیٰ :-

ومن یکسب خطیئۃ او اثما ثم یرم بہ بریئا فقد احتمل بہتانا واثما مبینا

[illegible] غلطی [illegible] ہوئی ہے [illegible] کا اس کا اقرار [illegible]

[illegible] مضبوط ہے کہ اس تعالیٰ کے وعدہ میں خلاف کا امکان نہیں [illegible]

ولن يخلف الله وعده

[illegible] ارشاد فرمایا ہے:

ألم يعلموا أن الله هو يقبل التوبة عن عباده ويأخذ الصدقات

وأن الله هو التواب الرحيم

اس آیۂ کریمہ کی تفسیر میں صاحب تفسیر [illegible] لکھتے ہیں:

[illegible]

من عادة العرب في [illegible]

ان من [illegible]

[illegible] الله [illegible]

ترغيب في التوبة [illegible] صدقات

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] تشفی [illegible] کو معتبر [illegible] نہیں کرتے [illegible]

[illegible]

[illegible] موت [illegible]

[illegible] معقول [illegible]

[illegible] حالت [illegible] موت [illegible]

[illegible] عقوبت [illegible]

پھر اس کے حاشیہ میں لکھتے ہیں :

[illegible]

[illegible] معقول [illegible]

[illegible]

[illegible]

کے حوالہ سے یہی کہا ہے [illegible] اس پر مرتب نہیں [illegible] محض سبب سے ختم ہو جاتے [illegible] نہیں
[illegible] ولا الذین یموتون کی تفسیر کی ہے کہ جو شخص ساری عمر کفر پر رہا [illegible]
[illegible] کسی چند [illegible] درست [illegible]
[illegible] توبہ [illegible] مقبول نہیں کیوں کہ [illegible]
[illegible] ہے۔ انتہی

[illegible] آیات کریمہ کی رو سے [illegible] کے [illegible] توبہ [illegible]
[illegible]
[illegible]

(۲) [illegible] مسلمان [illegible] سکتے ہیں کہ [illegible] جیسا کہ [illegible] ثابت ہے [illegible]
[illegible] ثابت ہے [illegible]
[illegible]

(۳) [illegible] قبول نہیں کرتا [illegible] جمہور کی [illegible]
[illegible] قرار دیا جا سکتا ہے [illegible] توبہ کا قبول کرنا [illegible] تعالیٰ کے اختیار [illegible]
[illegible] قبول نہیں کرتا [illegible] تعالیٰ [illegible]
[illegible] تعالیٰ کے [illegible] وجہ سے [illegible] کی [illegible]
[illegible]
[illegible]

حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible]
[illegible] تعالیٰ [illegible] بیان [illegible]
[illegible]
[illegible] شکست [illegible]
[illegible]
[illegible] خدمت [illegible]
[illegible] فقتلته بعد ما قال لا الہ الا اللہ [illegible] قلت یا رسول اللہ انما قالہا خوفا من
[illegible] ہلا شققت قلبہ [illegible] اللہ [illegible]
[illegible] رسول اللہ [illegible]
[illegible] کے ساتھ [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] ... بھی اس پاک الزام سے بری ہے [illegible] ... [illegible]

[illegible] ... دوسرے خط میں بیان کرتے ہیں [illegible] ... حقیقت [illegible] ... [illegible]

# آدابِ نعت خوانی

(سوال نمبر ۲۶۰) نعت خوانوں کی ایک جماعت ہے جس میں یہ اختلاف ہے کہ کچھ لوگ کہتے ہیں [illegible] کے بعد مجلس [illegible] کی نعتوں پڑھتا ہو [illegible] کہتے ہیں کہ شاگردوں کی نعت پڑھی ہو۔ کونسا قول صحیح ہے

المستفتی

رفیق الدین [illegible]

[illegible]

## الجواب

یہ مسئلہ تو استاد صاحب ہی فرمائیں گے [illegible] [illegible] کیا جاتا ہے میں تو استادوں کی نعتوں پر فخر کرتا ہوں فقط

[illegible]

# آدابِ مساجد

(سوال نمبر ۲۶۱) [illegible] مسجدوں میں [illegible] [illegible] بیٹھا [illegible]

## الجواب

[illegible] علیہ السلام من سمع رجلاً ینشد ضالۃ فی المسجد [illegible] فان المساجد لم تبن لهذا [illegible] رواہ مسلم [illegible] عالمگیری [illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم فقط

[illegible]

(سوال نمبر ۳۶۲) [illegible]

## الجواب

[illegible]

(سوال نمبر ۳۶۳) [illegible]

## هو الموفق

[illegible]

# آداب کتب وغیرہ

(سوال نمبر ۲۶۴)

[illegible]

[illegible]

# الجواب

[illegible]

لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ تحریک [illegible]

[illegible] بڑی حسرت سے فرمایا کہ [illegible]

[illegible] ہو سکتا ہے [illegible]

[illegible] اہل سنت سے مخالفت [illegible] کتب میں موجود ہے چنانچہ [illegible]

[illegible] قبر پر پھول ڈالنا [illegible]

پر پھول ڈالنے کو [illegible] جائز فرماتے ہیں [illegible] صاحب عالم بھی تھے [illegible]

[illegible] دیکھ کر خاموش ہو گئے ۔ اس واقعہ سے [illegible]

[illegible] میرے نزدیک نماز [illegible] کی تبلیغ نہایت ہی بہتر ہے لیکن یہ چیز کہ اہل سنت [illegible]

[illegible] نہایت درجہ قبیح ہے [illegible]

[illegible] تبلیغ [illegible] سے بھی زیادہ نہایت ضروری ہے لیکن [illegible]

[illegible] ایسے شخص کا قول مذکور صحیح [illegible]

[illegible]

[illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

[illegible]

# آداب سلام

[illegible]

## الجواب

[illegible]

[illegible]

# تیسرا باب

# رسوم

[illegible]

## الجواب ھو الموفق للصواب

[illegible]

[illegible] کیا جاتا ہے۔

[illegible] ان کا [illegible]

[illegible] فی سنة [illegible] انتهى سياق المرقات۔

[illegible]

[illegible] سال [illegible] در سایہ کرتے تھے

[illegible] کہ انہوں نے [illegible]

[illegible]

[illegible] الزيادة عليه [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وثالثها الظني الثبوت قطعي الدلالة كالأخبار الآحاد التي مفهومها قطعي ورابعها
ظني الثبوت والدلالة كالأخبار الآحاد التي مفهومها ظني فبالأول يثبت الفرض
والحرام وبالثاني والثالث يثبت الوجوب وكراهة التحريم وبالرابع
يثبت السنة والاستحباب وكراهة التنزيه ليكون ثبوت الحكم بقدر
دليله۔ انتهى۔

دلیل کی چار قسمیں ہیں: اول وہ دلیل جس کا ثبوت اور دلالت قطعی ہو جیسے نصوص متواترہ۔ دوم وہ
دلیل جس کا ثبوت قطعی اور دلالت ظنی ہو مثلاً تاویل کردہ آیتیں۔ سوم وہ دلیل جس کا ثبوت ظنی و
دلالت قطعی ہو مثلاً وہ حدیثیں جن کے مفہوم قطعی ہیں۔ چہارم وہ دلیل جس کا ثبوت ظنی و دلالت
بھی ظنی ہو مثلاً وہ احادیث جن کے مفہوم ظنی ہیں۔ پہلی دلیل سے فرض و حرام ... تیسری
دلیل سے وجوب کراہت تحریمی اور چوتھی دلیل سے سنت و استحباب و کراہت تنزیہی ثابت
ہوتی ہے تاکہ حکم کا ثبوت دلیل کے موافق ہو۔

غرض کہ ثابت ہو گیا کہ اس حدیث پاک سے حرمت یا کراہت تحریمی بارہ میں اصلاً ... نہیں۔
چونکہ یہ شبہ وارد ہو سکتا ہے کہ جب حدیث سے اس میں کراہت تحریمی ثابت نہیں ہوتی تو پھر ... بعض
فقہاء اس پر حرمت یا کراہت تحریمی کا کیوں حکم فرماتے ہیں یہاں تک کہ بعض نے امام اعظم رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے بھی اس میں کراہت کی روایت پیش کرتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ اول تو امام صاحب
سے جو روایت آئی ہے اس کا حال معلوم نہیں کہ اس کا ماخذ کونسی کتاب ہے اور وہ کتب
ظاہر الروایت سے ہے یا غیر ظاہر الروایت سے جو دو القاب کی ہیں جو حضرت امام صاحب
لکھے ہیں جب تک ان تمام امور کا علم نہ ہو اس کی صحت پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا پھر اگر اس کی صحت تسلیم
کر لی جائے تو اس میں بھی وہ تمام احتمالات نکلتے ہیں جو حدیث پاک کی شرح میں گزرے۔ بلکہ بعض فقہاء
کے کلام سے تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی مراد اس بناء سے وہی بناء
مراد ہے جو نفس قبر پر کی جائے نہ وہ جو قبر کے گرداگرد ہو اور یہ بات ہر اس شخص پر جو عبارات فقہاء کے
سیاق پر غور کرے گا پوشیدہ نہیں ہے کہ غرض قبر پر بناء خواہ نفس قبر پر ہو یا اس کے اردگرد
اور خواہ تفاخر و مباہات کے لئے ہو یا کسی غرض صحیح کے لئے اور خواہ مسقف ہو یا غیر مسقف اور خواہ
ستون کھڑے ہوں یا زمین کے آرام مسلمانوں کے لئے اور خواہ تمام قبر کے گھیرنے کی غرض سے
ہو یا کسی اور مصلحت کے لئے ... ثابت نہیں ... حدیث پاک ... جیسے فقہائے
... کہ غرض مسجد کے لئے مسقف ... کی بنا تو خود قرآن کریم کی نص سے اصحاب کہف کی
... ثابت ہے غور تو کیجئے:-

یہ قبر خاص کچھ زینت کو پسند نہیں کرتے کیوں کہ زینت [illegible] دنیا کے مشابہ ہے [illegible]
زینت کا مقام نہیں ہے ۔

دوسری علت یہ بیان فرمائی کہ [illegible] عادت تھا کہ [illegible] کی قبروں پر ایک سال تک خیمہ
نصب کرتے تھے تاکہ قبر پر [illegible] اس سایہ سے مردہ کو کچھ فائدہ [illegible]
نہیں [illegible] ۔

[illegible]

تیسری علت یہ بیان فرمائی [illegible]

[illegible]

قبر پر [illegible] بنا کرنا [illegible]
ہونے کی وجہ سے منع ہیں ۔

[illegible] قبر پر بنا [illegible] کراہت تنزیہی ہے ۔

[illegible] فی البناء والتجصیص [illegible]
[illegible]

[illegible] بنا کرنے اور [illegible]
[illegible]

لیکن [illegible] قبرستان میں [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] صاحب [illegible] میں فرماتے ہیں

[illegible]

[illegible] اگرچہ دونوں باتیں [illegible]

[illegible]

[illegible] ان کی [illegible] کریں اور [illegible]

وفی [illegible] العلماء [illegible]
بستر مجنون [illegible] انتہی۔
بلاشبہ [illegible] علماء کی [illegible] کرنے کو [illegible] تھا کہ [illegible]
تھے۔

اس [illegible] شریعت میں [illegible] علامہ [illegible] سے نقل فرماتے ہیں:
[illegible] العلماء [illegible]
[illegible] انتہی

[illegible] روایت میں [illegible] فرماتے ہیں:
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] جیسا کہ [illegible] میں [illegible]
[illegible] حضرت [illegible]
[illegible]
[illegible] رکھا گیا [illegible] حضرت [illegible]
[illegible]
[illegible] اور کسی نے اس پر [illegible]
[illegible] صحابہ [illegible] ہو سکتا۔

[illegible] النبی صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم [illegible] صلی اللہ تعالی علیہ وسلم [illegible]
[illegible] رضی اللہ تعالی عنہ قال [illegible] کان [illegible]
[illegible] قال [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

على هيئة المشرف كما كانت الى عليه متصل انتهى۔

یہاں پر کہا جو مسئلہ لکھی نہیں ہے کی حدیثوں کے ساتھ مخالف نہیں ہے کیوں کہ دونوں میں تطبیق ممکن ہے۔ مشتہ یہ ہے کہ جو احادیث میں مذکور ہے اس کو جار مشرف دلیل ہے، پر محمول کیا جائے جیسا کہ جو سلف اپنے زمانہ میں کرتے تھے۔

بحر الرائق میں ہے:-

ولا يرفع عليه بناء قالوا اراد به السفط الذي يجعل في ديارنا على القبر و قال في المتاوى اليوم اعتاد والسفط و لا بأس بالتطيين انتهى ما فيه

ترجمہ [illegible] مضائقہ نہیں ہے

اگر حدیث مسلم پر تنقید کی نظر ڈالی جاوے تو اس میں جو بات ہے کچھ گنجائش ہے کہ اس کے بعض [illegible] کو [illegible] فرمایا ہے [illegible] میں اس پر بحث نہیں کرتا ورنہ اس کا مطلب یہ ہے کہ میں اس زمانے میں [illegible] حدیث سے استدلال کرنا تو جائز جانتا ہوں اگر کلام ہے تو صرف اس میں کہ یہ حدیث حجت ہو سکتی ہے یا نہیں مالا کہ حدیث سے استدلال کرنا مجتہد ہی کا کام ہے غیر مجتہد تو بسا اوقات ضلالت کی وادی میں پہنچتا ہے [illegible] بن عیینہ امام شافعی، امام احمد کے استاد امام بخاری و امام مسلم کے استاد الاستاد ارشاد فرماتے ہیں الحديث مضلة الا للفقهاء، حدیث سخت گمراہی کا باعث ہے غیر مجتہد کو علامہ ابن الحاج مدخل میں فرماتے ہیں:-

يريد ان غيرهم قد يحمل الشئ على ظاهره وله تاويل من حديث غيره او دليل يخفى عليه او متروك اوجب تركه غير شئ مما لا يقوم به الا من استبحر وتفقه۔ انتهى

حضرت سفیان کی مراد یہ ہے کہ غیر مجتہد کبھی کسی حدیث کے ظاہری معنی مراد لے لیتا ہے حالانکہ کوئی دوسری حدیث یا کوئی دلیل اس کی مخصص ہے پتہ دیتی ہے کہ یہاں معنی حقیقی مراد نہیں ظاہری یا وہ حدیث متروک العمل ہے جس کے ترک کے لئے متعدد وجوہ مستقل ہیں جن پر وہی شخص اطلاع پا سکتا ہے جو عالم متبحر اور مجتہد ہو۔

[illegible] تو اس مجتہد کے بجائے خود معنی پر عمل کرے گا ... [illegible] مجتہد [illegible] تحقیق کی طرف [illegible] کہ ہم نے جس پر عمل کیا ہے اس پر [illegible] حضرت شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں العمل لثبت لنا الاحادیث [illegible]

رہا نہیں۔ مدفون [illegible] مستلزم ہے اس کو [illegible] کے
خلاف کرنے کا گمان نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ [illegible] شرح الکبرا کی عبارت [illegible] کراہت [illegible] خلاف [illegible]
پر کران کا انہدام کہاں تک جائز ہے تو اس میں [illegible] اگر [illegible] ہو کہ [illegible] موقوفہ [illegible] بلا
اجازت مستحقین بنایا گیا ہے تب اس کا انہدام جائز ہے ورنہ حرام ہے۔

لا اشاعة المال ولا اهانة صاحب القبر [illegible] قال الشافعی فی کتاب الام فان کانت القبور فی الارض یملکها الموتی فی حیاتهم او ورثتهم بعدهم لم یهدم شیء وانما یهدم ان هدم ما لا یملکه احد فهدمه لئلا یحجر علی الناس موضع القبر فلا یدفن فیه احد فیضیق ذلك بالناس [illegible] انتهی

(قبروں پر [illegible] جائز ہے کیوں [illegible] صاحب قبر کی توہین [illegible] حرام ہے۔ امام شافعی صاحب فرماتے ہیں کہ اگر وہ اول قبریں [illegible] تو قبر کی عمارت سے ہرگز کچھ گرایا جائے گا اگر [illegible] کو گرایا جائے گا تو موقوفہ زمین میں ہیں تاکہ لوگوں پر تنگی نہ واقع ہو [illegible] اور میں نے بعض مسلمانوں کے موقوف مقابر میں بنائے جاتے ہیں ان کے گرا دینے کے [illegible] ابن رشد نے فتویٰ دیا اور [illegible] کے مالک کو [illegible] کہا کہ اگر وہ عام قبرستان نہ ہو بلکہ اس شخص کی ملک ہو تو اس کا حکم گھروں کی تعمیر کے مانند ہے [illegible] تو گرایا جائے گا)۔

لیکن [illegible] خیال ہے کہ یہ زمین موقوفہ میں پائے جاتے ہیں ان کو منہدم کرنے کی جرأت نہ کی جائے گی چنانچہ حاشیہ [illegible] میں ہے۔

ولو وجد بناء فی ارض مسبلة ولم یعلم اصله ترك لاحتمال ان یکون وضع بحق قبل تسبیلها انتهی۔

اگر کوئی بنا [illegible] زمین میں [illegible] اور اس کی حقیقت معلوم ہو کہ [illegible] زمین میں [illegible] تو اس کو [illegible] کیوں کہ احتمال ہے کہ [illegible] سے پہلے ہوئی ہو۔

پھر [illegible] کے [illegible] جو زمین موقوفہ میں نہیں ہیں [illegible] کے [illegible] صاحب [illegible] کی [illegible]

[illegible] عمارت [illegible] کر [illegible] عمارت [illegible]

[illegible] عمارت [illegible] ہے

وفی [illegible] فتاویٰ [illegible] ہے [illegible]

[illegible] المناظر [illegible]

[illegible]

[illegible] فی [illegible] انتہی

[illegible]

[illegible] کی [illegible] ہے۔

[illegible] ہے کہ [illegible] فرمایا ہے [illegible]

[illegible] تمام [illegible]

[illegible] انہوں نے [illegible] عمارت [illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ عنہ [illegible]

[illegible] روایت کئے گئے [illegible]

[illegible] ضروری [illegible]

[illegible] ہیں۔ تو کیا کوئی ذی ہوش اس کا ارتکاب کرنے پر آمادہ ہے کہ کسی کی عمارت بلند پختہ دیکھے ڈھا دے۔ [illegible] ڈھا دے گا پہلے اپنی عمارت مسمار کرے [illegible] سنت پر عمل کر کے [illegible] حاصل کرے۔ [illegible] حدیث کے سمجھنے کے لئے [illegible] ضرورت عمارت پختہ کو اس لئے منع نہیں فرمایا کہ وہ ناجائز تھی بلکہ اس لئے کہ اگر ابتدائے اسلام میں لوگوں کو آسائش کی طرف توجہ ہوگئی تو اسلام کی ترقی میں نقصان پہنچے گا۔

اگر ایسے قبہ جات کا ہدم ضروری ہی تھا تو کیا وجہ تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باوجود [illegible] فتح کے [illegible] بیت المقدس میں حضرت [illegible] خلیل اللہ [illegible] انبیائے کرام کے قبہ جات [illegible] کو شہید کرنے کا حکم نہ فرمایا [illegible]

صاحب [illegible] رحمۃ اللہ تعالیٰ [illegible] کے صفحہ ۹۰ پر فرماتے ہیں ۔

مولانا احمد بن حسن [illegible] رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کتاب [illegible] میں لکھا ہے کہ [illegible]
[illegible] حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قبر [illegible] اور
انبیاء کی قبروں پر [illegible] حکم نہیں دیا انتہیٰ لفظہ

قبر [illegible] حدیث سے ثابت [illegible] اس کے اندر کوئی ایسا لفظ
نہیں جو اس [illegible] ہو سکے [illegible] صفحہ ۱۹ [illegible]

[illegible]

[illegible] کی قبروں پر [illegible]
[illegible]

[illegible] حدیث [illegible]
[illegible]
[illegible]
معنی التسمیۃ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ۔

[illegible]
[illegible]
[illegible] زمین سے [illegible] ہو جائے ۔
[illegible]
[illegible] زمین سے [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible] سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے [illegible]
[illegible] بنا کر معبود کا طواف کرنے [illegible]
[illegible] کے منانے کا حکم فرمایا [illegible]
[illegible] اپنے بزرگوں کی قبروں پر [illegible] بناتے تھے [illegible]
[illegible] لوگوں نے اس [illegible]
[illegible] انہوں نے ان اعمال [illegible]
ان کے بعد کے لوگوں [illegible]
[illegible]

[illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] قال القرطبی انما صوّر اوائلهم الصور لیتأنسوا بها ویتذکروا افعالهم الصالحة فیجتهدوا کاجتهادهم ویعبدوا الله عند قبورهم ثم خلفهم قوم جهلوا مرادهم ووسوس لهم الشیطان ان اسلافکم کانوا یعبدون هذه الصور ویعظمونها فحذر النبی صلی الله تعالی علیه وسلم عن مثل ذالک سدا للذریعة المؤدیة الی ذالک بقوله اولٰئک شرار الخلق عند الله قاله القسطلانی۔

حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو بعض ازواج نے کنیسہ (گرجا) کا ذکر کیا جس کو انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا اور اس کا نام ماریہ تھا اور ام سلمہ اور ام حبیبہ حبشہ گئی تھیں ان دونوں نے اس گرجا کی خوبصورتی اور اس کی تصویروں کا تذکرہ کیا۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور فرمایا کہ جب کوئی مرد صالح ان میں مر جاتا تو اس کی قبر پر مسجد تعمیر کر دیتے اور ان کی تصویریں اس میں بنا دیتے تھے خدا کے نزدیک یہ تصویریں بنانے والے بدترین مخلوق ہیں امام بخاری نے اس حدیث پاک کو اپنی صحیح میں روایت کی۔ قرطبی نے کہا کہ پہلے لوگوں کی صورتیں [illegible] اور ان کے نیک اعمال یاد کرنے کے لئے وہ صورتیں بنائیں تھیں تاکہ انہیں [illegible] اعمال صالحہ میں کوشش کریں لیکن عبادت خدا ہی کی کرتے تھے پھر ان کے بعد [illegible]

[illegible] سلطان [illegible] میں [illegible]
[illegible] کرتے تھے اور [illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنے قول [illegible] شرار الخلق [illegible] قبروں کی طرف
[illegible] کرنے [illegible] منع فرمایا [illegible]
کیا ہے۔

[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

اور [illegible]

[illegible]
[illegible] قال الکرمانی [illegible] القبر [illegible]
شبر قال صاحب جامع الرموز فیہ اشعار بانہ لو زاد [illegible]
[illegible] القبر [illegible]
مکروہ [illegible]

[illegible] ایک بالشت [illegible]
[illegible] ایک بالشت [illegible]
[illegible] ایک بالشت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

... کی اصل کو دیکھا جاوے اگر اصل میں اشتباہ حرمت کا ... جو عزم حرمت کسی ... [illegible]
سا قط ہو تو عارضی کو دیکھنا چاہیے اگر ایسا عارضہ ہو جس میں عموماً لوگ مبتلا ہوں ... [illegible]
میں سے کسی حق میں ثابت ہو تب تو کراہت تنزیہی کہہ جائے گا ورنہ کراہت تحریمی ... [illegible]
... [illegible] ... آیا ہوا اس کی حرمت کو جانب ... [illegible]
عارضی کے جزو کا جو حرمت کو چاہتا ہے غالب ظن ہے تب تو کراہت تحریمی ہو ... کراہت
تنزیہی۔ کذا فی العالمگیریۃ

[illegible]

[illegible] اس کا ذکر کرنا [illegible] بہتر ہے۔

[illegible]

[illegible] خلاف الاولیٰ کذا فی الدر المختار۔

[illegible] ذکر کرنے سے بہتر [illegible]

دونوں کے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] الى الحجرة الشريفة [illegible]
والقبة المنيفة [illegible]
والخشوع [illegible]
الشريفة انتهى

[illegible]

[illegible]

[illegible] الاسلام [illegible]

[illegible]

[illegible] بیان میں ہے:

وقد كرهه بعض العلماء [illegible] عند قبره عليه السلام [illegible]

[illegible] شریف کے نزدیک [illegible]
کرنے کو کیوں کہ آپ اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں۔

خدا کی قسم [illegible] کے متعلق [illegible] بہتر جانتا ہے [illegible]
بلکہ اس سے ہٹ میرا دل [illegible]

سنگ در [illegible] خدا [illegible]

حفظہ اللہ تعالیٰ [illegible] ۱۹۲۰ء

[illegible]

[illegible]

(سوال نمبر ۲۶) ایک امام صاحب خود کو اہل سنت تصور کرتے ہیں، فرماتے ہیں کہ قیام فی المولود و رسم دعا بر ختم کو بدعت اور شرک ہے۔ اگر تمثیلاً چند علماء سابقین کے نام لئے جائیں تو ان کے متعلق کہتے ہیں کہ وہ لاعلم و مجہول العقل تھے۔ امام صاحب مذکور کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ کسی کے لئے تعظیماً قیام کرنا جائز نہیں اور اس کے ثبوت میں یہ حدیث پیش کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کی مجلس میں تشریف لائے، جب صحابہ تعظیماً کھڑے ہوئے تو آپ نے منع فرمایا کہ میرے آنے پر ہرگز مت کھڑے ہوا کرو۔ لیکن ان خیالات کے باوجود امام صاحب خود ایک غیر متشرع شخص کے لئے تعظیماً کھڑے ہوتے ہیں کیا ایسے امام کے پیچھے نماز جائز ہے نیز قیام فی المولود اور استقبال وغیرہ از روئے شرع درست ہے یا نہیں۔ بینوا و توجروا۔

## الجوابُ هُوَالموفق للصَّوابُ

دینی بزرگوں میں سے کسی کے لئے تعظیماً قیام کرنا بلاشبہ جائز بلکہ مستحب ہے، حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے اور ان کا حضور اقدس کے لئے قیام فرمانا جس پر دلیل صریح ہے بکثرت محدثین کرام نے اپنی تصنیفات میں اس کی تصریح فرمائی یہاں تک کہ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی اپنے فتاویٰ میں تحریر فرماتے ہیں کہ تعظیم دیندار کو کھڑا ہونا درست ہے اور پاؤں چومنا ایسے ہی شخص کا بھی درست ہے حدیث سے ثابت ہے فقط" اور جس حدیث کا سوال میں ذکر کیا گیا ہے اس میں الفاظ لا تقوموا کما یقوم الاعاجم بعضہم بعضاً سے آپ نے قیام کی ممانعت فرمائی ہے جو قیام عجمیوں میں مروج تھا اور وہ یہ تھا کہ بادشاہ کے بیٹھے ہوئے ہونے پر بھی ارکان سلطنت و رعایا اس کے سامنے کھڑے رہتے تھے جیسا کہ بعض شارحین نے اس حدیث کی شرح میں ایسا ہی فرمایا ہے۔

رہا بیان ولادت شریف میں کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پڑھنا سو یہ ایک فعل مباح ہے کہ اس کی ممانعت پر کوئی صحیح دلائل شرعیہ میں سے کوئی دلیل اس کی منع پر نہیں اور جس کو ممنوع نہیں کہا جاسکتا بلکہ اس میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر شریف کی چونکہ تعظیم کی نیت سے کی جاتی ہے بدیں وجہ اس کو مستحسن و مستحب کہا جاسکتا ہے جاننا چاہئے کہ ہر وہ فعل جو حضور اقدس یا آپ کی کسی منسوب شے کی تعظیم و توقیر کے لئے کیا جائے نفس شریعت میں محمود ہے ایسے فعل کو بدعت کہنا کسی طرح مناسب نہیں کہ مطلقاً بدعت کا اطلاق بدعت سیئہ پر آتا ہے اور یہ ہرگز بدعت سیئہ نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد مظہر اللہ
مسجد جامع فتحپوری دہلی

(سوال نمبر ۲۷)

[illegible] صاحب نے ختم تعظیم کرایا ہے درست ہے یا نہیں؟

(۲) فاتحہ سوم، دسواں، بیسواں، چالیسواں دن مقرر کرکے کرنا [illegible] یا نہیں؟
(۳) اگر ایک شخص ایک من گیہوں کسی کو ادھار دیتا ہے [illegible] جائز ہے یا نہیں؟

مستفتی
محمد [illegible]
[illegible]

## ھوالموفق

(۱) بیان ولادت شریف کے لئے صرف اس خیال سے [illegible] بھی جائز [illegible]
لهذا القيام في الشريعة المطهرة بل قال عليه السلام في مثل هذه [illegible]
المؤمنون حسنا فهو عند الله حسن واتفق اكثر اهل السنة على [illegible]
بل قيل ان عليه الاجماع فقط

(۲) ہاں جائز ہے بشرطیکہ اس کے ساتھ یہ خیال نہ کر لیا ہو کہ ثواب [illegible] ان دنوں میں کچھ زیادتی ہوگی کہ ایسا خیال بے وجہ [illegible] اس خیال کے صرف کسی مصلحت سے تقرر یوم سوم و چہلم جائز ہے کہ اس کی ممانعت کسی دلیل شرعی سے ثابت نہیں فقط

(۳) یہ جائز نہیں کہ ایک چیز کو ادھار دے کر اس کی عوض دوسری [illegible] ایکی چیز کی سلم میں دینا روا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد [illegible]
[illegible]
امام مسجد فتحپوری

(سوال نمبر ۲۶۹) میلاد خوانی اور بارہویں شریف کے موقع پر جلوس وغیرہ نکالنا شرعا کیسا ہے۔
بینوا توجروا
مستفتی: فضل احمد ——— کراچی

## الجواب

میلاد خوانی بشرطیکہ صحیح روایات کے ساتھ ہو اور بارہویں شریف میں جلوس [illegible] بشرطیکہ [illegible] کو

جس مسئلہ کا [illegible] ان کو ناجائز کہنے کے لئے دلیل شرعی ہونی چاہیئے مانعین کے پاس [illegible] کیا دلیل ہے؟ یہ کہنا کہ [illegible] اس طور سے میلاد خوانی کی نہ ہوئی تھی [illegible] کی دلیل نہیں بن سکتی کہ کسی [illegible] امر کو کسی کا نہ کرنا اس کو ناجائز نہیں کر سکتا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

[illegible]

[illegible]

(نمبر ۲)

## الجواب

(۱) [illegible] شرک [illegible] مخلوق [illegible] کی ذات [illegible] اگر کوئی [illegible] شرک ہے لیکن میں نے کوئی ایسا [illegible] نہیں دیکھا

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

(۴) [illegible]

(۵) [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(سوال نمبر ۱-۲)

(۱) [illegible]

[illegible]

(۲) [illegible]

[illegible]

# الجواب

[illegible] کسی عبادت [illegible]

[illegible] سمجھنا اس حد تک [illegible] خیال ہے [illegible] شرعیہ میں کوئی دلیل نہیں [illegible]

[illegible] یہ ہے کہ جو شخص کسی عبادت [illegible] قرآن [illegible]

[illegible] جس قدر [illegible]

[illegible] کسی خاص وقت کی [illegible] قید [illegible]

[illegible] خدا اور رسول کے [illegible]

[illegible] حکم [illegible] اور حضور نے فرمایا ہے من احدث فی

امرنا هذا ما لیس منه فهو رد [illegible] جو شخص ہمارے دین میں کوئی ایسا کام نکالے جو اس میں نہیں ہے

[illegible] مردود ہے [illegible]

(۲) [illegible] تخصیص [illegible]

[illegible] مگر اس شخص کے خیال [illegible]

[illegible] کے حصول [illegible] ثواب کے لئے موقوف مناسب نہیں جہت ہے ہاں اگر بلا [illegible] ثواب کے لئے [illegible] کے صدقہ حصول ثواب کی نیت سے فقرا [illegible] صرف کئے جائیں [illegible] مستحب [illegible] کے لئے دن مقرر کرے [illegible] جائز ہو۔ مگر چونکہ ایسے لوگوں کے لئے جو اس تعیین کو شرعی سمجھتے ہیں موجب [illegible] ہو سکتی ہے اس لئے ترک ہی بہتر ہے۔

[illegible] اس [illegible] خیال کو کہتے ہیں جس کی شریعت میں کوئی اصل نہیں اور اس کو ثواب یا دین [illegible] جو دین کا کام سمجھ کر نہیں کئے جاتے مثلاً اس [illegible] ثواب کے لئے دن کی تعیین کرنا کہ اس دن میں ثواب پہنچتا ہے یا اس دن میں زیادہ ثواب [illegible] شریعت میں اصل [illegible] بدعت میں داخل ہے بلکہ ایک [illegible] فقط

محمد کفایت اللہ غفرلہ، مدرسہ امینیہ دہلی

## هوالموفق

جب [illegible] اہل سنت [illegible] سوالات کے جوابات کی طرف توجہ [illegible] سوالات کے جوابات کسی قدر نامناسب پیرایہ میں تحریر ہو گئے جس کی وجہ سے [illegible] ایصال ثواب کو [illegible] حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح پر فتوح کے لئے کرتے ہیں [illegible] سید عالم حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں بطور نذر و ہدیہ پیش [illegible] اہل سنت میں سے کسی کو کوئی اختلاف نہیں [illegible] جاتا ہے۔

توقیت یعنی وقت معینہ پر کسی امر کو رکھنا، دو حال سے خالی نہیں یا شرعی ہوگا یا عادی۔ توقیت شرعی [illegible] وقت مقرر فرما دیا [illegible] اس وقت کے علاوہ دوسرے وقت [illegible] وقت معین کیا ہے جیسے قربانی کے لئے ایام نحر [illegible] اگر ایام نحر کے [illegible] کیا جائے تو قربانی نہ ہوگی یا اس طرح کہ دوسرے وقت میں [illegible] جیسے [illegible] اوقات معینہ یا تقدیم و تاخیر [illegible] جائز لیکن [illegible] اوقات مستحبہ [illegible] مذکورہ صورتوں میں [illegible] توقیت شرعی [illegible] توقیت عادی [illegible] کسی [illegible] وقت [illegible] جماعت [illegible] کسی خاص [illegible]

نے اس کام کے لئے ایک وقت خاص اختیار کر لیا ہے مثلاً وعظ وصیت رکھنا [illegible]
میں اکثر علماء نے نماز جمعہ کے بعد وعظ فرمانا اختیار کر لیا ہے سو ایسی تخصیصیں [illegible]
وسوم وچہلم وغیرہ میں تخصیص یوم اسی قبیل سے ہے پس ممنوع نہیں چنانچہ مجیب اول [illegible]
کو اپنے اس کلام میں کہ اگر سہولت کار کے لئے دن مقرر کرے [illegible]
کا فعل فی حد ذاتہ جائز ہوگا۔ بالتصریح بیان فرما دیا۔

مسلمان ایصال ثواب میں تخصیص یوم اسی غرض سے کرتے ہیں کہ [illegible]
صورت میں آسانی کے ساتھ ایصال ثواب ہوتا رہتا ہے ورنہ دشوار ہو جاتا ہے [illegible]
کے لئے وقت مقرر نہیں کیا جاتا وہ معرض تعویق ہی میں رہ جاتا ہے۔ [illegible]
مصالح کی وجہ سے اس کے نزدیک بہتر فرمایا سو یہ انکا ایک خانگی مشورہ ہے کوئی [illegible]
ہے اس سے مجیب ثانی صاحب کا یہ سمجھ لینا کہ انہوں نے گویا وجوب شرعی کو [illegible]
کے جواب کو غلط کہنا محض ناانصافی ہے اسی طرح مجیب اول کے اس کلام [illegible] ایصال [illegible]
وصال کو خاص کر لینا الخ" سے اس کی ممانعت مستفاد نہیں ہوتی۔

اس میں اگر ممانعت ہے تو صرف اس کی ہے کہ مقرر کو شریعت مطہرہ کے نزدیک [illegible]
جاوے یعنی یہ خیال کر لیا جاوے کہ اس تاریخ کے سوا دوسری تاریخوں میں ثواب ہی نہیں پہنچتا یا [illegible]
تو جاوے گا لیکن دوسرے وقت ثواب پہنچانا جائز نہیں یا جائز تو ہے لیکن اس تاریخ میں زیادہ ثواب پہنچے
گا کہ ایسا خیال بیشک بدعت ہے کہ شارع کے اطلاق کو اٹھاتا ہے۔ اسی طرح یہ خیال کر لینا کہ [illegible]
تاریخ میں ثواب نہیں پہنچے گا یا پہنچ تو جاوے گا لیکن جائز نہیں یا جائز تو ہے لیکن جو معین وقت ہے زیادہ
ثواب پہنچے گا سو یہ خیال بھی بدعت ہے کہ یہ بھی شارع کے اطلاق کو اٹھانے والا ہے۔ البتہ جو وقت
ایصال ثواب کے لئے مقرر کیا گیا ہے اگر وہ وقت بھی ایسا ہے کہ اس میں ثواب کی زیادتی شرع سے
ثابت ہے تو اس میں ایسا خیال کرنا بھی صحیح ہے جیسا کہ رمضان شریف میں کوئی عمل کر کے اس پر زیادتی
ثواب کا متوقع ہونا کہ یہ بلاشبہ جائز ہے۔

غرضیکہ توقیت وتخصیص یوم نہ مطلقاً بدعت ہے اور نہ مجیب اول نے اسے بدعت کہا بلکہ توقیت
بدعتیہ [illegible] اس کا صاف اظہار کر دیا۔ قطع نظر اس کے کہ شارع سے ایسی تخصیص کی کوئی نص ہی کیوں نہ
ثابت ہو جائے کہ حرمت پر اگر نظر کیا جاوے تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے
لے کر اس وقت تک ہر زمانہ میں کروڑوں ہی مسلمانانِ امت ایسے ملیں گے جو ہمیشہ ایسی تخصیص پر کاربند رہے
پس اس کو بدعت کیسے کہا جا سکتا ہے بلکہ خود حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہے چنانچہ
حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:۔

سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن صوم یوم الاثنین فقال فیہ ولدت

وفیہ انزل علی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

محمد [illegible] غفرلہ

[illegible]

[illegible]

(سوال نمبر

## ھو الموفق للسداد

ہیں ... کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی خوشنودی اور رضا جوئی ... ایمان کو تقویت ... حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے ... ایک بات ... [illegible] ... ان کی خوشنودی اور رضا ... حاصل کرنا اور ان کی نزدیکی میسر آنا کوئی بڑی شے ہے، ان کی خوشنودی ... میسر آتا ہے ... حدیث میں ... مسلمان کی خوشنودی حاصل کرنے کو موجب مغفرت بتایا ... فرمایا علیہ السلام :

[illegible]

[illegible]

[illegible] تشبہ [illegible] بند سے جانور کے شکار میں بھی محبت [illegible] نہ ہوں اور [illegible] مغرب میں تو قیامت میں اللہ تعالیٰ وہ نور کو دوست [illegible] سے محبوب کہتا [illegible] امام فخر الدین رازی [illegible] نے تفسیر کبیر میں ایک [illegible] فوائد مذکور ہیں اگر خوف طوالت [illegible] مال [illegible] کے لئے بھی احادیث کافی ہیں

[illegible] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت اور [illegible] قیامت میں [illegible] دیکھیں گے تو بڑی حسرت [illegible]

[illegible] اور ان کی ترغیب و آسائش میں [illegible] کے ساتھ ہوتے ہیں اور [illegible] قبول [illegible] الکتب [illegible]

[illegible] محبوب ہوگا

[illegible] ان ملفوظات پر توجہ دیں کریں تو [illegible] کرائی [illegible] محبت [illegible] کو خود دو [illegible] کھانا کھلاؤ [illegible] زیادہ توفیق ہو تو بارہ مہینے ان [illegible] مسافر [illegible] جس قدر ہو سکے [illegible] سے تعلق [illegible] بیمار [illegible] سعادت [illegible] ہو فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد [illegible]

[illegible] فتحپوری دہلی

[illegible]

**نوٹ**: [illegible] ایک کتاب میں شائع کیا تھا جو [illegible] میں [illegible] کتاب کے صفحات ۲۲ تا ۱۰ سے یہ فتویٰ یہاں نقل کیا ہے۔ (مرتب)

سوال نمبر ۲

[illegible] پڑھنا افضل ہے یا گھر میں؟
[illegible]
[illegible] کیونکہ [illegible] جو [illegible] پہنچائی جائے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

# الجواب

(۱) [illegible] مستحب [illegible] درمختار میں ہے۔

یستحب ان یقول عند سماع الاولی من الشہادۃ صلی اللہ علیک یا رسول اللہ وعند الثانیۃ منہا قرت عینی بک یا رسول اللہ اللہم متعنی [illegible] والبصر [illegible] الابہامین علی [illegible] علیہ السلام [illegible] قائدا له [illegible]

[illegible] کی کوئی روایت [illegible] نہیں [illegible]

(سوال نمبر ۲۰) [illegible]

[illegible]

# الجواب

[illegible]

[illegible]

(نمبر ۲)

# الجواب

۱۔ [illegible]

[illegible]

۲۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

۳۔ [illegible] حاشیہ میں ہے

لا بأس بتقبيل [illegible]

من الحاج [illegible] لا بأس بتقبيل [illegible]

وقيل سنة۔

۴۔ [illegible] حضرت شاہ ولی اللہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

اور شاہ عبدالعزیز زبدۃ النصائح میں فرماتے ہیں۔

[illegible]

[illegible]

---

۱ [illegible]

[illegible] ثواب اعمال [illegible] می باشد [illegible] الثواب ۔

۵ یہ بھی جائز ہے۔ ردالمحتار میں ہے: للانسان ان یجعل ثواب عمله لغیره صلاة او صوما او صدقة او غیرها کذا فی الهدایة ۔

[illegible]

# الجواب

مکرمی [illegible]

السلام علیکم ——— [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ارشاد ہے [illegible]

فی [illegible] فلیسلم [illegible]

[illegible]

[illegible] :

[illegible]

[illegible] مسلمان [illegible] الا [illegible]

[illegible]

[illegible]

واطلاق المصنف تبعا للدرر والکنز والوقایة والنقایة والمجمع والملتقی وغیرها یفید جوازها مطلقا ولو بعد العصر وقولهم انه بدعة ای مباحة حسنة کما افاده النووی

[illegible]

[illegible]

---

[illegible]

[illegible] مساجد کرتے ہیں ان براہ راست [illegible]
مولینا تھانوی اور مولینا کفایت اللہ صاحبان بہت سے مسائل [illegible] اہل سنت کے [illegible]
دشوار ہے اور ایسے مسائل کے ذکر سے آپ کو کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔

[illegible] کی سنت کا مطلب یہ ہے کہ [illegible]
اہل سنت کے لئے [illegible] شرکت کیوں ہوتے ہیں [illegible]
اور [illegible] کے ساتھ شریک ہیں، وہ بھی کہتے ہیں [illegible]
[illegible] کرتے ہیں [illegible] کرتے ہیں [illegible]

[illegible]

(سوال نمبر ۲)

(۱) [illegible] ثواب [illegible] بنا [illegible]
(۲) کلمہ طیبہ کے ذکر کا ثواب [illegible] پہنچ سکتے ہیں یا نہیں [illegible]
[illegible] پر کلمہ طیبہ پڑھ کر ثواب بخشا جاتا ہے [illegible]
(۳) عام رواج ہے کہ [illegible] قرآن [illegible]
کراتے ہیں اور ایصال ثواب کراتے ہیں کیا یہ طریقہ ایصال ثواب درست ہے؟
(۴) مدارس میں جو اپنے کھانے کی چیزوں میں سے کچھ [illegible]
اس قسم کے ہدایا قبول کر کے کھانا جائز ہے؟
(۵) بچوں سے استادوں کو خدمت لینا مثلاً [illegible] یا دیہات میں جنگل سے
لکڑی وغیرہ منگوانا درست ہے یا نہیں؟
(۶) ایصال ثواب کے لئے تلاوت کلام اللہ کی غرض سے لوگوں کو دعوت دینا درست ہے یا نہیں؟
(۷) مدارس عربیہ کے سالانہ امتحان پر عام دستور ہے کہ [illegible]
ایصال ثواب کے لئے قرآن ختم کراتے ہیں، یہ صورت [illegible] یا نہیں؟
(۸) نابالغ بچوں کی استعمالی چیزوں کو والدین کے لئے استعمال درست ہے یا نہیں؟
——— بینوا و توجروا

[illegible]
[illegible]
[illegible] مدرسہ [illegible] مسجد [illegible]

# الجواب

[illegible] واسب کے [illegible] کردہ [illegible] ہے۔

ومن [illegible] فله [illegible] الملك [illegible] هبة صغير

[illegible]

[illegible] کسی کو [illegible] یا اور کوئی [illegible]

[illegible]

۲۔ [illegible] نہیں [illegible] جائز نہیں ہے۔

[illegible] حرام [illegible] الا [illegible]

[illegible] کما فی الفقیه

۔ [illegible] شرعا ممنوع نہیں لقوله تعالیٰ۔

[illegible]

۔ [illegible]

۔ [illegible] کسی کو [illegible] استعمال جائز ہے والدلیل ما نقلنا فی

[illegible]

محمد [illegible]

مسجد [illegible] دہلی

[illegible]

[illegible] لا درهم له [illegible] المفلس فينا من لا

[illegible] تعالیٰ علیه وسلم المفلس من یاتی یوم القیمة بصلوٰة و

[illegible] هذا و [illegible] هذا و اكل مال هذا و سفك دم هذا

[illegible] من حسناته وهذا من حسناته فان فنيت قبل ان يقضى ما عليه اخذ

[illegible] عليه ثم طرح في النار [illegible] رواه الترمذی فی ابواب صفة القیمة

[illegible]

[illegible] ثواب [illegible] کہا ہے کہ [illegible]

[illegible] روایت مذکورہ

[illegible]

## الجواب

[illegible]

العياد و [illegible]

[illegible]

محمد [illegible]

مدرسہ [illegible]

## الجواب

[illegible]

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان [illegible] قبور الشہداء باحد علی رأس حول

[illegible] جائز ہے۔

(۲) آلات لہو ڈھولک وغیرہ کے ساتھ سماع اکثر علماء کے نزدیک حرام ہے۔ تفسیرات احمدیہ میں ہے

وعلماء شریعۃ الغراء اکثرھم علی ان استماعھا حرام مطلق [illegible]

اور جن علماء نے اس کو جائز کہا انہوں نے بھی بعض شرائط کے ساتھ جائز کہا ہے [illegible]

---

۱ے یہ جواب جس مسودے سے نقل کیا ہے [illegible] مرتب۔

[illegible] بھی قوالیوں کو کرانا یا ان میں شرکت کرنا باعث فسق ہے جیسا کہ ہم نے عرض کیا [illegible]۔ [illegible]
[illegible] ان سے مسئلہ نہیں کیا جا سکتا کہ انھوں نے شرائط جواز کے ساتھ [illegible]
[illegible] میں شرکت باعث فسق ہے لیکن ایسے شخص کو جماعت کی شرکت سے منع نہیں کیا جا سکتا۔

(۳) [illegible] ہیں تاہم [illegible] ہیں لیکن ایسے اشخاص کو بھی جماعت کی شرکت سے [illegible] نہیں
[illegible] ان کے اس [illegible] دوسرے نمازیوں کی [illegible]
[illegible] کو شرکت جماعت سے منع کر [illegible]

(۴) [illegible] کو گروہ [illegible]
[illegible] جماعت میں [illegible]
[illegible] بلکہ [illegible] کی نماز [illegible]
[illegible] مسلمانوں کی پابندی [illegible]
[illegible] میں شرکت [illegible] نہیں۔

(۵) [illegible] حدیث شریف میں ارشاد ہے:
[illegible]
[illegible]

(۶) [illegible] کوئی [illegible] جماعت [illegible]
[illegible]
[illegible] قوالی [illegible]
[illegible] کی نیت [illegible]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد [illegible]
مسجد جامع فتح پوری دہلی

هو المصدق

[illegible] جواب [illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] بہتر ہے [illegible]

نہیں لی جاسکتی فقط واللہ اعلم

خلاصہ [illegible] کتاب [illegible] الفقہ کتاب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] انشاء اللہ تعالیٰ [illegible]

محمد [illegible]

مسجد جامع [illegible]

سوال نمبر ۲۸۱ : ایک گاؤں میں ایک شخص میت کو دفناتے وقت قبر کی دیوار سے [illegible] کروٹ پر لٹواتے ہیں جب اس کے متعلق ایک دوسرے عالم سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ میت کو قبر میں چت لٹا کر اس کا منہ قبلہ کی طرف کر دینا چاہئے۔ ان دونوں میں سے کون سا طریقہ صحیح ہے؟

مستفتی [illegible]

## الجواب

[illegible] غلط پڑ گیا ہے [illegible] اس پر [illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(سوال نمبر ۲۸۲) [illegible]

[illegible]

بینوا توجروا

## الجواب

[illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(سوال نمبر ۲۸۳)

[illegible]

[illegible] ہے :

(۱) [illegible] جائز ہے یا نہیں ؟

(۲) [illegible] کیا شریعت میں اس کی [illegible]

بینوا توجروا

## الجواب

[illegible] جائز نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

[illegible]

سوال نمبر [illegible] [illegible]

[illegible]

## الجواب

[illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

[illegible]

سوال نمبر ۲۸۵ [illegible] [illegible] لوگ [illegible] سے بھی زیادہ کرتے ہیں [illegible] اگر کوئی شخص [illegible] کرتے تو اس کو نجاست کر کے [illegible] کر دیا جاتا ہے۔ [illegible] بیوی گوان کی نہی بلکہ اس سے بھی [illegible]

ایسی حالت میں جواب طلب امور یہ ہیں:

(۱) [illegible] شخص [illegible] مسلمان [illegible] کی سنت [illegible] جہاد [illegible] کر [illegible] آسان [illegible] کیا حکم ہے

(۲) [illegible] مسلمانوں کے [illegible] موجود [illegible]

[illegible]

[illegible]

# الجواب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

# الجواب

[illegible]

... آپ لوگوں پر اس کا ترک کرنا ... [illegible]

[illegible]

[illegible] دوست [illegible] پر گزرتا جو [illegible] کام میں مشغول تھا یہ اس کوشش کو تا کہ یہ کام نہ کر سکے بلکہ [illegible] دوست [illegible] اس پر گزرتا اور اس کو اسی حالت میں پاتا لیکن کچھ نہ کہتا اور اس کے ساتھ [illegible] کھانا پینا [illegible] اور اس کو کافر کہا گیا۔ تو مسلمان کو [illegible] چاہیئے اور جہاں تک ہو سکے [illegible] اعمال کے ارتکاب سے دوسروں کو روکنا چاہیئے۔

۲ [illegible] شخص ہو [illegible]

۳ [illegible] ایسا [illegible] [illegible] بالخصوص [illegible]

[illegible] مقطوع [illegible]

محمد [illegible]
[illegible] مجددی [illegible]

لئے تھے جیسے پہلے لوگ کے ہوتے تھے وہ ان کا قول ہی بجز یہ ہے

مرک — عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں کہ فقہ دیکھنا ہو تو ابو حنیفہ کے سامنے میں۔ اگر لوگ تو فقیہ ہو جاتے گر ابو حنیفہ ہوتے تو ان سب کے سامنے بیٹھتے۔

مرص — ... کہتے ہیں کہ فقہ میں ابو حنیفہ سے زیادہ فقیہ نہیں دیکھا اس کی فقاہت پر مجھے شک نہیں آتا

مرسک — یحییٰ ابن آدم کہتے ہیں کہ ... اس قدر ... ابو حنیفہ سے ... نہیں۔ ... جنہوں نے ... کی ... فقہ سے تعلق ... کر دیا۔ اس سے زیادہ یہ بات ثابت کر دی کہ ... کے کل فقہا و محدثین کا اجماع ہو گیا تھا یہ بات ... کہ ابو حنیفہ کو تابعین کے زمانہ میں ... تابعین بھی ان کی طرف ... ہوتے اس کی تصدیق ... کے قول سے ہوتی ہے جو ... گیا کہ میں نے تابعین اور تبع تابعین کو دیکھا مگر ان میں ابو حنیفہ کے جیسا نکتہ رس اور بصیرت والا شخص نہیں دیکھا۔

... ابن سیار کہتے ہیں کہ ... ابو حنیفہ۔ اگر کوئی پوچھے ...

مرحک — ... کا قول ہے کہ ... ابو حنیفہ ... دیکھئے کر ... اکابر محدثین سے ... تذکرۃ الحفاظ ... ہے کہ انہوں نے ہشام ابن عروہ اور اعمش اور اسمٰعیل بن ابی خالد

# روحانیات

سوال نمبر ۳ [illegible]

[illegible]

## الجواب

[illegible]

[illegible]

سوال نمبر ۱ [illegible]

[illegible]

[illegible] سے تربیت حاصل کرے گا وہ پیر کبھی فلاح نہیں پائے گا۔ یا آپ یہ فرماتے ہیں جس کا پیر
[illegible] اس کا پیر شیطان ہے۔ اور پھر فرمایا المرید اذا لم یکن له استاذ یأخذ منه طریقته
[illegible] فهو لا یفلح [illegible] لفظا یعنی مرید کے لئے اگر پیر نہ ہو جس سے ایک ایک
سانس [illegible] سیکھے تو وہ خواہش نفس کا پجاری ہے، راہ نہ پائے گا۔ اور سید نا میر عبد الواحد
قدس سرہ [illegible] سنابل میں فرماتے ہیں ؎

ہر کہ پیرش نیست پیرش ابلیس
کہ او وقت نہ رست از مکر ابلیس

حتی کہ [illegible] ایسا ہی کہا ہے۔ اس صورت میں ان جملہ کو بے اصل کہنا کیسے
ممکن ہو سکتا ہے [illegible] کون صحیح کہتا ہے اور کون غلط کہتا ہے۔ بینوا توجروا۔

مستفتی
محمد عبد الغفار القادری بمبئی
[illegible] ۱۳۳[illegible]

## الجواب

[illegible] وہ قول باطل ہے اور عمرو کا قول صحیح ہے [illegible] غلط
[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

محمد ظہیر [illegible]
سید [illegible]
[illegible] ۱۳۳[illegible]

سوال نمبر ۹۹۲ [illegible] بیعت جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

## الجواب

[illegible] ثابت ہوتے ہیں [illegible] ثابت [illegible]
[illegible] بیعت [illegible]
[illegible]

محمد [illegible]
[illegible]

(سوال نمبر ۲۹) مرشد طریقت بنے کے لئے کون کون سی شرائط لازمی ہیں؟ اور بیعت [illegible]
[illegible]

# الجواب

مرشد طریقت کے لئے چند شرائط ضروری ہیں کہ جب تک ان میں موجود نہ ہوں [illegible] جائز نہیں، من جملہ ان کے شرائط کے بڑی شرط یہ ہے کہ اس نے کسی شیخ [illegible] سلوک طے کرنے کے بعد اجازت طریقت حاصل کی ہو، نیز وہ شریعت سے [illegible] منحرف نہ ہو، نہ شہوات کا متبع ہو۔ باقی شرائط چونکہ بعضوں سے متعلق [illegible] کے لئے مشکل ہے اس لئے اس کا ذکر فضول ہے۔

بیعت کا منشاء یہ ہوتا ہے کہ مرشد کے انوار لطائف و نفس [illegible] سے منجلی ہو جائے۔ تاکہ نفس کا تزکیہ ہو اور حقوق عبودیت کا [illegible] سے متصف ہونا اور اوصاف ذمیمہ سے مجتنب رہنا ــــ یہ مقصد ہے اور منازل سلوک [illegible] اس کی طرف [illegible] جو بوجہ پیدائش انسان کا منشاء ہے، کم از کم اتنا تو ہو کہ [illegible] کو وقت موت کام دے، غرض یہ کہ جس میں یہ [illegible] شرائط بھی نہ پائی جاتی ہوں [illegible] پائی باقی ہو (خواہ وہ سید ہو یا شیخ اور مغل ہو یا پٹھان) اس سے بیعت حرام ہے اور [illegible] ہو اگرچہ وہ کسی نیچی سے نیچی قوم کا ہو اس سے بیعت جائز ہے۔ اگر کسی فاسق و بدعتی سے بیعت [illegible] بیٹھے گا اس سے تو نہ بیعت ہونا ہی بہتر ہے۔ [illegible] شیخ متقی ہے لیکن صاحب [illegible] ہونے کی بنا پر مرید کرتا ہے جب بھی ناجائز کرتے [illegible] مفقود بلکہ صاحب اجازت بھی [illegible] باطن سے خالی ہے تب بھی مناسب نہیں کہ منشاء اصلی اس پر معدوم ہے۔

داڑھی منڈانے کی عادت کرنا [illegible] بچانے کو پیشہ کرنا، اس کی اجازت دینا [illegible] سب باتیں شریعت میں ہی جو ان چیزوں سے کسی شے کا مرتکب [illegible] حرام ہے اور تصویروں کا [illegible] ان کے ساتھ [illegible] فاسقین کے یہ افعال جانتے ہوئے بھی ان سے بیعت ہوتے ہیں وہ بھی فاسق ہیں [illegible] واجب ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد [illegible]

[illegible]

(نوٹ:۔ یہ فتویٰ مسودے کی صورت میں تھا)

مکتوب نمبر ۲۵[illegible]

[illegible] بیعت کرے جس نے کسی مرشد کی [illegible] اور اس نے بیعت کو [illegible] کسی مرشد کی [illegible] حالت اور [illegible] بیعت [illegible] موصوف [illegible] کام [illegible] کیا اس طریقہ سے بیعت [illegible]

[illegible] بیعت [illegible] اور [illegible] جائز ہوگی؟

المستفتی:
محمد مسعود [illegible] حیدرآباد سندھ
۱۰ نومبر ۱۹۵[illegible]

## الجواب

مسترشد [illegible] ایسے شخص سے بیعت کی جائے جو کسی بزرگ کا مرید ہو اور اس کو اجازت بیعت کی حاصل ہو [illegible] اجازت حاصل ہونا ضروری نہیں۔

[illegible] ضروری ہے [illegible] اہل سنت سے واقف ہو اور مسائل فقہیہ [illegible] واقف ہو اور [illegible] صحبت میں [illegible] اس سے نسبت حاصل کی ہو [illegible] کیا ہو [illegible] میں سے کوئی شرط مفقود ہے تو وہ مرشد ہونے کے قابل نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد مظہر اللہ غفرلہ
مسجد جامع فتحپوری دہلی

مکتوب نمبر ۲۵۲ [illegible] مشہور ہوا [illegible] کے خلاف لکھا ہے [illegible] بینوا توجروا

## الجواب

[illegible] بیعت [illegible] فرمایا [illegible]
[illegible] حدیث سے [illegible] ثابت ہے
[illegible] شیخ کی [illegible]

[illegible] کا قلعہ اس کی صورت مثل [illegible]
حاضر و ناظر ہیں لیکن تمہارا نقطۂ نظر اور ... یہ فرض کرتے ... سمجھے [illegible]
یکون ایسا خیال کرنا صرف تصور میں نہ [illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

**نوٹ:** یہ جواب مسودے کے ایڈیشن میں ناکمل تھا [illegible]
قائم کیا ہے کیونکہ جواب سے پہلے ... ہے۔ [illegible]

## (سوال نمبر ۲۹۲)

(۱) مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ مثنوی [illegible]
کیا تشریح کی جائے گی:

چو نا آشنا پیر را کردی قبول [illegible]
یک بینی و یک بیان و یک بخواں [illegible]

(۲) ایک بزرگ اپنی تصنیف میں یہ عبارت تحریر فرماتے ہیں:

پیر پرستی خدا پرستی است ... [illegible]
[illegible] پیر را کامل ... [illegible]

اس قسم کے ظاہری معنی ... جائیں تو ... کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا

## الجواب

اکثر اشعار میں قلت الفاظ کی وجہ سے کچھ محذوفات ہوتے ہیں جو قرائن [illegible]
ہیں اور صاحب فہم اشخاص شعر کے معنی سمجھتے وقت ان محذوفات کے معانی بھی [illegible]
مراد ... سکیں۔ نیز یہ ضروری نہیں کہ ہمیشہ لفظ کے حقیقی معنی ہی لئے جائیں جب کسی [illegible]
نہ ہوں تو ایسے وقت مجازی معنی ہی لئے جاتے ہیں [illegible]
ہوں کہ یہ بات تو مجمع علیہ ہے ... مسلمان ... خدا ماننا ... شرک ... [illegible]
رکھتے ہوئے پہلے شعر کی تقدیر یہ ہوگی (جو ذات پیر ... اطاعت [illegible]
حاصل آمد ... اطاعت رسول، اب کوئی محذوفات ... [illegible]
مراد مرشد معلوم ہوتا ہے اور دوسرے [illegible]
کو ... [illegible]

الجواب

[illegible]

# حسب ونسب

(سوال نمبر ۲۵۵) [illegible]

الجواب

[illegible]

(سوال نمبر ۲۵۶) [illegible]

[illegible]

# الجواب

[illegible]

## [illegible]

[illegible]

## جواب

[illegible]

[illegible]

## طہارت

[illegible]

## الجواب

[illegible]

[illegible] بینوا توجروا

## الجواب

[illegible]

[illegible]

## سوال نمبر ۳۰۰

[illegible]

مستفتی

[illegible]

## الجواب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

## هو الموفق

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

[illegible] فی القضیۃ [illegible]

[illegible] لتکمیل۔

(۳) [illegible]

[illegible]

[illegible]

# مناجاتِ رضا

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

# ماخذ و مراجع

مرتبہ

مولانا عبدالقدوس ہاشمی

و

پروفیسر محمد مسعود احمد

# ماخذ و مراجع

(مصنف وار ترتیب)

| نمبر شمار | مصنف | سن وفات | تصنیف |
|---|---|---|---|
| [illegible] | محمد بن حسن [illegible] | | مصباح الظلام |
| [illegible] | محمد بن حسن [illegible] | ۲۵۱ھ | المسند |
| [illegible] | محمد [illegible] | ۱۰۳۲ھ | مکتوبات شریف |
| [illegible] | محمد [illegible] محدث دہلوی | [illegible] | حجۃ اللہ البالغہ |
| [illegible] | محمد بن [illegible] | [illegible] | المسند |
| [illegible] | محمد بن [illegible] | | فصل الخطاب |
| [illegible] | محمد بن [illegible] | ۹۰۲ھ | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | ابعد ۹۴۰ھ | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | — | [illegible] (مطبوعہ مصر ۱۹۱۵ء) |
| [illegible] | محمد بن [illegible] | [illegible] | حاشیہ [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] دہلوی | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | " | " | [illegible] |
| [illegible] | " | " | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | تفسیر [illegible] القرآن |
| [illegible] | " | " | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | — | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | — | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | حاشیہ [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

| نمبر شمار | مصنف | سن وفات | تصنیف |
|---|---|---|---|
| ٤٤ | [illegible] ابو عبد اللہ محمد بن [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| ٤٥ | البغوی ابو محمد حسین بن مسعود | [illegible] | [illegible] |
| ٤٦ | [illegible] الدین علی بن [illegible] عمر | [illegible] | [illegible] |
| ٤٧ | البیہقی ابوبکر احمد بن حسین | [illegible] | [illegible] |
| ٤٨ | التفتازانی سعد الدین مسعود بن عمر | [illegible] | [illegible] |
| ٤٩ | التوربشتی الامام حافظ [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| ٥٠ | الحدادی ابو بکر بن محمد | [illegible] | [illegible] |
| ٥١ | [illegible] الدین [illegible] بن محمد | [illegible] | [illegible] |
| ٥٢ | [illegible] جلال الدین بن شمس الدین | [illegible] | [illegible] |
| ٥٣ | [illegible] عبد اللہ بن [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| ٥٤ | [illegible] فخر الدین محمد بن عمر | [illegible] | [illegible] |
| ٥٥ | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| ٥٦ | " | " | " |
| ٥٧ | [illegible] جمال الدین عبد اللہ بن یوسف | [illegible] | [illegible] |
| ٥٨ | الزمخشری [illegible] محمود | [illegible] | [illegible] |
| ٥٩ | [illegible] فخر الدین [illegible] علی | [illegible] | [illegible] |
| ٦٠ | [illegible] شمس الائمہ محمد بن احمد | [illegible] | [illegible] |
| ٦١ | [illegible] محمد بن [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| ٦٢ | [illegible] محمد | [illegible] | [illegible] |
| ٦٣ | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

| | مصنف | سنہ وفات | تصنیف |
|---|---|---|---|
| [illegible] | [illegible] | ۱۰۰۰ھ | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | | [illegible] |
| ۵ | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| ۷ | [illegible] | ۳۲۳ھ | [illegible] |
| ۱۰ | [illegible] | ۱۳۵۵ھ | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| ۱۱۵ | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | | |
| [illegible] | [illegible] | | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| ۲۵ | [illegible] | | |
| [illegible] | [illegible] | | |
| [illegible] | [illegible] | ۱۲۰۰ھ | طریقۂ محمدیہ |
| [illegible] | [illegible] | | |
| [illegible] | [illegible] | | |
| [illegible] | [illegible] | | |
| [illegible] | [illegible] | ۱۳۰۸ھ | [illegible] |
| | | | [illegible] |
| | | | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | | [illegible] |
| | | | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

| نمبر شمار | مصنف | سن وفات | تصنیف |
|---|---|---|---|
| ۱۳۶ | عبدالرحیم سیالکوٹی | — | منتخب الادب فی [illegible] |
| ۱۳۷ | عبدالحق محدث دہلوی شاہ | ۱۰۵۲ھ | اشعة اللمعات شرح مشکوٰة |
| ۱۳۸ | " " " | " " | [illegible] |
| ۱۳۹ | " " " | " " | مدارج النبوة |
| ۱۴۰ | " " " | " " | جامع البرکات |
| ۱۴۱ | " " " | " " | جذب القلوب الی دیار المحبوب |
| ۱۴۲ | " " " | " " | شرح سفر السعادة |
| ۱۴۳ | " " " | " " | ما ثبت بالسنة |
| ۱۴۴ | [illegible] | ۱۳۰۴ھ | عمدة الرعایة [illegible] |
| ۱۴۵ | [illegible] | " " | مجموعہ [illegible] |
| ۱۴۶ | [illegible] سیالکوٹی | | [illegible] |
| ۱۴۷ | عبدالعزیز محدث دہلوی شاہ | ۱۲۳۹ھ | فتاوی عزیزیہ |
| ۱۴۸ | " " " | " " | تحفہ اثنا عشریہ |
| ۱۴۹ | " " " | " " | عجالۂ نافعہ |
| ۱۵۰ | " " " | " " | تفسیر عزیزی |
| ۱۵۱ | " " " | " " | [illegible] |
| ۱۵۲ | [illegible] | — | [illegible] |
| ۱۵۳ | عبدالغفور [illegible] | — | [illegible] |
| ۱۵۴ | عبدالغنی بن اسمعیل نابلسی | ۱۱۴۳ھ | کشف النور عن اصحاب القبور |
| ۱۵۵ | " " " | " " | حدیقہ ندیہ |
| ۱۵۶ | عبدالواحد بلگرامی | ۱۰۱۷ھ | سبع سنابل |
| ۱۵۷ | عبدالوہاب شعرانی | ۹۷۳ھ | [illegible] |
| ۱۵۸ | عبیداللہ بن مسعود صدرالشریعۃ الاصغر | ۷۴۷ھ | شرح وقایہ |
| ۱۵۹ | " " " | " " | نقایہ مختصر وقایہ |
| ۱۶۰ | علی قاری ملا علی بن سلطان قاری | ۱۰۱۴ھ | مرقاة شرح مشکوٰة |
| ۱۶۱ | " " " | " " | شرح فقہ اکبر |

[illegible]

ب

# ماخذ و مراجع

[illegible]

| نمبر | مصنف | تصنیف | مطبع و سنہ طباعت |
| --- | --- | --- | --- |
| ۹ | اسماعیل پاشا بغدادی | ایضاح المکنون فی الذیل علی کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون | مطبوعہ استانبول، [illegible] |
| " | " " " | ہدیۃ العارفین اسماء المؤلفین وآثار المصنفین | مطبوعہ استانبول، ۱۹۵۱ء |
| ۱۰ | اشرف علی تھانوی، مولانا | بیان القرآن | مطبوعہ کراچی |
| " | " " " | حفظ الایمان | مطبوعہ دہلی |
| ۱۲ | امیر علی، مولوی | فتاوی ہندیہ، ترجمہ فتاوی عالمگیری | ——— |
| ۱۳ | [illegible] | غرائب اللغۃ | مطبوعہ لبنان (البنان)، ۱۸۸۶ء |
| ۱۴ | بروکلمان | تاریخ ادبیات عربی | مطبوعہ جرمنی |
| ۱۵ | بشیر الدین احمد | واقعات دارالحکومت دہلی | مطبوعہ آگرہ، ۱۹۱۹ء |
| ۱۷ | [illegible] | گنجینۂ عشرت | مطبوعہ دہلی، [illegible] |
| ۱۸ | حاجی خلیفہ [illegible] | کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون | مطبوعہ مصر، [illegible] |
| ۱۹ | خلیل احمد، مولوی | براہین قاطعہ | مطبوعہ دیوبند |
| ۲۰ | راغب اصفہانی، امام | المفردات فی غریب القرآن (ترجمہ اردو) | مطبوعہ پشاور، [illegible] |
| ۲۱ | رشید احمد گنگوہی، مولانا | فتاوی رشیدیہ | مطبوعہ کراچی |
| ۲۲ | [illegible] | اوراق گم گشتہ | مطبوعہ لاہور، [illegible] |
| ۲۳ | سلطان احمد | اساس الاخلاق | مطبوعہ امرتسر |
| ۲۴ | سید احمد خان | آثار الصنادید | مطبوعہ دہلی، [illegible] |
| ۲۵ | شہاب الدین احمد بن حجر مکی | الخیرات الحسان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃ النعمان | مطبوعہ مصر، ۱۳۱۰ھ |
| ۲۶ | [illegible]، مولانا | سیرت عائشہ | مطبوعہ کراچی، ۱۹۵۵ء |
| ۲۷ | عبدالرحمن بن شیخ محمد بن سلیمان | مجمع الانہر فی شرح ملتقی الابحر | مطبوعہ ترکی، [illegible] |
| ۲۸ | [illegible]، مولانا | تعلیم العقائد | مطبوعہ کراچی، ۱۹۵۱ء |
| ۲۹ | [illegible] | قاموس الکتب اردو | مطبوعہ کراچی، ۱۹۶۱ء |
| ۳۰ | عبدالحق حقانی، مولانا | تفسیر حقانی | مطبوعہ کراچی |
| ۳۱ | عبدالحی لکھنوی، مولانا | مجموعۃ الفتاوی | ——— |
| ۳۲ | [illegible] | [illegible] | مطبوعہ حیدرآباد دکن |

| نمبر شمار | مصنف | تصنیف | مطبع سنہ طباعت |
|---|---|---|---|
| ۳۳ | عبدالرحمٰن خاں | قرون وسطیٰ کے مسلمانوں کی علمی خدمات | مطبوعہ [illegible] |
| ۳۴ | عبدالقادر بدایونی، ملا | منتخب التواریخ | مطبوعہ [illegible] |
| ۳۵ | غزالی، امام | احیاء العلوم الدین | |
| ۳۶ | فضل احمد | تفسیر صداقت | [illegible] |
| ۳۷ | قمر سنبھلی | پیام مشرق | [illegible] |
| ۳۸ | لوئیس معلوف | المنجد | مطبوعہ [illegible] |
| ۳۹ | محسن فانی | دبستان مذاہب | [illegible] |
| ۴۰ | محمد بن عبدالوہاب نجدی | کتاب التوحید | [illegible] |
| ۴۱ | محمد ابن سعد کاتب واقدی | طبقات کبیر | مطبوعہ [illegible] |
| ۴۲ | محمد ابوزہرہ | امام ابوحنیفہ (ترجمہ اردو) | [illegible] |
| ۴۳ | محمد اسمٰعیل دہلوی، مولوی | صراط مستقیم (اردو ترجمہ) | [illegible] |
| ۴۴ | 〃 〃 〃 | تقویۃ الایمان | مطبوعہ [illegible] |
| ۴۵ | محمد الخضری، علامہ | تاریخ التشریع الاسلامی (ترجمہ اردو) | مطبوعہ [illegible] |
| ۴۶ | محمد امین شرقپوری | اولیاء نقشبند | مطبوعہ [illegible] |
| ۴۷ | محمد سعید احمد نقشبندی | مسلک امام ربانی | مطبوعہ [illegible] |
| ۴۸ | محمد شفیع، مفتی | فتاویٰ دارالعلوم | مطبوعہ [illegible] |
| ۴۹ | محمد مسعود، شاہ | نورالعرفان [illegible] | |
| ۵۰ | 〃 〃 〃 | فتاویٰ مسعودی [illegible] | [illegible] |
| ۵۱ | محمد مظہر اللہ، مفتی | کشف الحجاب [illegible] | مطبوعہ [illegible] |
| ۵۲ | 〃 〃 〃 | تحقیق الحق | 〃 〃 [illegible] |
| ۵۳ | 〃 〃 〃 | ترجمہ و تفسیر قرآن | 〃 〃 [illegible] |
| ۵۴ | 〃 〃 〃 | [illegible] فی رویۃ الہلال | 〃 〃 [illegible] |
| ۵۵ | 〃 〃 〃 | [illegible] رویت ہلال | 〃 〃 [illegible] |
| ۵۶ | 〃 〃 〃 | [illegible] | 〃 〃 [illegible] |
| ۵۷ | 〃 〃 〃 | [illegible] | 〃 〃 [illegible] |
| ۵۸ | 〃 〃 〃 | [illegible] | 〃 〃 [illegible] |

| نمبر | مصنف | تصنیف | مطبع و سنہ طباعت |
|---|---|---|---|
| ۵۹ | [illegible] | ترجمہ و حواشی قرآن کریم | مطبوعہ دہلی [illegible] |
| ۶۰ | " " " | مکاتیب مظہری جلد [illegible] | مطبوعہ کراچی [illegible] |
| ۶۱ | [illegible] | اوراد [illegible] | مطبوعہ [illegible] |
| ۶۲ | [illegible] | [illegible] (۱۱ [illegible]) | مطبوعہ کراچی [illegible] |
| ۶۳ | [illegible] | [illegible] ضمیمہ [illegible] | [illegible] |
| ۶۴ | [illegible] | [illegible] | مطبوعہ [illegible] |
| ۶۵ | [illegible] | [illegible] پاکستان [illegible] | مطبوعہ [illegible] |

# اخبارات و رسائل

| نمبر شمار | نام | | مقام اشاعت | تاریخ |
|---|---|---|---|---|
| ۶۶ | [illegible] | [illegible] | دہلی | اگست [illegible] |
| ۶۷ | " | " | " | [illegible] |
| ۶۸ | " | " | " | اپریل (?) [illegible] |
| ۶۹ | [illegible] | [illegible] | کراچی | نومبر (?) [illegible] |
| ۷۰ | [illegible] | ماہنامہ (?) | دہلی | جنوری (?) [illegible] |
| ۷۱ | " | " | " | [illegible] |
| ۷۲ | [illegible] | [illegible] | کراچی | [illegible] |
| ۷۳ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| ۷۴ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

---

## [illegible]

[illegible]

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱ | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| ۲ | " " | [illegible] | [illegible] |
| ۳ | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

[illegible]

بعض الناس [illegible]

[illegible]

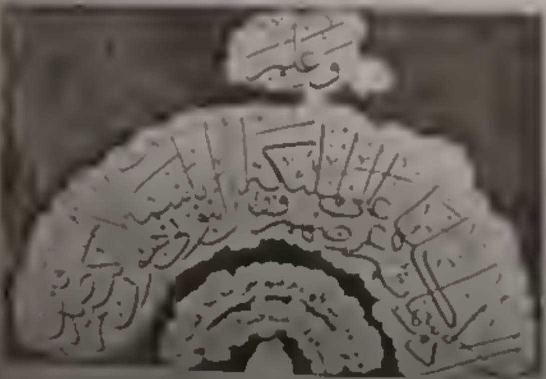

# اختتامية

[illegible]

ستان

[illegible]

فَسْئَلُوا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

تو اے لوگو! علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں

# فتاویٰ مظہریہ

جلد سوم


شیخ الاسلام مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ

مرتبہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد



ادارہ مسعودیہ ۲/۷ . ۵ . ای . ناظم آباد . کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان ۱۴۱۳ھ ۱۹۹۳ء

# ابتدائیہ

[illegible]

# حواشی :-

۱۔ [illegible] ۱۹۹۱ء [illegible] فتاویٰ مظہری [illegible] میں شامل [illegible]
[illegible] کی وجہ سے شامل نہ کیا جاسکا، مزید تفصیل کے [illegible]
[illegible] -

(۱) [illegible] مسعود احمد [illegible] مظہر مسعود، مطبوعہ کراچی ۱۹۶۹ء (۲) حیات مظہری، مطبوعہ [illegible] ۱۹۹۱ء
(۳) شیخ الاسلام مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ [illegible] مطبوعہ کراچی ۱۹۹۱ء [illegible]
[illegible] (۴) [illegible] (۵) [illegible] (۶) مظہر جمال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

۲۔ [illegible] ۱۹۵۵ء [illegible]

۳۔ محمد [illegible] مطبوعہ لاہور، ص ۱۰۹

۴۔ فتاویٰ مظہریہ [illegible] مطبوعہ کراچی [illegible] سوال نمبر ۸ - ۲

۵۔ [illegible] مفتی اعظم [illegible] فرماتے ہیں -

[illegible] موجب کفر [illegible]
[illegible] (فتاویٰ مظہری، کراچی [illegible] ۱۹۹۱ء [illegible])

۶۔ [illegible] (قرآن حکیم [illegible] ۵۹
[illegible])

۷۔ [illegible] مطبوعہ کراچی ۱۹۹۱ء (ترجمہ [illegible]) ص ۹۲۹

۸۔ [illegible] (ترجمہ [illegible]) ص ۱۱

۹۔ [illegible] (احمد رضا خاں بریلوی [illegible]) ص ۱۱

۱۰۔ [illegible] مطبوعہ لاہور [illegible] ص ۲۳

۱۱۔ محمد [illegible] مطبوعہ کراچی ۱۹۹۱ء [illegible] ص ۱۲ - ۱۳، ۸۰

۱۲۔ [illegible] فتاویٰ مظہری [illegible] ص ۳ - ۴

# مشمولات

# فہرست

باب ... ــــــــــــ عبادات ۵۰۳

[illegible] (۱۱) سبت کی نماز ظہر سے پہلے [illegible] (۱۳) سنت کی جماعت (۱۴) [illegible] (۱۶) [illegible]

باب ... ــــــــــــ معاملات (مابین زوجین) ۵۲۴

[illegible]

باب ... ــــــــــــ معاملات (مابین مسلمین) ۵۲۹

[illegible]

باب ... ــــــــــــ وقف ۵۳۱

[illegible]

باب ... ــــــــــــ [illegible]ت ۵۳۶

[illegible]

باب ... ــــــــــــ ۵۳۶

[illegible]

باب نمبر ــــــــ [illegible] ۵۴۲

(۱) [illegible]

باب نمبر ۱ ــــــــ [illegible] ۵۳۵

(۱) [illegible]

[illegible]

ـ [illegible] ۵۵۵

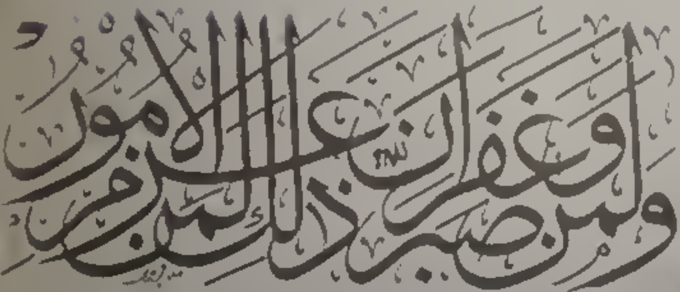

# پہلا باب

## عبادات

## الجواب

[illegible] ہیں جو [illegible] مسجد کے [illegible] سے محروم رہتے ہیں جس کا ثواب [illegible]

[illegible]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم
محمد مظہر اللہ غفرلہ
امام جامع مسجد فتحپوری دہلی

## قربانی اور عقیقہ ایک ہی جانور سے کرنا

سوال۔
[illegible] میں دو حصے قربانی اور باقی حصے عقیقہ کرنا [illegible] جاتا ہے [illegible] صاحب کہتے ہیں کہ عقیقے میں بکرا ہی کرنا چاہئے اور قربانی میں عقیقہ درست نہیں

مستفتی
سید محمد الیاس زیدی
[illegible]

## الجواب

[illegible] میں دو حصے قربانی کے اور باقی حصے عقیقے کے جائز ہیں۔ عقیقہ بکرے کا ہی ہونا [illegible] بھی قربانی میں جو مناسب ہے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم
مفتی مظہر اللہ عفی عنہ
امام جامع مسجد فتحپوری دہلی

## [illegible] سوال

[illegible]

[illegible] واللہ [illegible]

نہیں۔

(۲) دوسری جگہ کے چاند کا ثبوت کس طرح ہوسکتا ہے [illegible]

مثلاً [illegible] خطوط اخبارات وتار ثبوت ہوسکتے ہیں [illegible]

کتب فقہیہ سے مع نقل عبارت جواب مرحمت [illegible] مسائل [illegible]

جمعہ کو ہوئی یا شنبہ کو، اور چاند خود جناب نے دیکھا [illegible]

المستفتی

سید عاشق حسین [illegible]

# الجواب

(۱) جہاں ایک مقام پر رمضان کا چاند دیکھا گیا ہو اور اس کا ثبوت دوسرے مقام [illegible] ہو جائے تو دوسرے مقام پر بھی روزہ وغیرہ [illegible] واجب ہو جاتے ہیں۔

[illegible]

[illegible]

(۲) اس کے ثبوت کے تین طریقے ہیں۔

ایک یہ کہ جس جگہ رؤیت ہوئی ہے وہاں کے قاضی کے سامنے دو شخص [illegible] شہادت دیں [illegible] خود چاند دیکھا۔

دوسرے یہ کہ اس قاضی [illegible] شہادت دیں کہ ہمارے سامنے دو شخص [illegible] نے چاند دیکھنے کی شہادت دی [illegible]

تیسرے یہ کہ جس جگہ رؤیت [illegible] ثبوت [illegible]

چنانچہ شامی میں ہے۔

[illegible]

[illegible]

(الشامی [illegible])

اور کتاب القاضی الی القاضی [illegible] ہے۔

(۳) جو طریق اثبات رؤیت کے [illegible] بیان کئے گئے ان کے علاوہ [illegible]

[illegible] ثابت نہیں ہوسکتا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] تھا اس لیے فقہاء کرام نے اس کو شہادت کے قائم مقام [illegible]
[illegible] ہے۔
[illegible] ولا یثبت الا بشهادة وعدالة الا لعلة ولا بد من الصحة
[illegible] عید الاضحیٰ کا چاند عام طور پر نہیں دیکھا گیا۔ بلکہ بعض لوگوں نے دیکھا [illegible]
[illegible] آکر شہادت دی۔ بیرون جات سے بھی متعدد مقامات سے لوگوں نے آکر
[illegible] کے قبول کرلینے کے بعد ۲۹ ذیقعدہ کی رویت ثابت مانی گئی۔

فقط

محمد مظہر اللہ غفرلہ

امام مسجد جامع فتحپوری، دہلی

[illegible] البلال ص ۹۵، ۹۶، ۹۷ تا ۹۹ مطبوعہ ۱۳۵۶ شمسی
[illegible]

## [illegible] غیر درمضان ریڈیو کا اعلان ناکافی وغیرہ معتبر ہے

[illegible] معتبر ہے۔ اگرچہ قاضی القضاۃ خود ہی نفس اس کے ذریعہ اعلان کرے [illegible]
[illegible] فیصلہ کرکے ریڈیو کے ذریعہ اعلان کرے۔ اگر وہ خبر ہی تو ہوگی
[illegible] ثابت کیا جاچکا ہے کہ دوسرے شہروں کے لیے خبر مستفیض شرعی [illegible]
[illegible] قاضی کسی سے خبر دلائے یا خود دے۔ بہرحال یہ خبر تو محض خبر
[illegible] حجت شرعیہ نہیں۔

[illegible] طریق موجب سے ثابت نہ ہوگا تو محض ریڈیو یا ٹیلی فون کی خبر پر
[illegible] مستحق عتاب اور جب طریق موجب سے ثابت ہوجائے تو تم پر افطار
[illegible] بعد غروب آفتاب تھا اور چار منٹ رہ گئے ہوں اور گھر میں ریڈیو کہہ دیا [illegible]
[illegible]

[illegible] مصطفیٰ گوجرانوالہ [illegible] ۱۹۶۶ء [illegible]
[illegible]

## [illegible] کے ساتھ ذکر

جہر کے ساتھ ذکر کرنا جائز ہے یا نہیں؟

## الجواب

اگر کوئی شرعی مانع موجود نہ ہو تو فی نفسہ ذکر جہر کے جواز میں [illegible] اشکال نہیں۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم [illegible]
[illegible]
[illegible]

## ظہر کی پہلی چار سنتوں کا حکم

سوال:

جس وقت [illegible] وقت [illegible] جماعت [illegible]
وہ جماعت میں [illegible] گیا [illegible] پہلی چار سنت [illegible] نماز [illegible] شروع کیں۔

## الجواب

وہ [illegible] طرح [illegible] ہے لیکن [illegible] رکعت [illegible]
ادا ہوں۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب
محمد [illegible]
[illegible] مسجد [illegible]

## بچے کے کان میں اذان کہنا

سوال:

اذان صرف نماز کے واسطے ہے یا اور کسی بھی موقعے میں مستحب ہے [illegible]

## الجواب

نماز کے علاوہ دوسرے مقامات میں بھی اذان کہنا مندوب ہے۔ جیسے بچے کے کان میں [illegible]

[illegible] اور جو شہر میں رہ کر ان لوگوں کے کانوں میں [illegible]
[illegible] جب آگ لگے۔ اس وقت اذان دینا۔ کذا فی الشامی

فقط

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب
محمد مظہر اللہ غفرلہ
امام مسجد فتحپوری، دہلی

## جمعہ میں احتیاطی ظہر کا پڑھنا

سوال ۔
[illegible]

## الجواب

[illegible]

واللہ تعالیٰ اعلم
محمد مظہر اللہ غفرلہ
امام مسجد فتحپوری، دہلی

## سنت کی نماز [illegible] یا بعد میں

سوال ۔
[illegible]

## الجواب

[illegible]

[illegible] کتابہ حیث یعلم کتابہ ولا یعلم رسولہ ولان [illegible] کتابہ لذالک القاضی [illegible] الخامس [illegible] (فتح القدیر ابن ہمام ج ۵ ص [illegible])

[illegible] بھی متعدد شرائط کے ساتھ مشروط ہے جن کا فقہا نے اس [illegible] یا جا سکتا ہے۔ ہاں اگر احکام شرعیہ سے کچھ [illegible] کو بیمار دور دراز کے اکا نقیر ہی سمجھ رکھا ہے تو [illegible] سلطنت مختار ہیں جو چاہیں کریں۔

[illegible] حیا باش و ہر چہ خواہی کن

[illegible] مسلمانوں پر تو احکام شرعیہ کی پابندی فرض ہے [illegible] کرنی چاہئے۔ ایسے علماء کی جو خلاف شرع [illegible] میں تمام مسلمانوں کو بھی یہ خدشہ گزرتا ہوگا [illegible] تو ہم ان کو کیوں قبول نہ کریں۔ لیکن حضور [illegible] علیہ السلام کے حکم کے آگے سر تسلیم خم کر [illegible] چاند ہو گیا تو ہم روزہ رکھنے یا نہ رکھنے سے گنہگار ہوں [illegible] خلاف کرنے سے گنہگار ہوں گے۔ اگر تمہارے [illegible] رمضان کا روزہ بھی رکھنا ممنوع ہے۔ اور [illegible] میں چاند ہو گیا ہو۔ اگر فی الواقع چاند ہونے پر [illegible] ہمیشہ ۲۹ کا چاند تسلیم کر کے شروع [illegible] اس روز تھا [illegible] ہو جاتا ہے۔ [illegible] نہیں ہے یہاں ہمیشہ وہاں پاکستان سے [illegible] بھی [illegible] ختم ہے مجھے [illegible]

[illegible] اعلان کیا بھی ایا [illegible] یا [illegible] کے بعد [illegible] خلاف [illegible]

منفق ہو گیا تو لازم نہیں کہ دوسری قوم سے بھی یہ سبب متحقق ہو [illegible]
مطلب انہی لوگوں کے لیے معلوم ہوتا ہے جنہوں نے چاند دیکھا۔ جنہوں نے نہیں دیکھا [illegible]
تھے کہ ان کے مغربی افق پر اس وقت چاند نہ تھا۔ [illegible]
کی مؤید حضرت کریب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ حدیث ہے جو مسلم شریف میں [illegible]
ہے۔

عن کریب ان ام الفضل بنت الحارث بعثته الی معاویة بالشام قال فقدمت
الشام فقضیت حاجتها واستهل علی رمضان وانا بالشام فرأیت الهلال
لیلة الجمعة ثم قدمت المدینة فی اخر الشهر فسألنی عبد الله بن عباس ثم
ذکر الهلال فقال متی رأیتم الهلال فقلت رأیناه لیلة الجمعة فقال انت
رأیته فقلت نعم ورآه الناس وصاموا وصام معاویة فقال لکنا رأیناه لیلة السبت
فلا نزال نصوم حتی نکمل ثلاثین او نراه فقلت او لا تکتفی برؤیة معاویة
وصیامه فقال لا هکذا امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم (صحیح مسلم
ج ۱ ص ۳۴۸ کتاب الصیام)

یعنی حضرت کریب کو حضرت ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت معاویہ
کے پاس شام کی طرف روانہ کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں وہاں گیا [illegible]
کیا۔ اور وہاں رمضان کا چاند دیکھا اور میں شام میں تھا میں نے جمعہ کی رات [illegible]
نے چاند دیکھا۔ پھر آخر ماہ میں مدینہ آیا تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ
سے وہاں کا حال) دریافت فرمایا۔ پھر چاند کا ذکر فرمایا تو مجھ سے پوچھا کہ تم نے
کب چاند دیکھا تو میں نے عرض کیا کہ میں نے جمعہ کی شام کو دیکھا۔ فرمایا کہ
تم نے بھی دیکھا۔ میں نے عرض کیا کہ ہاں میں نے بھی دیکھا [illegible]
بھی (یعنی عام طور پر رؤیت ہوئی) اور روزہ لوگوں نے اور حضرت معاویہ نے [illegible]
رکھا تو فرمایا کہ ہم نے تو ہفتہ کی شام کو دیکھا تو ہم تو [illegible]
جب کہ تیس پورے کریں یا چاند دیکھیں۔ میں نے عرض کیا [illegible]
نے حضرت معاویہ کا چاند دیکھنا [illegible] فرمایا نہیں
ایسا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے۔

اس حدیث کی شرح میں [illegible] فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے حضرت کریب
کی [illegible] قبول نہیں فرمایا تھا کہ انہوں نے بلفظ شہادت نہیں بیان کی [illegible]
[illegible] رمضان کے چاند کے لیے لفظ شہادت [illegible]

اس میں کسی کا خلاف نہیں معلوم ہوتا۔

قال خلاف المطالع لم يعتبر في العموم لتعلقه بمطلق الرؤية، وهذا بخلاف الاضحية (وغيره) فالظاهر انها كاوقات الصلاة انتهى ما في الشامي (شامی ابن عابدین ج ۲ ص ۳۹۴)

الحاصل۔

اگرچہ قاضی تمام ملک کے لیے اور صرف ایک قضیہ میں فیصلہ کے لیے بھی مقرر ہو سکتا ہے لیکن روزہ کے باب میں رویت ہلال کے فیصلہ کے لیے اس تکلف کی ضرورت نہیں کیا ہے جبکہ قاضی بلد رویت میں اس کے فیصلہ کا اعتبار ہی نہیں تاوقتیکہ وہ خبر مستفیض سے نہ ثابت ہو۔ ایسی خبر سے تو اگر قاضی بلد کا فیصلہ بھی ثابت ہو جائے تو اس پر عمل لازم ہو جاتا ہے۔ اور یہ خبر غیر مستفیض ہو تو نہ عوام کو اس پر عمل جائز نہ قاضی بلد اس خبر کی بنا پر قاضی اعظم کے حکم کا نفاذ کر سکتا ہے۔ ایسے وقت یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس نے قاضی اعظم کا حکم توڑ دیا بلکہ وہ بحکم شرع اس کے نافذ نہ کرنے پر مجبور ہے۔

فقط واللہ اعلم بالصواب
محمد مظہر اللہ غفرلہ
امام مسجد جامع فتحپوری، دہلی

## ڈاڑھی منڈانے، کتروانے والے کی اذان اور تکبیر

استفتاء۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین اس مسئلہ میں کہ ڈاڑھی منڈانے، ڈاڑھی کتروانے والے کی اذان اور تکبیر پڑھنی مکروہ تحریمی ہے یا نہیں؟ اور کیا ان کی اذان اور تکبیر کے اعادہ کا حکم ہے یا نہیں؟ اور ڈاڑھی منڈے کا تقرر کیا جا سکتا ہے؟ ان کے لیے شرعی کیا حکم ہے؟

سائل
محمد مکرم احمد

## الجواب

ڈاڑھی منڈے کا تقرر اذان اور تکبیر کے لیے نہیں کیا جا سکتا کہ مکروہ ہے۔ اذان لوٹائی جائے گی اور اقامت نہیں لوٹائی جائے گی۔

واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا

# دوسرا باب

# معاملات

(مابین زوجین)

## مفقود الخبر خاوند کی بیوی کے لیے نکاح ثانی کا حکم

سوال :

[illegible]

الجواب

[illegible]

## نامرد خاوند کی بیوی کے لیے حکم

سوال۔

زید عرصہ دس بارہ سال سے بعارضہ دق بیمار ہے اور جسمانی قوت بھی زائل ہو چکی ہے۔ باوجودیکہ زید نوعمر ہے۔ اس عرصہ میں زید حق زوجیت پورا نہ کرسکا اور خواہش نفسانی پر قادر نہیں ہے۔ چنانچہ زوجہ زید ارتکاب جرم کر چکی ہے جس سے حمل قرار پا چکا ہے اسی دوران میں مجرمہ کا شوہر فوت ہو گیا علاوہ ازیں زوجہ زید لیئے شوہر کی حیات میں حاملہ ہوئی اور اب ایام عدت میں ہے دریافت طلب امر یہ ہے کہ قبل از وضع حمل جس سے حاملہ ہوئی ہے، نکاح کر سکتی ہے۔

فقط۔ المستفتی

سید محمد الیاس زیدی

کامنہ نو۔ ضلع لاہور

## الجواب

عورت مذکورہ قبل انقضائے عدت کسی شخص سے نکاح نہیں کر سکتی۔ اگرچہ اس سے حاملہ ہو چکی ہو

فقط محمد مظہر [illegible]

امام مسجد جامع فتحپوری۔ دہلی

# قبل از وضع حمل نکاح کا حکم

سوال۔

ہندہ بیوہ ہے اور زید سے حاملہ ہے۔ ہندہ نے زید سے قبل از وضع حمل نکاح کر لیا ہے۔ کیا یہ نکاح [illegible] ہے کیا یہ درست ہے۔

المستفتی

سید محمد الیاس زیدی

کامنہ نو۔ ضلع لاہور۔

۱۲۔ ذوالحج ۱۳۸۲ھ

## الجواب

[illegible] نہیں ہے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

## مغویہ سے زنا بالجبر اور تجدید نکاح کی حیثیت

سوال:

جو عورتیں ہندوستان میں [illegible] کر لی گئی تھیں [illegible] زوجیت میں رکھا اور ان عورتوں سے ہندوؤں نے جبری [illegible] اپنے سابقہ شوہروں کے گھر آگئی ہیں کیا [illegible] جانا چاہیے یا نہیں کیا حکم ہے۔

[illegible]

## الجواب

[illegible] ان سے اسلام پر قائم ہیں تب تو سابقہ نکاح قائم ہے [illegible] ضروری ہے اور احتیاط اس میں ہے کہ بہر حال دوبارہ نکاح کر دیا جائے۔

[illegible]

## دیار غیر میں مفقود الخبر شوہر کی بیویوں کے نکاح کی صورت

سوال:

جن عورتوں کے شوہر ہندوستان میں رہ گئے ہیں اور عورتیں پاکستان آگئی ہیں [illegible] عورتیں ازروئے شرع دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہیں؟

[illegible]

## الجواب

# تیسرا باب

## معاملات

(مابین مسلمین)

# مرض الموت میں ہبہ کی حیثیت

سوال:

[illegible]

## الجواب

[illegible]

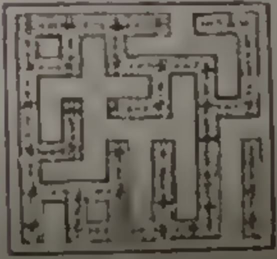

# چوتھا باب

## اوقاف

## مسجد کی دیوار کو اپنے تصرف میں لانا

سوال [illegible]

[illegible]

[illegible]

## الجواب

[illegible]

[illegible]

## وقف کی اشیاء اپنے استعمال میں لانا

سوال [illegible]

[illegible]

## الجواب

[illegible]

# پانچواں باب

## معتقدات

سوال

الجواب

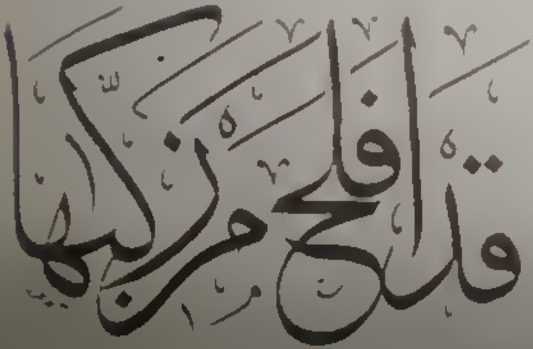

# چھٹا باب

# رسوم

# [illegible] نعت شریف کے بعد [illegible] میں شرکت

سوال ۔

[illegible] بعد [illegible] جہاں نعت شریف [illegible] اور [illegible] پھول ڈالے جاتے ہیں [illegible] نعت [illegible] [illegible] سے اس وجہ سے منع کرتا ہے کہ وہاں بعض نابالغ بھی [illegible]

## الجواب

[illegible] بے مقتبر [illegible] کے ایام میں خود محفل شریف حاضر ہونے [illegible] معلوم ہوا پس اس برکت والی مجلس میں حاضری جائز [illegible] کوئی فعل بھی اس میں پایا جاتا تو اس کی وجہ سے [illegible] جاتا اور بات بے یہ اگر کوئی عورت [illegible] [illegible] کے لیے حاضر ہوتا ہے تو اس کو منع بھی نہیں کیونکہ [illegible] ہے جو اس فعل کے روکنے پر قدرت رکھتا ہو۔ ردالمحتار میں ہے

قال ابن حجر فی فتاویہ ولا تترک [illegible]
[illegible] الرجال [illegible]
بل علی الانسان فعلہا [illegible]
[illegible] من عدم ترک [illegible] [illegible]
انتہی (شامی ابن عابدین ج [illegible] ص [illegible])

اور قبر پر پھول اور خوشبو [illegible] سے کچھ [illegible] بھی مضائقہ نہیں۔ [illegible]

[illegible]
[illegible] فی [illegible] [illegible] [illegible]
من [illegible] انتہی (شامی ابن عابدین ج [illegible] ص [illegible])
[illegible]

[illegible] بھی [illegible] ہے [illegible]
[illegible] ہے۔

[illegible]

سوال

الجواب

## الجواب

## تیجے سوئم کے چنے کھانا اور قبرستان میں حلوہ روٹی کا بانٹنا

سوال۔

[illegible]

## الجواب

[illegible]

ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ

# ساتواں باب

# آداب

## مسجد کا احترام

سوال :-

[illegible]

## الجواب

[illegible]

# آٹھواں باب

# متفرقات

## فن گدکا بھری کا سیکھنا سکھانا شرعاً کیسا ہے

[illegible]

[illegible] ہے کہ اب جب مسلمانان ہند، پنجاب، راجپوتانہ وغیرہ میں فن گدکا بھری [illegible] وغیرہ میں [illegible] اپنے شاگردوں کو یہ فن سکھلاتے ہیں۔ [illegible] ہے کہ دشمنان اسلام کے خلاف اور بروقت جہاد دشمنان [illegible] کیا جاسکتا ہے یہ فن جائز ہے۔ کیا شریعت محمدی میں اس فن کی [illegible] ہے

[illegible]

[illegible] سیکھنے اور سکھلانے کے متعلق شریعت مقدسہ نے کوئی دن یا تاریخ مقرر [illegible]

[illegible]

[illegible] دوسرے مسلمانوں کو یہ فن سکھلائے تو کیا [illegible] کے پیچھے نماز پڑھنی ناجائز ہے؟

المستفتی

سید محمد الیاس رضوی

[illegible] ضلع لاہور

## الجواب

[illegible] شریعت مطہرہ میں نہایت خوبی کے ساتھ وارد ہوا ہے۔ اس کو ناجائز [illegible]

[illegible]

[illegible] بشرطیکہ [illegible]

[illegible]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

# بینک سے منافع لینے کا مسئلہ

سوال:
بینکوں میں [illegible] منافع [illegible]
وہ بینک اسلامی ہوں خواہ انگریزی۔

## الجواب

جائز ہے۔

# پردے کا شرعی حکم

استفتاء:
کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ موجودہ زمانہ میں اب حجاب [illegible]
ترقی ہے اور اس کی مطلق ضرورت نہیں۔ مروجہ طریقہ پردہ کا اسلام سے منافی [illegible]
شرعی حد بیان فرمائیے۔ نیز یہ کہنا کہ اگر بے پردگی ممنوع ہوتی تو [illegible]
مقرر ہوتی۔ نیز مخالف پردے مخصوص حد شرعی ہے [illegible]
ان کی شرع میں کیا سزا ہے؟ بینوا توجروا۔

## الجواب

[illegible] سے ظاہر ہوتا ہے کہ [illegible]
[illegible] نہیں [illegible] مسلمان [illegible]
بات کہ [illegible] نہیں [illegible]
[illegible]

[illegible] (الکفایہ ج ۸ ص ۳۶۰)

[illegible] ہے کہ عورت کے لیے اجنبی کے سامنے بلا ضرورت چہرہ کھولنا ممنوع [illegible] عورت فتنہ ہی کے خوف کی وجہ سے تو [illegible] ظاہر ہے کہ جس قدر چہرہ [illegible] فتنے میں پڑتے ہیں اس قدر دوسرے اعضاء کے دیکھنے سے نہیں پڑتے۔ جس چہرہ [illegible] بہت دوسرے اعضاء سے خوبصورت [illegible] ہوا کہ یہی وہ عضو ہے جس میں وہ [illegible] سے بڑے بڑے [illegible] اس کے دام میں آجاتے ہیں اور شیطان اس کی [illegible] حاصل کرلیتا ہے۔ چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

[illegible] (الکفایہ ج ۸ ص ۳۶۰)

عورتیں [illegible] ہیں [illegible] سے وہ مردوں کو شکار کرتا ہے

[illegible] جو دنیا میں معلوم ہے کہ بلا ضرورت جب تک پردہ کی [illegible] ہے [illegible] بھی [illegible] یہ بھی مشہور ہے کہ اس زمانہ میں مرد صرف عورت کے [illegible] کے اداؤں سے فتنے میں پڑتے ہیں۔ اور اس کا تدارک بغیر اس صورت کے دشوار ہے [illegible] صورت کا [illegible] اختیار کرنا بھی ضروری ہوا غرض عقلاً نقلاً ہر طرح پردہ کا وجوب ثابت [illegible] فسق ہے [illegible] جب شرعاً پردہ واجب ہے تو اس کو اسلام کے منافی [illegible] ترقی [illegible] نہیں [illegible] ان ہی [illegible] مسئلوں کی بدولت جو کچھ ترقی [illegible] کیا منحصر ہے اسلام میں کوئی بھی حکم ایسا نہیں جو اس ترقی [illegible] ترقی [illegible] اسلام [illegible] بحکم آیہ کریمہ الیوم اکملت لکم دینکم و [illegible] علیکم نعمتی (مائدہ [illegible]) آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا تمام خوبیوں کا [illegible]

[illegible] اس کی [illegible] مقصود ہے [illegible] کہ اگر بے پردگی [illegible] شرعی [illegible] ہوتی یہ محض جاہلانہ خیال ہے ممنوعات شرعیہ میں سے [illegible] ممنوعات ہیں جن پر کوئی سزا مقرر نہیں فرمائی گئی یہ بات کہ [illegible] اس کی سزا تو وہی قہار جبار [illegible] جس [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] دیں گے [illegible]

[illegible]

ہم زیادہ سے زیادہ اس کے سوا کیا کر سکتے [illegible]
[illegible]
لا یدرک [illegible]
اور عالموں کی طرف [illegible]
ساتھ [illegible]
[illegible]
تمام [illegible] کریں جب تک [illegible]

فقط [illegible]
[illegible]
[illegible]

## مرض طاعون میں اذان پڑھنا

سوال ۔

کیا [illegible] علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں [illegible]
پڑھتے ہیں سات آدمی مل کر ۔ اور جب میت کو قبر میں رکھتے ہیں جس وقت بنا رکھتے ہیں [illegible]
وقت قبر پر اذان پڑھتے ہیں ۔ اذان دینے شرع کیا حکم ہے ۔

## الجواب

کتب شافعیہ میں ایک ضعیف قول ایسا پایا جاتا ہے جس سے [illegible]
الشافی ۔ پس جو ایسا کرتا ہے اس پر ممانعت میں تشدد نہ کیا جاوے اور [illegible]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم
[illegible]
[illegible]

صلی الله علیه وآله

يا سيد السادات جئتك قاصدا

أرجو رضاك واحتمي بحماك

أنت الذي لولاك ما خلق امرؤ

كلا ولا خلق الورى لولاك

أنا طامع بالجود منك ولم يكن

لأبي حنيفة في الأنام سواك

صلى الله عليه سرمداً أبداً

# مُرقعِ مظہری

شیخ الاسلام مفتیٔ اعظم ہند شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمۃ [illegible]

کے قلمی فتووں کے چند عکسی نوادرات. جو تقریباً [illegible] اور [illegible] کے بیچ ساٹھ سالہ درمیانی عرصے میں لکھے گئے جس کا کچھ اندازہ دستخطوں کے بدلتے ہوئے انداز سے ہوتا ہے مرقعِ مظہری میں فتووں کی ترتیب بھی اندازاً اسی اعتبار سے رکھی گئی ہے اصل قلمی فتاوی ہمدرد یونیورسٹی کراچی کی لائبریری بیت الحکمت میں محفوظ کر دیے ہیں تاکہ محققین اور علما استفادہ کر سکیں.

احقر

محمد مسعود احمد عفی عنہ

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# استفسار

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ [illegible]

[illegible] طریق پر [illegible] فروخت ہوتی ہیں۔ [illegible] اسپرٹ [illegible]

[illegible]

(ا) [illegible] اسپرٹ خالص شامل کی جاتی [illegible]

[illegible] اسپرٹ خالص [illegible]

[illegible]

(ب) اسپرٹ [illegible] اسپرٹ خالص [illegible]

[illegible]

(ج) الکوحل یعنی خالص اسپرٹ [illegible]

[illegible]

(د) [illegible] خالص اسپرٹ [illegible]

[illegible]

[illegible] اسپرٹ خالص [illegible]

[illegible]

(۱) [illegible] اسپرٹ شامل ہو جاتی ہے یا جائز ہے؟ (۲) کیا کوئی خصوصی [illegible] ادویات [illegible]

[illegible] خالص [illegible] (۳) کیا اسکی [illegible] (۴) [illegible]

[illegible] ہے۔ [illegible]

[illegible] جواب کی ضرورت ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

والله غالب على امره

[illegible]

يا أيها الذين آمنوا اتقوا الله وابتغوا إليه الوسيلة

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحیم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الجواب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الجواب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کیا فرماتے ہیں علماء دین [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الجواب [illegible]

[illegible]

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ [illegible]

[illegible] زید نے [illegible] اور [illegible]

عرصہ بیس سال [illegible]

[illegible]

کے نام کر دی کیا یہ شرعاً جائز ہے۔

الجواب

[illegible]

[illegible]

الجواب

[illegible]

والله غالب على أمره

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible]

[illegible]

هو العزیز

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

[illegible]

الجواب

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

الجواب صحیح

[illegible]

الجواب صحیح

[illegible]

الجواب صحیح

[illegible]

الجواب صحیح

[illegible]

الجواب صحیح

[illegible]

[illegible]

[illegible] ایک [illegible] [illegible] چھوڑا [illegible]

[illegible] افضل بیگم [illegible] چھوڑا [illegible]

[illegible] اور تین [illegible] صاحبزادی [illegible]

بعد ایک صاحبزادی [illegible] چھوڑ گیا ۔ اسکے بعد مولوی احمد سعید کا انتقال ہوا جنہوں نے ایک زوجہ

حمیدہ بیگم چھوڑا [illegible] اور تین [illegible] [illegible]

اسکے بعد حمیدہ بیگم کا انتقال ہوا جنہوں نے ایک ماں افضل بیگم اور تین بہنیں محمودہ بیگم مجیدہ بیگم

حفیظہ بیگم [illegible] چھوڑا [illegible]

[illegible] چھوڑا ۔ اسکے بعد افضل بیگم [illegible]

کا انتقال ہوا جنہوں نے تین [illegible] اور ایک بہن [illegible] چھوڑا [illegible]

[illegible] مولوی حبیب احمد سعید [illegible]

[illegible] افضل بیگم [illegible] حافظ محمد [illegible] کا

ترکہ [illegible]

اور افضل بیگم [illegible]

[illegible]

[illegible] کا انتقال ہوا جنہوں نے [illegible]

[illegible] کا انتقال ہوا تو [illegible] ( [illegible] )

[illegible] اسکے بعد [illegible]

انتقال ہوا جنہوں نے [illegible]

ایک زوجہ [illegible] اور دو [illegible] اسکے بعد مولوی

[illegible] کا انتقال ہوا جنہوں نے ایک لڑکا [illegible] چھوڑا [illegible]

ترکہ ... مرحوم ... [illegible] نقد [illegible]

[illegible] مستند [illegible] مستند [illegible] مستند [illegible] مستند

[illegible] ٢٠٠٠ [illegible] محمد جیب ... [illegible] محمد ادریس [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] محمد ادریس [illegible]

## الجواب

| | | |
|---|---|---|
| مسئلہ ٣ | رئیس ... مرحوم | ترکہ ١٤٠٠٠ |
| ابن<br>رئیس مرحوم<br>٣ / ١٠٥٠٠ | بنت<br>[illegible]<br>[illegible] | بنت<br>[illegible]<br>١ / ٣٥٠٠ |

مسئلہ ... [illegible] مرحوم ... ١٠٥٠٠

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| زوجہ<br>[illegible]<br>١ / ٣٠٠٠٠ | ابن<br>[illegible]<br>١٣<br>٣٠٢١٠١٠٨ | ابن<br>[illegible]<br>١٣<br>٢٠٢١٠١٠٨ | ابن<br>[illegible]<br>١٣<br>٢٠٢١٠١٠٨ | ابن<br>[illegible]<br>٣<br>٢٠٢١٠١٠٨ | بنت<br>[illegible]<br>٦<br>١٠٢٠٠١٣٠٤ |

# مصنف کی اہم مطبوعات

| | | |
|---|---|---|
| (۱) تمدنِ ہند پر اسلامی اثرات | لاہور | ۱۹۶۴ء |
| (۲) موجِ خیال | کراچی | ۱۹۷۷ء |
| (۳) جنت کی نشانی | کراچی | ۱۹۸۰ء |
| (۴) آخری پیغام | کراچی | ۱۹۸۶ء |
| (۵) فتاویٰ مسعودی | کراچی | ۱۹۸۷ء |
| (۶) جانِ جاناں | کراچی | ۱۹۹۰ء |
| (۷) قیامت | کراچی | ۱۹۹۲ء |
| (۸) جانِ جاں | کراچی | ۱۹۹۳ء |
| (۹) علم غیب | کراچی | ۱۹۹۳ء |
| (۱۰) تعظیم و توقیر | کراچی | ۱۹۹۴ء |
| (۱۱) نسبتوں کی بہاریں | کراچی | ۱۹۹۴ء |
| (۱۲) نئی نئی باتیں | کراچی | ۱۹۹۵ء |
| (۱۳) عورت اور پردہ | کراچی | ۱۹۹۵ء |
| (۱۴) قبلہ | کراچی | ۱۹۹۵ء |
| (۱۵) مصطفوی نظامِ معیشت | کراچی | ۱۹۹۶ء |
| (۱۶) فاروقِ اعظم کا غیر مسلموں سے حسن سلوک | کراچی | ۱۹۹۶ء |
| (۱۷) آئینۂ حقائق | لاہور | ۱۹۹۷ء |
| (۱۸) صراطِ مستقیم | کراچی | ۱۹۹۷ء |
| (۱۹) روحِ اسلام | کراچی | ۱۹۹۷ء |